

إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ الْحِكْمَةَ

اُردو کے بلند پایہ شعراستقیدین و تازرین کا منتخب کلام

خلوت کا مونس جلوت کا شفیق - حضرت کا دوست
سفر کا رفیق - طلبہ کا رہبر - طالباء کا زیور،
مؤلف

سید عظیم الدین حسن سابق مہتمم خزانہ (فد)

موجودہ صدی کا نہایت نادر و نایاب تحفہ
اور ایسا نایاب تحفہ جس کی نظیر نہیں مل سکتی

انتخابِ عظیم للمعروف بہ چشمِ عظیم

۵۱۳۶۸

علمی۔ ادبی۔ تاریخی۔ قومی۔ حکمت۔ موعظت۔ فلسفہ
تغزل۔ تصوف کا مجموعہ اور ایسا جامع کہ اساتذہ
کے صد ہا دواوین کی اور اق گردانی سے
بے نیاز کر دیتا ہے

فہرست اسمائے شعراء

شمار	نام	تخلص	قلم و اشعار	نہج	تاریخ	نام	تخلص	قلم و اشعار	نہج	شمار
۱	۲	۳	۴	۵	۱	۲	۳	۴	۵	۵
	تہسید			۱۳	۱۶	صدر الصدور مفتی صدر الدین خاں	آزاد	۲	۲۹	
	روایف الف				۱۷	اشیم	اشیم	۱	۳۰	
۱	شاہ نجم الدین عرف شاہ مبارک	آبرو	۶	۱۷	۱۸	عبدالرحمن خاں	احسان	۵	۳۰	
۲	محمد احسن	احسن	۱	۱۸	۱۹	شمس العلماء محمد حسین	آزاد	۴	۳۱	
۳	سراج الدین علی خاں	آرزو	۳	۲۰	۲۰	خان بہادر جنگ پیر اللہ بڑا	اسیر	۵۰	۳۱	
۴	سید انشاء اللہ خاں	انشاء	۳۱	۲۱	۲۱	ملک الشعراء مفتی امیر احمد	امیر	۱۰۶	۳۳	
۵	خواجہ حیدر علی	آتش	۷۳	۲۰	۲۲	جلالت الملک فوہیم محبوب علی خاں	اصف	۹	۳۸	
۶	مرزا امجد علی خاں	آباد	۲۰	۲۳	۲۳	نواب مظفر یار جنگ	اشرف	۱	۳۹	
۷	واجد علی شاہ اختر	اختر	۳	۲۴	۲۴	خان بہادر رسید اکبر حسین	اکبر	۲۰۰	۴۰	
۸	سید آغا حسن	امانت	۴۹	۲۵	۲۵	سر محمد اقبال	اقبال	۶۳	۴۸	
۹	میر میر علی	انیس	۳۰	۲۷	۲۷	نواب اقبال یار جنگ	اقبال	۱	۵۱	
۱۰	مرزا احسن علی	احسن	۲	۲۸	۲۸	اصغر حسین گونڈوی	اصغر	۱۷	۵۱	
۱۱	میر شیر علی	افسوس	۳	۲۸	۲۸	نواب اختر یار جنگ	اختر	۴	۵۲	
۱۲	نواب امیر خاں	امیر خاں	۱	۲۹	۲۹	نواب اصغر یار جنگ	اصغر	۴	۵۲	
۱۳	محمد میر	اثر	۱	۳۰	۳۰	صدیق احمد	اثر	۴	۵۳	
۱۴	اوباش	اوباش	۲	۳۱	۳۱	مسٹر انگلڈ ریڈ رلی	آزاد	۲	۵۴	
۱۵	ظفر علی	آزاد	۱	۳۲	۳۲	مسٹر جیکب ایرن	ایرن	۱	۵۴	

۳۳	انور حسین لکھنوی	آرزو	۲۰	۵۳	۵۷	افسوس	افسوس	۲	۶۱
۳۴	الطاف احمد انصاری	آزاد	۶	۵۴	۵۸	اختر لکھنوی	اختر	۱	۵
۳۵	سید محمد حسین حیدر آبادی	آزاد	۱۳	۵۴	۵۹	اعجاز صدیقی	اعجاز	۱	۵
۳۶	سید احمد حسین	امجد	۱۷	۵۵	۶۰	کنور سید محمد اصغر علی خاں	اصغر	۱	۶۲
۳۷	مفتی سید اشرف علی	اشرف	۲	۵۶	۶۱	آشفٹہ	آشفٹہ	۱	۵
۳۸	اسد انصاری	اسد	۳	۵۷	۶۲	سید قدرت اللہ حیدر آبادی	انصر	۱	۵
۳۹	شاہزادہ برار نوبت حمایت علی خاں بہادر اعظم چاہ	اعظم	۲	۵۷	۶۳	سید محمد بادشاہ	اظہر	۳	۵
۴۰	نواب میر اکبر علی خاں	اکبر	۷	۵۸	۶۴	نواب نصیر یار جنگ	آباد	۷	۵
۴۱	آسی	آسی	۱	۵۸	۶۵	نواب محمد افسر الدین خاں	افسر	۵	۶۳
۴۲	اسمعیل	اسمعیل	۱	۵۹	۶۶	ڈاکٹر سید اختر احمد لکھنوی	اختر	۴	۵
۴۳	محمد علی خاں رامپوری	اثر	۱	۶۰	۶۷	نارائن پرشاد حیدر آبادی	اتھگر	۱	۵
۴۴	عبد اسماعیل سیالکوٹی	اثر	۴	۶۱	۶۸	سید محمد زیدی الہی لکھنوی	اجلال	۷	۶۴
۴۵	احسان الحق بنظیر نگر	احسان	۲	۶۲	۶۹	یوسف خاں	اگاہ	۱	۵
۴۶	جعفر علی خاں لکھنوی	اثر	۴	۶۳	۷۰	الف خاں	الف خاں	۱	۵
۴۷	اختر شیرانی ٹوئنگی	اختر	۱	۶۴	۷۱	انعام گوئیاری	انعام	۱	۵
۴۸	امین حسین سیالکوٹی	امین	۲	۶۵	۷۲				
۴۹	شاہ امید حیدر آبادی	امید	۱	۶۶	۷۳				
۵۰	علی اختر	اختر	۶	۶۷	۷۴				
۵۱	احتشام احمد	اسد	۱	۶۸	۷۵				
۵۲	امن لکھنوی	امن	۱	۶۹	۷۶	بندہ شاہ محمد رآبادی	بندہ	۶	۶۵
۵۳	اکمل چاند مہری	اکمل	۱	۷۰	۷۷	شاہزادہ بیدار بخت	بیدار	۶	۵
۵۴	اعظم جلال آبادی	اعظم	۱	۷۱	۷۸	خواجہ احسن اللہ خاں	بیان	۱۰	۶۶
۵۵	اثر بلالی	اثر	۲	۷۲	۷۹	بیتاب	بیتاب	۳	۵
۵۶	آغا شاعر	آغا	۱	۷۳	۸۰	شیخ امداد علی لکھنوی	بحر	۳۳	۵

میزان اشعار ردیف الف = ۸۲۷

ردیف ب

۷۷	۱	تقی	تقی	۹۷	۶۹	۳	بادشاہ	بادشاہ	۷۷
"	۳	ترکی	ترک علی شاہ	۹۸	"	۱۱	باقی	راجہ محبوب نواز دت جی آبادی	۷۸
"	۱	تسلیم	امیر اند فیض آبادی	۹۹	"	۳	بینظیر	بے نظیر شاہ	۷۹
"	۱۷	توفیق	محمد جمال الدین حیدر آبادی	۱۰۰	۷۰	۵	برق	منشی علی محمد خاں جہا پوری	۸۰
۷۸	۳	تشہ	تشہ	۱۰۱	"	۲	بیخود	بیخود	۸۱
"	۲	تصویر	تصویر	۱۰۲	"	۴	بیدل	محمد صیب الرحمن	۸۲
۷۹	۷	تاج	قاری محمد تاج الدین حیدر آبادی	۱۰۳	۷۱	۴	بقا	بقا اللہ خاں اکبر آبادی	۸۳
"	۴	تاج	محمد تاج الدین قوشی	۱۰۴	"	۱۱	برتر	میر نادر علی غازی پوری	۸۴
میزان اشعار ردیف ت = ۶۰ افزوں = ۱۰۳۸					۷۲	۲	بارغ	میر کاظم علی	۸۵
ردیف ت					"	۶	بگم	عابد مرزا	۸۶
					"	۷	بزم	عاشق حسین	۸۷
۷۹	۸	ثاقب	نجم الدین بدایونی	۱۰۵	۷۳	۶	بیدم	بیدم شاہ وارثی	۸۸
۸۰	۳	ثاقب	ذاکر حسین لکھنوی	۱۰۶	"	۱۲	بہزاد	بہزاد لکھنوی	۸۹
میزان اشعار ت = ۱۱ افزوں = ۱۰۵۹					۷۴	۳	بیخود	بیخود بھرت پوری	۹۰
ردیف ج					"	۳	بیتاب	سنتوک رائے	۹۱
					"	۱۰	بیتاب	غضنفر علی شاہ قادری حیدر آبادی	۹۲
۸۰	۲۳	جرات	شیخ قلندر بخش	۱۰۷	۷۵	۱	باقر	باقر بھوپالی	۹۳
۸۲	۹	جان	سید یار علی	۱۰۸	میزان اشعار ب = ۱۶۱ افزوں = ۹۸۸				
"	۲	جعفر	خان علی شان جعفر علیاں	۱۰۹	ردیف ت				
"	۲	جہانگیر	جہانگیر	۱۱۰	"	۱۱	تاہاں	عبدالحی	۹۴
۸۳	۳۰	جہاں	حکیم سید صامن علی لکھنوی	۱۱۱	۷۶	۱۰	تراہ	شاہ تراہ کا کوروی	۹۵
۸۴	۱۰۱	جہانگیر	جلیل القدر امام الفتن جہانگیر	۱۱۲	"	۱	تبسم	تبسم	۹۶
۸۹	۳۰	جگر	علی سکندر مراد آبادی	۱۱۳					

۱۱۳	شہدیت محمد علی	جوہر	۱۱	۹۱	۱۳۲	شیخ ظہور الدین	حاتم	۱	۱۰۰
۱۱۵	شہیر حسن علی آبادی	جوش	۸	"	۱۳۳	محمد حفیظ جالندھری	حفیظ	۲۲	"
۱۱۶	جوہر بخوری	جوہر	۱	۹۲	۱۳۴	آغا محمد کاشمیری	حشر	۳	۱۰۱
۱۱۷	لالہ ماحدو رام فرخ آبادی	جوہر	۲	"	۱۳۵	سید حیدر بادشاہ حیدر آبادی	حیدر	۱۰	"
			میزان اشعار ج = ۲۲۹		جیب لکھنوی		جیب	۱	۱۰۲
			افزون = ۱۲۸۸		محمد عبدالرحیم صدیقی حیدر آبادی		حیرت	۵	"
			ردیف (ج)		حزین		حزین	۱	۱۰۳
۱۱۸	پنڈت برج نارائن	چکیت	۱۰			سید حسن بایونی	حیرت	۱	"
			افزون = ۱۲۹۸		حفیظ جونپوری		حفیظ	۳	"
			ردیف (ح)		عبدالمجید (پاکستانی)		حیرت	۹	"
					میزان اشعار (ج) = ۱۶۷۰				
					افزون = ۱۲۶۵				
					ردیف (خ)				
۱۱۹	شیخ علی	حزین	۳	۹۳	۱۳۲	سید حسین الدین شاہ غاموش حیدر آبادی	غاموش	۳	۱۰۴
۱۲۰	میر حسن	حسن	۱۳	"	۱۳۳	سید محمد صدیق محبوب حیدر آبادی	غلق	۱۰	"
۱۲۱	شمس العلماء خواجہ لطیف	حالی	۴	۹۴	۱۳۴	میر مستحسن لکھنوی	خلیق	۲	۱۰۵
۱۲۲	معتشم علی خاں	حشت	۱	۹۶	۱۳۵	میر دوست علی خاں (اودھ)	خلیل	۱۶	"
۱۲۳	محمد علی	حشت	۱	"	۱۳۶	حافظ سید محمد عطاء اللہ غلام مسجد حیدر آبادی	خلیق	۲	۱۰۶
۱۲۴	حیدر علی	حیران	۱	"	۱۳۷	نواب بہادر ناریچک حیدر آبادی	خلق	۹	"
۱۲۵	جعفر علی	حیرت	۳	۹۷	۱۳۸	حافظ خلیل حسن مانکنڈی ری	خلیل	۲	۱۰۷
۱۲۶	حیا	حیا	۲	"	۱۳۹	منشی مرزا فدا علی لکھنوی	خنجر	۴	"
۱۲۷	صیب علی شاہ حیدر آبادی	جیب	۸	"	۱۴۰	میر یاور علی حیدر آبادی	خنجر	۱	"
۱۲۸	سید محمد کاظم حسین کتڑی	جیب	۶	"					
۱۲۹	پروفیسر محمد عبدالقدیر صدیقی حیدر آبادی	حیرت	۸	"					
۱۳۰	سید فضل حسن موہانی	حیرت	۲۳	۹۹					
۱۳۱	حسین علی بیگ	حسین بیگ	۱	۱۰۰					

۱۵۱	خانم	خانم	۲	۱۰۷	۱۶۶	روشن صدیقی	روشن	۲	۱۳۱
۱۵۲	آفتاب احمد	خلیق	۱	۱۰۸	۱۶۷	سیدآل رضا لکھنوی	رضا	۲	"
	میزان اشعار	=	۵۳		۱۶۸	محمد عبدالرحمن دہلوی	راہ	۱۳	۱۳۲
	افزون	=	۱۵۱۸		۱۶۹	شیخ غلام علی عظیم آبادی	راہ	۱	"
	رولف د				۱۷۰	رضوان	رضوان	۳	۱۳۳
۱۵۳	خواجہ میر	درد	۴۰	۱۰۸	۱۷۱	سید بندہ رضا بنگرانی	رضا	۲	"
۱۵۴	کریم اللہ خاں	درد	۱	۱۱۰	۱۷۲	سید ریاض احمد خیر آبادی	ریاض	۱۲	"
۱۵۵	محمد فقیہ	دردمند	۱	"	۱۷۳	رحمت خاں	رحمت	۱	۱۳۴
۱۵۶	سلامت علی لکھنوی	دیر	۱۳	"	۱۷۴	حاجی امیرخان حیدر آبادی	رنگ	۲	"
۱۵۷	منکوب بیگ	دخشاں	۱	۱۱۱	۱۷۵	غلام مصطفیٰ حیدر آبادی	رہا	۷	"
۱۵۸	دیوانہ	دیوانہ	۱	"	۱۷۶	رونق	رونق	۲	۱۳۵
۱۵۹	بلبل ہندوستان جہان استاد	داغ	۲۰۰	"	۱۷۷	محمد عبدالرزاق بی بی پشید آبادی	پشید	۱	"
	نواب فصیح الملک مرزا خاں	دہقانی	۲	۱۲۱	۱۷۸	سادات یار خاں	رنگین	۱	"
۱۶۰	دل شاہ جہاں پوری	دل	۳	"	۱۷۹	نواب عباس یار جنگ حیدر آبادی	رشید	۵	"
۱۶۱	نواب بشیر جنگ حیدر آبادی	دل	۱	"	۱۸۰	حکیم سنگر و پشاد	رہبر	۳	"
	میزان اشعار د			۲۶۳	میزان اشعار ردیف سر			=	۱۶۱
	افزون			۱۷۸۱	افزون			=	۲۰۴۲
	رولف ذ					رولف نر			
۱۶۳	ملک اشرف خاقانی ہند	دوق	۱۰۰	"	۱۸۱	منہر علی	زار	۲	۱۳۶
	شیخ محمد ابراہیم				۱۸۲	زار	زار	۱	"
	افزون			۱۸۸۱		سید غلام محمد حیدر آبادی			۱۸۳
۱۶۴	نواب سید محمد خاں	رند	۱۰۰	۱۲۶	۱۸۳	علی احمد قنوجی	زعم	۲	"
۱۶۵	میر علی اوسط	رنگ	۴	۱۳۱	۱۸۴		زیرک	۷	"

میزان اشعار سن		افزون		۱۲ =		۲۰۵۳ =	
۱۳۶	۳	سردار	سیدہ بیچی عالم حیدر آبادی	۲۰۲			
"	۷	سروش	پروفیسر آغا سروش کھنوی	۲۰۵			
۱۳۷	۱	سحر	سحر	۲۰۶			
"	۳	سرمہ	محمد غفلت اشفاق حیدر آبادی	۲۰۷	۱۳۷	۵۵	سودا
"	۸	سیفی	سید حسین حیدر آبادی	۲۰۸	۱۳۹	۹	سوز
"	۵	سعید	میر عابد علی	۲۰۹	۱۴۰	۴	سراج
۱۴۸	۵	سیف	سید محی الدین بی آ	۲۱۰	"	۵	سرور
"	۱	سرور	سرور	۲۱۱	۱۴۱	۲	سجاد
میزان اشعار (س) = ۱۷۹							
افزون = ۲۲۳۳							
		رولیف ش					
"	۲	شہرت	شہرت	۲۱۲	۱۴۲	۲	سلیم
۱۴۹	۶	شیفتہ	ذاب مصطفیٰ خاں	۲۱۳	"	۲۰	سرور
"	۲۲	شہیدی	کرامت علی خاں	۲۱۴	۱۴۳	۳	سائل
۱۵۰	۷	شادان	ہمارا چندو لعل حیدر آبادی	۲۱۵	"	۵	سیاب
۱۵۱	۱۱	شار	میر بین السلطنتہ کشن پشاو	۲۱۶	"	۱۲	سیف
"	۵	شکر	سردانیال	۲۱۷	۱۴۴	۱۱	سعید
۱۵۲	۱۱	شبلی	شمس العلما شبلی محمد نعمانی	۲۱۸	۱۴۵	۱	ساز
"	۳۰	شاد	سید محمد علی عظیم آبادی	۲۱۹	"	۳	سافر
۱۵۴	۳۰	شیفتہ	سید محمد کاظم حسین کنٹوری	۲۲۰	"	۳	ساحر
"	۱۹	شایق	منفی میر عظم علی حیدر آبادی	۲۲۱	"	۳	ساحر
۱۵۵	۵	شمیشر	خان بہادر عبدالکریم خاں	۲۲۲	۱۴۶	۱	سدرشن
		رولیف س					
۱۸۵			مرزا محمد رفیع	۱۸۵	۵۵	سودا	
۱۸۶			سوز	۱۸۶	۹	سوز	
۱۸۷			سراج الدین دکھنی	۱۸۷	۴	سراج	
۱۸۸			رجب علی	۱۸۸	۵	سرور	
۱۸۹			میر محمد	۱۸۹	۲	سجاد	
۱۹۰			سالک	۱۹۰	۳	سالک	
۱۹۱			سعدی	۱۹۱	۲	سعدی	
۱۹۲			سکندر	۱۹۲	۲	سکندر	
۱۹۳			پروفیسر وحید الدین	۱۹۳	۲	سلیم	
۱۹۴			منشی درگا سہا جی آبادی	۱۹۴	۲۰	سرور	
۱۹۵			سائل دہلوی	۱۹۵	۳	سائل	
۱۹۶			عاشق حسین اکبر آبادی	۱۹۶	۵	سیاب	
۱۹۷			میر لیاقت علی حیدر آبادی	۱۹۷	۱۲	سیف	
۱۹۸			نواب تراب یار جنگ	۱۹۸	۱۱	سعید	
۱۹۹			ساز	۱۹۹	۱	ساز	
۲۰۰			ساغر نظامی	۲۰۰	۳	سافر	
۲۰۱			ساحر بریلوی	۲۰۱	۳	ساحر	
۲۰۲			ساحر دہلوی	۲۰۲	۳	ساحر	
۲۰۳			سدرشن	۲۰۳	۱	سدرشن	

۲۲۳	شوق آغانی	شوق	۲	۱۵۵	۲۳۹	سید ضامن علی	ضامن	۲۰	۱۶۲
۲۲۴	شاهزاده فریدالدین عظیمی	شجع	۹	۱۵۶	۲۴۰	سید محمد ضامن کنوری	ضامن	۲۸	۱۶۳
۲۲۵	نواب شهید یار جنگ حیدر آبادی	شهید	۶	۱۵۶	۲۴۱	سید هاشم حسین کهنوی	صنو	۴	۱۶۵
۲۲۶	انشاء الله تعالی	شوکت	۶	"					
۲۲۷	حسن علی	شوق	۱	"					
۲۲۸	شیخ احمد علی اوزنگ آبادی	شباب	۱۰	۱۵۸					
۲۲۹	خواج حسن شریف حیدر آبادی	شوق	۱	"	۲۴۲	پروفیسر غلام طیب	طیب	۲	"
میزان اشعار شی = ۱۵۶				میزان اشعار صفی = ۵۶					
افزون = ۲۳۸۹				افزون = ۲۲۹۷					
رویف ص				رویف ط					
۲۳۰	میر وزیر علی کهنوی	صبا	۱۰	"	۲۴۳	سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ	ظفر	۴۰	"
۲۳۱	صاحب عالم	صاحب	۳	۱۵۹	۲۴۴	راقم الدولہ سید ظہیر الدین دہلوی	ظہیر	۴۰	۱۶۷
۲۳۲	آغا محمد داؤد حیدر آبادی	صحو	۵	"	۲۴۵	ظفر علی خاں	ظفر علی	۴	۱۶۹
۲۳۳	سید علی نقی کهنوی	صفی	۱۶	۱۶۰					
۲۳۴	محمد بہود علی اوزنگ آبادی	صفی	۱۳	۱۶۱					
۲۳۵	حبیب الدین حیدر آبادی	صغیر	۴	"	۲۴۶	مرزا گھیسٹا	عشق	۱	۱۷۰
۲۳۶	سید مبارک	صبر	۱	۱۶۲	۲۴۷	بھکاری داس	عزیز	۱	"
میزان اشعار ص = ۵۲				میزان اشعار رضا = ۵۲					
افزون = ۳۳۴۱				افزون = ۳۳۴۱					
رویف ض				رویف ع					
۲۳۷	میرضا حک	ضاحک	۱	"	۲۴۸	حکیم آغا جان	عیش	۱	"
۲۳۸	سید ضیاء	ضیا	۳	"	۲۴۹	عاقل	عاقل	۳	"
					۲۵۰	شاہ رکن الدین	عشق	۱	"
					۲۵۱	ہمدی علی خاں	عاشق	۲	۱۷۱
					۲۵۲	فشی امداد علی	علوی	۶	"

۲۵۳	کریم الشہنشی حیدر آبادی	عاشق	۳	۱۷۱	رویف ف				
۲۵۴	جلالت الملک نواز اللہ پٹنہ سارنگ پور عثمان	عثمان	۹	۱۷۲	اشرف علی	۲۶۹	۱۶	۱۸۷	
۲۵۵	نواب میر عثمان علی خاں بہار کھنڈ	عابد	۲	۱۷۳	حافظ میر الدین محمد حیدر آبادی	۲۷۰	۲۰	۱۸۸	
۲۵۶	نواب صولت جنگ حیدر آبادی	عابد	۲	۱۷۴	نواب مشرف جنگ	۲۷۱	۲	۱۸۹	
۲۵۷	نواب عزیز یار جنگ	عزیز	۵۰	۱۷۵	فیقہہ	۲۷۲	۲	۱۹۰	
۲۵۸	رحمت زمانی بگم پٹنہ پور	عصمت	۲	۱۷۶	فیقہہ	۲۷۳	۴	۱۹۱	
۲۵۹	عرفی	عرفی	۲	۱۷۷	پروفیسر محمد عبدالقادر صدیقی	۲۷۴	۷	۱۹۲	
۲۶۰	عزیز دہلوی	عزیز	۱	۱۷۸	حبش زرافرت الشریک دہلوی	۲۷۵	۲	۱۹۳	
۲۶۱	عرش	عرش	۲	۱۷۹	شکت علی خاں بدایونی	۲۷۶	۱۵	۱۹۴	
۲۶۲	راجہ بہادر نرسنگراج حیدر آبادی	عالی	۱۰	۱۸۰	عبدالولی حیدر آبادی	۲۷۷	۴	۱۹۵	
۲۶۳	حافظ ابو نعیم	عیش	۱۰	۱۸۱	امیر حسن	۲۷۸	۴	۱۹۶	
۲۶۴	عبدالعزیز صدیقی	عزیز	۱	۱۸۲	مشرعین جانشین	۲۷۹	۲	۱۹۷	
۲۶۵	غلام شاہ	عادل	۱	۱۸۳	مشرعین کوٹس	۲۸۰	۱	۱۹۸	
۲۶۶	علی احمد	علی	۵	۱۸۴	رگھوپتی سہا گوڑ کھیوی	۲۸۱	۲	۱۹۹	
۲۶۷	نواب غلام محمد صدیقی	عابد	۳	۱۸۵	محمد عبدالغفور صدیقی حیدر آبادی	۲۸۲	۲	۲۰۰	
۲۶۸	گروچرن داس سکینہ	عاجز	۱	۱۸۶	پروفیسر محمد عبدالصمد پٹنہ	۲۸۳	۵	۲۰۱	
۲۶۹	محمد حمید الدین حسامی حیدر آبادی	عادل	۲۵۲	۱۸۷	محمد حسین خاں	۲۸۴	۱	۲۰۲	
میزان اشعار (ع) = ۱۱۷				میزان اشعار (ف) = ۸۵					
افزوں = ۲۷۰۰				افزوں = ۲۹۶۶					
رویف (غ)				رویف ق					
۲۷۰	دبیر الملک مزاہد اللہ خاں	ناب	۱۸۱	۱۷۸	امیر الملک خواجہ اسد علیاں	۲۸۴	۶۳	۱۹۳	
افزوں = ۲۸۸۱				قیام الدین					
				قیام					
				۱					
				۱۹۶					

۲۰۵	۱	محمد فیض اللہ حیدر آبادی	۳۰۲	۱۹۶	۴	قائم	شیخ محمد	۲۸۶
		میزان اشعار گ = ۳۱			۱	قائم	قائم	۲۸۷
		افزوں = ۳۱۷۱			۴۴	قدر	سید غلام حسین بکرامی	۲۸۸
		ردیف ل		۱۹۹	۲	قلندر	قلندر	۲۸۹
	۲	لا اعلم	۳۰۳		۱	قلندر	بدھ سنگھ	۲۹۰
	۲	نواب لطف اللہ حیدر آبادی	۳۰۴		۱	قانع	سید عبدالقادر	۲۹۱
	۲	لعل	۳۰۵		۲	قیس	قیس	۲۹۲
۲۰۶	۳	نواب لطیف الدین خاں حیدر آبادی	۳۰۶		۴	قیس	بیچ الدین حیدر آبادی	۲۹۳
		میزان اشعار (ر) = ۹		۲۰۰	۳	قدرت	نواب قدرت نواز جنگ حیدر آبادی	۲۹۴
		افزوں = ۳۱۸۰			۴	قدر	سید یحییٰ حسینی حیدر آبادی	۲۹۵
		ردیف (ر)			۱	قدیر	صوفی عبدالقدیر شاہ فیضی	۲۹۶
۲۰۶	۵	مرزا جان جاناں	۳۰۷				میزان اشعار (ق) = ۱۳۱	
	۹۹	میر تقی	۳۰۸				افزوں = ۳۰۹۷	
۲۱۱	۳۸	شیخ غلام محمد ہمدانی	۳۰۹	۲۰۱	۴	کافی	کافی	۲۹۷
۲۱۳	۱۰۴	حکیم مومن خاں دہلوی	۳۱۰		۲۵	کیفی	سید رضی الدین حسن حیدر آبادی	۲۹۸
۲۱۸	۱	شیخ شرف الدین	۳۱۱	۲۰۲	۱۰	کیفی	پنڈت برج مومن تاتریہ	۲۹۹
	۱	حاتم علی	۳۱۲	۲۰۳	۴	کافہ	نواب کاظم جنگ حیدر آبادی	۳۰۰
	۲۹	سید اسفیل حسین لکھنوی	۳۱۳				میزان اشعار (ک) = ۴۳	
۲۱۹	۷	نشی تلوک چند	۳۱۴				افزوں = ۳۱۴۰	
۲۲۰	۳	الہی بخشش	۳۱۵				ردیف گ	
	۳	میر نظام الدین پانی پتی	۳۱۶					
	۲	معین الدین	۳۱۷	۲۰۳	۳۰	گویا	فقیہ محمد خاں	۳۰۱

۳۱۸	محبت خاں	محبت	۱	۲۲۱	رولیف	ن	
۳۱۹	حافظ علی	ممتاز	۲	۲۲۸	محمد شاہ	ناجی	۲۲۸
۳۲۰	ست	ست	۱	۲۲۹	شیخ امام بخش لکھنوی	ناخ	۱۰۸
۳۲۱	مرتضیٰ	مرتضیٰ	۱	۲۳۰	شاہ نصیر الدین	نصیر	۲۳۳
۳۲۲	مسکین شاہ	مسکین	۲	۲۳۲	اصغر علی خاں دہلوی	نسیم	۳۹
۳۲۳	افتخار الشاہ	افتخار الشاہ	۱۵	۲۳۲	پنڈت دیاشنکر لکھنوی	نسیم	۱۲
۳۲۴	ڈاکٹر سید احمد حسین	ڈاکٹر سید احمد حسین	۶	۲۳۳	نظام	نظام	۲
۳۲۵	مستر سلویہ	مفتون	۱	۲۳۴	ولی محمد اکبر آبادی	تظہیر	۸
۳۲۶	ماجد حسن	ماجد حسن	۱	۲۳۵	نواب کلب علیاں پوری	نواب	۷
۳۲۷	شمس الحق سجاد علی شاہ	میکش	۳	۲۳۶	نواب حیدر یار جنگ طابانی	نظم	۱۶
۳۲۸	نواب ثار یار جنگ	مزاج	۱۲	۲۳۷	سید محمد نوح ناروی	نوح	۱۷
۳۲۹	حموی صدیقی	حموی	۲	۳۳۸	نادان	نادان	۱
۳۳۰	ماہر القادری	ماہر	۷	۳۳۹	نشار	نشار	۳
۳۳۱	نواب عین الدولہ حیدر آبادی	معین	۱۲	۳۴۰	شاہ نیاز احمد بریلوی	نیاز	۱
۳۳۲	نواب منظور جنگ	منظور	۲	۳۴۱	نیاز فتح پوری	نیاز	۲
۳۳۳	مولنس احمد	مولنس	۴	۳۴۲	نواب میر محمد علی خاں حیدر آبادی	ناظم	۲
۳۳۴	ملا امتوزین لکھنوی	ملا	۴	۳۴۳	نامعلوم	نامعلوم	۲
۳۳۵	صاحبزادہ نواب میر محمد علی خاں	میکش	۶	۳۴۴	نار دہلوی	نار	۱
۳۳۶	سید محمد مرزا لکھنوی	ہندب	۴	۳۴۵	نواب محمد نجیب الدین خاں حیدر آبادی	نجیب	۳
۳۳۷	مذاق حیدر آبادی	مذاق	۱	۳۴۶	نوبت رائے لکھنوی	نظر	۱
میران رولیف ہ = ۳۸۱				۳۴۷	محمد عبد القدر خاں حیدر آبادی	ناظم	۴
انگروں = ۳۵۶۱				۳۴۸	نواب معین یار جنگ	نعیم	۱

۲۴۹	۳	بهر	نواب کاظم علی شاہ بہاولپوری	۳۴۲	۲۴۳	۱	نشار	۳۵۹
۲۴۹	۱	ہوش	ہوش	۳۴۳	میزان اشعار = ۲۸۴ افزوں = ۳۸۴۵			
میزان اشعار = ۹ افزوں = ۳۹۳۴								
رویف ی								
۲۵۰	۲	یک رنگ	غلام مصطفیٰ	۳۴۴	۳	ولی	شمس الدین ولی اللہ دکنی	۳۶۰
۲۵۰	۱۲	یقین	انعام اللہ خاں	۳۴۵	۵	ولی	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	۳۶۱
۲۵۱	۲	یوسف	یوسف قدیری	۳۴۶	۴۳	وزیر	خواجہ محمد وزیر بکھنوی	۳۶۲
۲۵۱	۳	یگانہ	مرزا یاس چنگیزی	۳۴۷	۱۴	وطن	افتخار علی شاہ حیدر آبادی	۳۶۳
۲۵۱	۱	یزدانی	یزدانی جالندھری	۳۴۸	۷	ولا	شمس العلماء نواب عزیز جنگ	۳۶۴
میزان اشعار (ی) = ۲۱ افزوں = ۳۹۵۵				۲۴۸	۲	وشت	رضاعلی (گلکٹہ)	۳۶۵
۲۵۲	۱۱	فضل	حبیب اللہ شاعر نے اپنا کلام بہ دیر مرحمت فرمایا	۳۴۹	۱	وحشی	وحشی	۳۶۶
۲۵۲	۱	عقل	محمد حمید الدین حسامی	۳۵۰	۶	وصفی	وصفی	۳۶۷
میزان = ۱۲ افزوں = ۳۹۶۷				۲۴۹	۲	وصفی	عبدالصمد	۳۶۸
۲۵۳	۳۳		استاد متفرق (الاحد) = ۳۳ افزوں = ۴۰۰۰	۳۵۱	۳	وقت	نواب محمد عمر خاں حیدر آبادی	۳۶۹
				میزان اشعار = ۸۰ افزوں = ۳۹۲۵				
رویف ہ								
۲۵۳	۳	وقت	حکیم عاشق حسین حیدر آبادی	۳۵۲	۲	ہوش	پیشوا دارالعلوم محمد سادات اللہ علی	۳۷۰



شہید سید عظیم الدین حسن مولف (انتخاب عظیم
المعروف بہ چشم عظیم)

۸ ۶ ۳ ۱ ھ

سابق مہتمم خزانہ (ضلع) ریاست حیدرآباد دکن
بہ عمر ۵۹ سال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمتع زہر گوشتہ یافتم

زہر خرمے خوش یافتم

(سعدی)

اوائل عمری سے مجھ کو شعر و سخن کی طرف طبعی میلان تھا۔ جہاں دو پہر میں وقفہ ہوا چند ہم عمر جمع ہو گئے اور بیت بازی شروع ہو گئی۔ یہ سلسلہ ۱۴-۱۵ سال کی عمر تک قائم رہا۔ لیکن یہ عمر ۱۶ سال ۱۹۰۶ء میں جبکہ جماعت فنی عالم، ابوالفضل، اخلاق ناصری، قصائد خاقانی، آوری، وغیرہ پڑھنے لگا اور اوس وقت بڑے بڑے نامی گرامی شعراء کے دواوین نظر سے گزرنے لگے تو آنکھیں کھلیں اور معلوم ہوا کہ شاعری بازیچہ اطفال نہیں ہے۔ شعر کہنے کے لئے سب سے پہلے مناسبت شرط ہے اور پھر اس کے بعد قابلیت و لیاقت۔ لازم و ملزوم۔ اگر لیاقت ہو مناسبت نہ ہو۔ یا اس کے برعکس مناسبت تو ہو مگر لیاقت نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسا شخص شعر کو موزوں تو کر سکتا ہے۔ مگر شاعر نہیں بن سکتا۔

سخن گفتن و بکریاں سفتن است

نہ ہر کس نثرائے سخن گفتن است

(نظائی)

یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں جیسے کچھ بھی آناپ ثناپ شعر کہہ لیا کرتا تھا اس کا خیال مطلق ترک کر دیا۔ برسرِ موقع ایک دو دفعہ علامہ مفتی نواب غنیاء جگہ بہادر ضیاء نے بھی کترین کو یہ ارشاد

فرمایا تھا کہ تم کو شعر و سخن سے بہت مناسبت ہے اگر فارسی میں کہو گے تو ترقی کی امید ہے۔ مگر اس کو میری پست ہمتی کہئے یا مرعوب ذہنیت! پاس ادب تصور کیجئے یا ناقابلیت وہ جو خیال دل میں بیٹھ گیا کائناتِ فی الحَجَر کی طرح کبھی نہ مٹا۔ اس کے ماسوائے ہر وقت اس خیال سے بھی جُرأت نہ ہوئی کہ وہ کونسی ایسی بات ہے جس کو قُدمانے رکھ چھوڑا ہے جس کی اب تم تکمیل کرنے بیٹھے ہیں۔ بہر حال شاعری کے ترک خیال کے ساتھ ہی ساتھ فارسی اور اردو کے جو بھی شعر مجھ کو اچھے معلوم ہوتے تھے اون کو ایک بیاض میں لکھ لیا کرتا تھا۔ فارسی کے شعر تو خیر؟ تھوڑے بہت جمع ہو گئے۔ مگر اردو کے شعر جن کی تعداد کوئی دس بارہ ہزار سے کم نہ ہوگی اس کثرت سے جمع ہو گئے کہ احباب کی جانب سے اس کی طباعت کے لئے فرمائشات کی بھرمار شروع ہو گئی۔ مگر چونکہ مختلف مشکلات کے باعث پورے ذخیرہ کلام کو زیور طبع سے آراستہ کرنا ممکن نہ تھا۔ اس لئے اس ذخیرہ سے ہر دست صرف چار ہزار شعر پیش کئے جا رہے ہیں۔ قدردان نگاہوں نے میری برسوں کی محنتِ شاقہ کا اگر صحیح اندازہ کیا، اور حوصلہ افزائی فرمائی تو انشاء اللہ دوسرے اڈیشن میں باقی ماندہ ذخیرہ بھی ہدیہ ناظرین کر دیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں مجھ کو اپنے عزیز جمع شعرائے کرام شمال و جنوب ہند سے توقع ہے کہ اُس بلند و اعلیٰ مقصد کو ملحوظ رکھتے ہوئے (جس کی تصریح تحصیل حاصل ہے) اپنا اپنا منتخب اور معیاری کلام (کم از کم ۱۵-۲۰) شعر بفض شرکت اڈیشن دوم بغیر کسی تاخیر و تکلف کے مرحمت فرما کر زبانِ اردو کی حقیقی سرپرستی فرماویں گے۔ اور نیز منتخبہ اشعار مجموعہ ہذا کے حُسن و فُح و نیز دیگر خامیوں کی نسبت اپنی بیش بہا رائے سے بھی مجھ کو مطلع فرمایا جائے تو ”سُبْحَانَ اللہ! منت بر منت ہوگا۔“

اگرچہ سو، پون سو، برس پہلے اور بعد چند شعراء کے تذکرے اور ان کا کچھ نمونہ کلام بھی چھپا ہے۔ لیکن اگر اس کے نسبت اپنا خیال ظاہر کروں تو شاید چھوٹا مٹہ بڑی بات سمجھی جائے۔ لہذا اس بحث کو یہیں ختم کر کے عرض کرتا ہوں کہ بڑے بڑے قابل حضرات نے اس مجموعہ کو ملاحظہ فرما کر اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور جامع الفاظ میں اوس کی اس طرح تعریف فرمائی گئی کہ

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگوم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جانیجا
(نظری)

اس انتخاب میں ایک خاص جدت یہ پیدا کی گئی ہے کہ جو بھی شعر منتخب کیا گیا ہے اگر اسی بحر و قافیہ و ردیف میں کسی اور شاعر یا شاعروں کا کلام بھی موجود ہے تو ایسے تمام تر شعراء کے ہر منتخب شعر کے محاذی ایک دوسرے کے کلام کا حوالہ فٹ نوٹ میں نہایت وضاحت کے ساتھ دیا گیا ہے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ کوشش تو یہاں تک کی گئی ہے کہ اگر بحر و ردیف ایک ہو، اور صرف قافیہ دوسرا، یا اگر بحر بدلی ہوئی ہو۔ اور قافیہ و ردیف ایک ہو تو ان سب صورتوں میں بھی حسبِ صراحت صدرِ عمل کیا گیا ہے۔ تاکہ صاحبانِ ذوق نہ صرف منتخب اشعار ہم ردیف و قافیہ سے لطف اندوز ہو سکیں بلکہ مقابلتاً مختلف پہلوؤں سے لکھنے اور ادا کرنے والے شعراء کے ہر اندازِ بیان سے پوری طرح واقف ہو جائیں۔ اور ایک بے نظیر مشاعرہ کا لطف آجائے۔ یہ کام درحقیقت اس قدر سخت محنت طلب اور پیچیدہ تھا کہ عرصہ دراز تک مجھے اس کی ترتیب و تکمیل کے لئے وقف ہو جانا پڑا۔ اور ایک ایک شعر پر انتہائی دیدہ ریزی کرنی پڑی۔ اس نوبت پر جہاں تک میرا مطالعہ ہے بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ اس قسم کی جدوجہد آج تک کسی نے نہیں کی۔ لیکن اگر زحمت و تکلیف ہی کا خیال ملحوظ رکھ کر مجموعہ ہذا کو اس شکل میں پیش کیا جاتا جیسی کہ موجودہ صورت ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسا انتخاب ”شیر بے شکر“ یا ”طعام بے نمک“ کا مصداق ہوتا۔

اس انتخاب میں حسبِ ذیل اُمور پیش نظر رہے ہیں۔

- (۱) صرف اُردو کے شعراء کا کلام چاہئے اُس کا تعلق ہندو، مُسلم، سکھ، عیسائی، پارسی کسی فرقہ و مذہب سے کیوں نہ ہو منتخب کیا گیا بمصدق۔ ع باید متاع نیکو از ہر دکان کہ باشد
- (۲) صرف وہی شعر منتخب کیا گیا ہے جو اپنی پسند کا ہے۔ ذوق اور طبیعت کے اختلاف کی بناء پر ممکن ہے کہ جو شعر اپنا پسندیدہ ہو وہ دوسرے کی پسند کا نہ ہو۔ یا دوسرے کا پسندیدہ شعر اپنے انتخاب میں نہ آئے یا میں نے کہیں دیکھا یا سنا ہی نہ ہو۔ یا تنگی دامن کا غذکی وجہ عشق کے اس شعر کے بموجب اس کے انتخاب میں مجبوری لاحق ہوئی ہو۔

دامانِ نگہ تنگ و گلِ حُسنِ تو بسیار
گلچینِ بہارِ تو ز دامنِ گلہ دار
(عشقی)

(۳) شعراءِ کرام کی ترتیب بہ لحاظِ حروفِ تہجی کی گئی ہے۔ اور تا حدِ معلومات کوشش

کی گئی ہے کہ متقدمین کا کلام پہلے آئے۔ اور متاخرین کا اس کے بعد؟
(۴) ہر شعر کے ساتھ اس کے مصنف کا نام صحت نقل کے ساتھ اپنی حد تحقیق تک
ظاہر کر دیا گیا ہے۔

(۵) بعض اشعار کی نسبت ہر دست شاعر کا نام نہ معلوم ہونے سے کتاب کے آخر میں (لاحقہ)
کے نام سے اس کو شائع کیا گیا ہے۔ اسی طرح بعض حضرات کا کلام بروقت وصول نہ ہونے
سے بلا لحاظ ترتیب آخر میں اس کو درج کیا گیا۔

(۶) اس مجموعہ میں حسب صراحت فہرست (۳۸۰) شعراء کا کلام موجود ہے اور (۴۰۰) اشعار
(۷) اس مجموعہ میں ادبی، اخلاقی، تاریخی، قومی، حکمت، موعظت، فلسفہ، تغزل،

تصوف، مختلف مذاق اور مختلف خیال کے شعر ملیں گے۔ لیکن مُخرَّب اخلاق اشعار
سے احتراز کیا گیا۔

اس کتاب کا نام **انتخاب عظیم المعروف بہ چشمہ عظیم** (تاریخی) (مستخرج مولف)
رکھا گیا ہے۔

امید ہے کہ یہ مجموعہ ارباب ذوق کے لئے نہایت دلچسپ، مفید، خلوت کاموں
جلوت کا شفیق، حضر کا دوست، سفر کا رفیق، طلبہ کا رہبر اور طالباء کا زیور ثابت ہوگا
آخر اپنی تمام کوتاہیوں اور لغزشات کی نسبت معذرت چاہتے ہوئے دست بدعا ہوں کہ
ایسے انقلابی اور نازک دور میں اس ہیچمان نے زبان اردو کی جو خدمت انجام دی ہے
اللہ اس کو قبول فرمائے (آمین) وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ فَقَـطْ

خاکسار سید عظیم الدین حسن خان اللہ



ردیف الف

[۶ شعر] میاں نجم الدین عرشاہ مبارک آبرو

نالہ ہمارے دل کا غم کا گواہ میں ہے	(آبرو)	دینے کے تیں شہادت انگشت آہ بس ہے
آیا ہے صبح نیند سے اٹھ رہا ہوا	”	جامہ گلے میں رات کا پھولوں بیا ہوا
اندازہ سے زیادہ نیٹ ناز خوش نہیں	”	جو حال اپنی حد سے بڑھا سو سا ہوا
جلتا ہے اب تلک تیرے کھڑے کے ترکے	”	ہر چند ہو گیا ہے چمن کا چراغ گل
خوور خاموش بیٹھ رہتا ہوں	”	اس طرح حال دل کا کہتا ہوں
پھرتے تھے دشت دشت دیوانے کدھر گئے	”	وہ عاشقی کے ہائے زمانے کدھر گئے

نہ چھڑائے بہت باد بہاری راہ لگ اپنی
 یہ اپنی چال ہے افتادگی سے اب کہ پیروں تک
 بھلا گردشِ فلک کی چینیتی ہے کسے انشا
 یہی انصاف ہے کچھ سوچو تو دل میں اپنے
 چل کے دو ایک قدم دیکھتے ہو پھر لوں گیں
 غیر کو صحبتِ دلداریں کیوں بار نہ ہو
 تو رِحق افرادِ انسانی میں گر شامل نہ ہو
 اک اُداسی کارواں پر چھا گئی لے سارِ با
 عشق کا دریا وہ دریا ہے کہ عمرِ خضر بھی
 رونے سے اپنے دل کی تپش گرد ہو گئی
 مجیب لطف کچھ آپس کی چھڑ چھڑا رہی ہے
 ہوئے ہیں خاکِ سرِ بگزار ہم انشاء
 جھڑکی سہی جفا سہی چینِ جبین سہی
 منظور ہم کو دل کا لگانا ہی جب ہوا
 کہا میں نے اجی تاکِ منہ سے بولو ہا کرتا ہوں
 اے چشمِ میرے موتیوں کا ہار نہ ٹوٹے
 بگم ہے اُس پری کی سحرِ جیون ایک آفت ہے
 رگڑنے دو مجھے تلوؤں سے ملنے اپنی آنکھیں تم
 کی میں نے شب جو سہواً تعریفِ چاندنی کی
 ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا

تھجھے آنکھیلیاں سُجھی ہیں ہم نیاز بیٹھے ہیں
 نظر آیا جہاں پر سایہ دیوار بیٹھے ہیں
 غنیمت ہے کہ ہم صورتِ یہاں ڈھونڈ بیٹھے ہیں
 تم تو سو کہہ نو مری اک نہ سنو اور سنو
 گالیاں سن تو چکے چاہتے ہو اور سنو
 یعنی کیا معنی جہاں گل ہو وہاں خار نہ ہو
 ہستی موہوم کا نقشہ ہی پھر باطل نہ ہو
 تاکِ خبر لیجو کہیں میلے کی یہ محفل نہ ہو
 صرف گر ہو جائے تو پیدا لبِ ساحل نہ ہو
 دو چار بوندیوں میں ہوا سرد ہو گئی
 کہاں ملاپ میں وہ بات جو بگاڑ میں ہے
 بڑا غضب ہے جو یہ بھی فلک دیکھ سکے
 سب کچھ سہی پر ایک نہیں کی نہیں سہی
 کیا آیکا اجارہ ہے اس میں کہیں سہی
 تو کیا کہتے ہیں چل جھوٹے اے یہ سننا وٹ ہے
 سب اشکِ مسلسل رہیں اور تار نہ ٹوٹے
 معاذ اللہ جو دیکھے اس طرف یہ کسکی طاقت ہے
 تصدق میں تمہارے جاؤں اس سے مجھ کو رحت ہے
 میرے طرف سے اپنے وہ منہ کو موڑ بیٹھے
 پڑ گئی اور یہ کیسی میرے اللہ نئی



خواجہ حیدر علی آتش

۳۷ شعر
۱۱۳۴ افزون

نزدیکِ حُسن سے گسرو مسلمان کا چلن بگڑا آتش
 قبائے گل کو پہاڑا جب مرا گل پیرہن بگڑا
 امانت کی طرح رکھا زینے روزِ محشر تک
 جہاں خالی نہیں رہتا کبھی ایذا دہندہ سے
 لنگے منہ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاف
 آئے بھی لوگ بیٹھے بھی اٹھ بھی کھڑے ہوئے
 ناقص ہے دوستداری میں کابل نہیں ہے تو
 یارِ حرم میں نے مجھے یار نے سونے نہ دیا
 بڑا بخور سنتے تھے پہلو میں دل کا
 رونا تھا اوس کا لاش پہ خالی نہ مگر
 ہوئی حجت مجھے غنیمہ کے چٹکنے کی صدا
 یار نے منہ دیکھ کر آئینہ توڑا وقتِ صبح
 مشقِ خرام میں عرق افشاں ہے روئے یا
 بیمارِ عشق رنج و مہن سے نکل گیا
 مرغِ غنایِ باغِ آتش گل نے جلا دئے
 فرشتے ہیں اے یار خاکِ دوستِ دشمنِ زریا
 انگلیاں کا فون میں دیتا ہے دم زقار یار
 شاہِ راہِ ہنستی موہوم میں وہ چال چل
 سن تو ہسی جہان میں ہے تیرا فسانہ کیا
 طبل و علم ہی پاس ہے اپنے نہ ملک مال

خدا کی یاد بھولا شیخ بت سے برہن بگڑا
 بن آئی کچھ نہ غنیمہ سے جو وہ غنیمہ دہن بگڑا
 نہ اک مومکھ ہوا اپنا نہ اک تارِ کفن بگڑا
 ہوا ناسور تو پیدا اگر زخم کہن بگڑا
 زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر بجے دہن بگڑا
 میں جا ہی ڈھونڈتا تری محفل میں رہ گیا
 دشمن سے بھی غبار اگر دل میں رہ گیا
 رات بھر طالع پیدار نے سونے نہ دیا
 جو پیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا
 سب رنج آنسو کے بہانے بہا دیا
 شک پڑا تھا دہنِ یاریں گویائی کا
 بد مزاج انسان ہوتا ہے جہاں سوکر اٹھا
 چھڑکاؤ ہو رہا سے زمین پر گلاب کا
 بیچارہ منہ چھپا کے کفن سے نکل گیا
 صیاد ملتا تھا تل کے چمن سے نکل گیا
 ہم گریبان پہاڑیں گے آیا جو دامن زیرِ پا
 ہر قدم پر آتی ہے آوازِ شیخون زیرِ پا
 اپنی آنکھوں کو بچھا دیں دوستِ دشمنِ زیرِ پا
 کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا
 ہم سے خلاف ہو کے کرے گا زمانہ کیا

۱۱۳۴ - ۱۱۳۵ - ۱۱۳۶ - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸ - ۱۱۳۹ - ۱۱۴۰ - ۱۱۴۱ - ۱۱۴۲ - ۱۱۴۳ - ۱۱۴۴ - ۱۱۴۵ - ۱۱۴۶ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۸ - ۱۱۴۹ - ۱۱۵۰ - ۱۱۵۱ - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۴ - ۱۱۵۵ - ۱۱۵۶ - ۱۱۵۷ - ۱۱۵۸ - ۱۱۵۹ - ۱۱۶۰ - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۲ - ۱۱۶۳ - ۱۱۶۴ - ۱۱۶۵ - ۱۱۶۶ - ۱۱۶۷ - ۱۱۶۸ - ۱۱۶۹ - ۱۱۷۰ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۲ - ۱۱۷۳ - ۱۱۷۴ - ۱۱۷۵ - ۱۱۷۶ - ۱۱۷۷ - ۱۱۷۸ - ۱۱۷۹ - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲ - ۱۱۸۳ - ۱۱۸۴ - ۱۱۸۵ - ۱۱۸۶ - ۱۱۸۷ - ۱۱۸۸ - ۱۱۸۹ - ۱۱۹۰ - ۱۱۹۱ - ۱۱۹۲ - ۱۱۹۳ - ۱۱۹۴ - ۱۱۹۵ - ۱۱۹۶ - ۱۱۹۷ - ۱۱۹۸ - ۱۱۹۹ - ۱۲۰۰ - ۱۲۰۱ - ۱۲۰۲ - ۱۲۰۳ - ۱۲۰۴ - ۱۲۰۵ - ۱۲۰۶ - ۱۲۰۷ - ۱۲۰۸ - ۱۲۰۹ - ۱۲۱۰ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۲ - ۱۲۱۳ - ۱۲۱۴ - ۱۲۱۵ - ۱۲۱۶ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۸ - ۱۲۱۹ - ۱۲۲۰ - ۱۲۲۱ - ۱۲۲۲ - ۱۲۲۳ - ۱۲۲۴ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۶ - ۱۲۲۷ - ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ - ۱۲۳۰ - ۱۲۳۱ - ۱۲۳۲ - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۴ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۶ - ۱۲۳۷ - ۱۲۳۸ - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۱ - ۱۲۴۲ - ۱۲۴۳ - ۱۲۴۴ - ۱۲۴۵ - ۱۲۴۶ - ۱۲۴۷ - ۱۲۴۸ - ۱۲۴۹ - ۱۲۵۰ - ۱۲۵۱ - ۱۲۵۲ - ۱۲۵۳ - ۱۲۵۴ - ۱۲۵۵ - ۱۲۵۶ - ۱۲۵۷ - ۱۲۵۸ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - ۱۲۶۲ - ۱۲۶۳ - ۱۲۶۴ - ۱۲۶۵ - ۱۲۶۶ - ۱۲۶۷ - ۱۲۶۸ - ۱۲۶۹ - ۱۲۷۰ - ۱۲۷۱ - ۱۲۷۲ - ۱۲۷۳ - ۱۲۷۴ - ۱۲۷۵ - ۱۲۷۶ - ۱۲۷۷ - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰ - ۱۲۸۱ - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۳ - ۱۲۸۴ - ۱۲۸۵ - ۱۲۸۶ - ۱۲۸۷ - ۱۲۸۸ - ۱۲۸۹ - ۱۲۹۰ - ۱۲۹۱ - ۱۲۹۲ - ۱۲۹۳ - ۱۲۹۴ - ۱۲۹۵ - ۱۲۹۶ - ۱۲۹۷ - ۱۲۹۸ - ۱۲۹۹ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۱ - ۱۳۰۲ - ۱۳۰۳ - ۱۳۰۴ - ۱۳۰۵ - ۱۳۰۶ - ۱۳۰۷ - ۱۳۰۸ - ۱۳۰۹ - ۱۳۱۰ - ۱۳۱۱ - ۱۳۱۲ - ۱۳۱۳ - ۱۳۱۴ - ۱۳۱۵ - ۱۳۱۶ - ۱۳۱۷ - ۱۳۱۸ - ۱۳۱۹ - ۱۳۲۰ - ۱۳۲۱ - ۱۳۲۲ - ۱۳۲۳ - ۱۳۲۴ - ۱۳۲۵ - ۱۳۲۶ - ۱۳۲۷ - ۱۳۲۸ - ۱۳۲۹ - ۱۳۳۰ - ۱۳۳۱ - ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ - ۱۳۳۴ - ۱۳۳۵ - ۱۳۳۶ - ۱۳۳۷ - ۱۳۳۸ - ۱۳۳۹ - ۱۳۴۰ - ۱۳۴۱ - ۱۳۴۲ - ۱۳۴۳ - ۱۳۴۴ - ۱۳۴۵ - ۱۳۴۶ - ۱۳۴۷ - ۱۳۴۸ - ۱۳۴۹ - ۱۳۵۰ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۲ - ۱۳۵۳ - ۱۳۵۴ - ۱۳۵۵ - ۱۳۵۶ - ۱۳۵۷ - ۱۳۵۸ - ۱۳۵۹ - ۱۳۶۰ - ۱۳۶۱ - ۱۳۶۲ - ۱۳۶۳ - ۱۳۶۴ - ۱۳۶۵ - ۱۳۶۶ - ۱۳۶۷ - ۱۳۶۸ - ۱۳۶۹ - ۱۳۷۰ - ۱۳۷۱ - ۱۳۷۲ - ۱۳۷۳ - ۱۳۷۴ - ۱۳۷۵ - ۱۳۷۶ - ۱۳۷۷ - ۱۳۷۸ - ۱۳۷۹ - ۱۳۸۰ - ۱۳۸۱ - ۱۳۸۲ - ۱۳۸۳ - ۱۳۸۴ - ۱۳۸۵ - ۱۳۸۶ - ۱۳۸۷ - ۱۳۸۸ - ۱۳۸۹ - ۱۳۹۰ - ۱۳۹۱ - ۱۳۹۲ - ۱۳۹۳ - ۱۳۹۴ - ۱۳۹۵ - ۱۳۹۶ - ۱۳۹۷ - ۱۳۹۸ - ۱۳۹۹ - ۱۴۰۰ - ۱۴۰۱ - ۱۴۰۲ - ۱۴۰۳ - ۱۴۰۴ - ۱۴۰۵ - ۱۴۰۶ - ۱۴۰۷ - ۱۴۰۸ - ۱۴۰۹ - ۱۴۱۰ - ۱۴۱۱ - ۱۴۱۲ - ۱۴۱۳ - ۱۴۱۴ - ۱۴۱۵ - ۱۴۱۶ - ۱۴۱۷ - ۱۴۱۸ - ۱۴۱۹ - ۱۴۲۰ - ۱۴۲۱ - ۱۴۲۲ - ۱۴۲۳ - ۱۴۲۴ - ۱۴۲۵ - ۱۴۲۶ - ۱۴۲۷ - ۱۴۲۸ - ۱۴۲۹ - ۱۴۳۰ - ۱۴۳۱ - ۱۴۳۲ - ۱۴۳۳ - ۱۴۳۴ - ۱۴۳۵ - ۱۴۳۶ - ۱۴۳۷ - ۱۴۳۸ - ۱۴۳۹ - ۱۴۴۰ - ۱۴۴۱ - ۱۴۴۲ - ۱۴۴۳ - ۱۴۴۴ - ۱۴۴۵ - ۱۴۴۶ - ۱۴۴۷ - ۱۴۴۸ - ۱۴۴۹ - ۱۴۵۰ - ۱۴۵۱ - ۱۴۵۲ - ۱۴۵۳ - ۱۴۵۴ - ۱۴۵۵ - ۱۴۵۶ - ۱۴۵۷ - ۱۴۵۸ - ۱۴۵۹ - ۱۴۶۰ - ۱۴۶۱ - ۱۴۶۲ - ۱۴۶۳ - ۱۴۶۴ - ۱۴۶۵ - ۱۴۶۶ - ۱۴۶۷ - ۱۴۶۸ - ۱۴۶۹ - ۱۴۷۰ - ۱۴۷۱ - ۱۴۷۲ - ۱۴۷۳ - ۱۴۷۴ - ۱۴۷۵ - ۱۴۷۶ - ۱۴۷۷ - ۱۴۷۸ - ۱۴۷۹ - ۱۴۸۰ - ۱۴۸۱ - ۱۴۸۲ - ۱۴۸۳ - ۱۴۸۴ - ۱۴۸۵ - ۱۴۸۶ - ۱۴۸۷ - ۱۴۸۸ - ۱۴۸۹ - ۱۴۹۰ - ۱۴۹۱ - ۱۴۹۲ - ۱۴۹۳ - ۱۴۹۴ - ۱۴۹۵ - ۱۴۹۶ - ۱۴۹۷ - ۱۴۹۸ - ۱۴۹۹ - ۱۵۰۰ - ۱۵۰۱ - ۱۵۰۲ - ۱۵۰۳ - ۱۵۰۴ - ۱۵۰۵ - ۱۵۰۶ - ۱۵۰۷ - ۱۵۰۸ - ۱۵۰۹ - ۱۵۱۰ - ۱۵۱۱ - ۱۵۱۲ - ۱۵۱۳ - ۱۵۱۴ - ۱۵۱۵ - ۱۵۱۶ - ۱۵۱۷ - ۱۵۱۸ - ۱۵۱۹ - ۱۵۲۰ - ۱۵۲۱ - ۱۵۲۲ - ۱۵۲۳ - ۱۵۲۴ - ۱۵۲۵ - ۱۵۲۶ - ۱۵۲۷ - ۱۵۲۸ - ۱۵۲۹ - ۱۵۳۰ - ۱۵۳۱ - ۱۵۳۲ - ۱۵۳۳ - ۱۵۳۴ - ۱۵۳۵ - ۱۵۳۶ - ۱۵۳۷ - ۱۵۳۸ - ۱۵۳۹ - ۱۵۴۰ - ۱۵۴۱ - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۳ - ۱۵۴۴ - ۱۵۴۵ - ۱۵۴۶ - ۱۵۴۷ - ۱۵۴۸ - ۱۵۴۹ - ۱۵۵۰ - ۱۵۵۱ - ۱۵۵۲ - ۱۵۵۳ - ۱۵۵۴ - ۱۵۵۵ - ۱۵۵۶ - ۱۵۵۷ - ۱۵۵۸ - ۱۵۵۹ - ۱۵۶۰ - ۱۵۶۱ - ۱۵۶۲ - ۱۵۶۳ - ۱۵۶۴ - ۱۵۶۵ - ۱۵۶۶ - ۱۵۶۷ - ۱۵۶۸ - ۱۵۶۹ - ۱۵۷۰ - ۱۵۷۱ - ۱۵۷۲ - ۱۵۷۳ - ۱۵۷۴ - ۱۵۷۵ - ۱۵۷۶ - ۱۵۷۷ - ۱۵۷۸ - ۱۵۷۹ - ۱۵۸۰ - ۱۵۸۱ - ۱۵۸۲ - ۱۵۸۳ - ۱۵۸۴ - ۱۵۸۵ - ۱۵۸۶ - ۱۵۸۷ - ۱۵۸۸ - ۱۵۸۹ - ۱۵۹۰ - ۱۵۹۱ - ۱۵۹۲ - ۱۵۹۳ - ۱۵۹۴ - ۱۵۹۵ - ۱۵۹۶ - ۱۵۹۷ - ۱۵۹۸ - ۱۵۹۹ - ۱۶۰۰ - ۱۶۰۱ - ۱۶۰۲ - ۱۶۰۳ - ۱۶۰۴ - ۱۶۰۵ - ۱۶۰۶ - ۱۶۰۷ - ۱۶۰۸ - ۱۶۰۹ - ۱۶۱۰ - ۱۶۱۱ - ۱۶۱۲ - ۱۶۱۳ - ۱۶۱۴ - ۱۶۱۵ - ۱۶۱۶ - ۱۶۱۷ - ۱۶۱۸ - ۱۶۱۹ - ۱۶۲۰ - ۱۶۲۱ - ۱۶۲۲ - ۱۶۲۳ - ۱۶۲۴ - ۱۶۲۵ - ۱۶۲۶ - ۱۶۲۷ - ۱۶۲۸ - ۱۶۲۹ - ۱۶۳۰ - ۱۶۳۱ - ۱۶۳۲ - ۱۶۳۳ - ۱۶۳۴ - ۱۶۳۵ - ۱۶۳۶ - ۱۶۳۷ - ۱۶۳۸ - ۱۶۳۹ - ۱۶۴۰ - ۱۶۴۱ - ۱۶۴۲ - ۱۶۴۳ - ۱۶۴۴ - ۱۶۴۵ - ۱۶۴۶ - ۱۶۴۷ - ۱۶۴۸ - ۱۶۴۹ - ۱۶۵۰ - ۱۶۵۱ - ۱۶۵۲ - ۱۶۵۳ - ۱۶۵۴ - ۱۶۵۵ - ۱۶۵۶ - ۱۶۵۷ - ۱۶۵۸ - ۱۶۵۹ - ۱۶۶۰ - ۱۶۶۱ - ۱۶۶۲ - ۱۶۶۳ - ۱۶۶۴ - ۱۶۶۵ - ۱۶۶۶ - ۱۶۶۷ - ۱۶۶۸ - ۱۶۶۹ - ۱۶۷۰ - ۱۶۷۱ - ۱۶۷۲ - ۱۶۷۳ - ۱۶۷۴ - ۱۶۷۵ - ۱۶۷۶ - ۱۶۷۷ - ۱۶۷۸ - ۱۶۷۹ - ۱۶۸۰ - ۱۶۸۱ - ۱۶۸۲ - ۱۶۸۳ - ۱۶۸۴ - ۱۶۸۵ - ۱۶۸۶ - ۱۶۸۷ - ۱۶۸۸ - ۱۶۸۹ - ۱۶۹۰ - ۱۶۹۱ - ۱۶۹۲ - ۱۶۹۳ - ۱۶۹۴ - ۱۶۹۵ - ۱۶۹۶ - ۱۶۹۷ - ۱۶۹۸ - ۱۶۹۹ - ۱۷۰۰ - ۱۷۰۱ - ۱۷۰۲ - ۱۷۰۳ - ۱۷۰۴ - ۱۷۰۵ - ۱۷۰۶ - ۱۷۰۷ - ۱۷۰۸ - ۱۷۰۹ - ۱۷۱۰ - ۱۷۱۱ - ۱۷۱۲ - ۱۷۱۳ - ۱۷۱۴ - ۱۷۱۵ - ۱۷۱۶ - ۱۷۱۷ - ۱۷۱۸ - ۱۷۱۹ - ۱۷۲۰ - ۱۷۲۱ - ۱۷۲۲ - ۱۷۲۳ - ۱۷۲۴ - ۱۷۲۵ - ۱۷۲۶ - ۱۷۲۷ - ۱۷۲۸ - ۱۷۲۹ - ۱۷۳۰ - ۱۷۳۱ - ۱۷۳۲ - ۱۷۳۳ - ۱۷۳۴ - ۱۷۳۵ - ۱۷۳۶ - ۱۷۳۷ - ۱۷۳۸ - ۱۷۳۹ - ۱۷۴۰ - ۱۷۴۱ - ۱۷۴۲ - ۱۷۴۳ - ۱۷۴۴ - ۱۷۴۵ - ۱۷۴۶ - ۱۷۴۷ - ۱۷۴۸ - ۱۷۴۹ - ۱۷۵۰ - ۱۷۵۱ - ۱۷۵۲ - ۱۷۵۳ - ۱۷۵۴ - ۱۷۵۵ - ۱۷۵۶ - ۱۷۵۷ - ۱۷۵۸ - ۱۷۵۹ - ۱۷۶۰ - ۱۷۶۱ - ۱۷۶۲ - ۱۷۶۳ - ۱۷۶۴ - ۱۷۶۵ - ۱۷۶۶ - ۱۷۶۷ - ۱۷۶۸ - ۱۷۶۹ - ۱۷۷۰ - ۱۷۷۱ - ۱۷۷۲ - ۱۷۷۳ - ۱۷۷۴ - ۱۷۷۵ - ۱۷۷۶ - ۱۷۷۷ - ۱۷۷۸ - ۱۷۷۹ - ۱۷۸۰ - ۱۷۸۱ - ۱۷۸۲ - ۱۷۸۳ - ۱۷۸۴ - ۱۷۸۵ - ۱۷۸۶ - ۱۷۸۷ - ۱۷۸۸ - ۱۷۸۹ - ۱۷۹۰ - ۱۷۹۱ - ۱۷۹۲ - ۱۷۹۳ - ۱۷۹۴ - ۱۷۹۵ - ۱۷۹۶ - ۱۷۹۷ - ۱۷۹۸ - ۱۷۹۹ - ۱۸۰۰ - ۱۸۰۱ - ۱۸۰۲ - ۱۸۰۳ - ۱۸۰۴ - ۱۸۰۵ - ۱۸۰۶ - ۱۸۰۷ - ۱۸۰۸ - ۱۸۰۹ - ۱۸۱۰ - ۱۸۱۱ - ۱۸۱۲ - ۱۸۱۳ - ۱۸۱۴ - ۱۸۱۵ - ۱۸۱۶ - ۱۸۱۷ - ۱۸۱۸ - ۱۸۱۹ - ۱۸۲۰ - ۱۸۲۱ - ۱۸۲۲ - ۱۸۲۳ - ۱۸۲۴ - ۱۸۲۵ - ۱۸۲۶ - ۱۸۲۷ - ۱۸۲۸ - ۱۸۲۹ - ۱۸۳۰ - ۱۸۳۱ - ۱۸۳۲ - ۱۸۳۳ - ۱۸۳۴ - ۱۸۳۵ - ۱۸۳۶ - ۱۸۳۷ - ۱۸۳۸ - ۱۸۳۹ - ۱۸۴۰ - ۱۸۴۱ - ۱۸۴۲ - ۱۸۴۳ - ۱۸۴۴ - ۱۸۴۵ - ۱۸۴۶ - ۱۸۴۷ - ۱۸۴۸ - ۱۸۴۹ - ۱۸۵۰ - ۱۸۵۱ - ۱۸۵۲ - ۱۸۵۳ - ۱۸۵۴ - ۱۸۵۵ - ۱۸۵۶ - ۱۸۵۷ - ۱۸۵۸ - ۱۸۵۹ - ۱۸۶۰ - ۱۸۶۱ - ۱۸۶۲ - ۱۸۶۳ - ۱۸۶۴ - ۱۸۶۵ - ۱۸۶۶ - ۱۸۶۷ - ۱۸۶۸ - ۱۸۶۹ - ۱۸۷۰ - ۱۸۷۱ - ۱۸۷۲ - ۱۸۷۳ - ۱۸۷۴ - ۱۸۷۵ - ۱۸۷۶ - ۱۸۷۷ - ۱۸۷۸ - ۱۸۷۹ - ۱۸۸۰ - ۱۸۸۱ - ۱۸۸۲ - ۱۸۸۳ - ۱۸۸۴ - ۱۸۸۵ - ۱۸۸۶ - ۱۸۸۷ - ۱۸۸۸ - ۱۸۸۹ - ۱۸۹۰ - ۱۸۹۱ - ۱۸۹۲ - ۱۸۹۳ - ۱۸۹۴ - ۱۸۹۵ - ۱۸۹۶ - ۱۸۹۷ - ۱۸۹۸ - ۱۸۹۹ - ۱۹۰۰ - ۱۹۰۱ - ۱۹۰۲ - ۱۹۰۳ - ۱۹۰۴ - ۱۹۰۵ - ۱۹۰۶ - ۱۹۰۷ - ۱۹۰۸ - ۱۹۰۹ - ۱۹۱۰ - ۱۹۱۱ - ۱۹۱۲ - ۱۹۱۳ - ۱۹۱۴ - ۱۹۱۵ - ۱۹۱۶ - ۱۹۱۷ - ۱۹۱۸ - ۱۹۱۹ - ۱۹۲۰ - ۱۹۲۱ - ۱۹۲۲ - ۱۹۲۳ - ۱۹۲۴ - ۱۹۲۵ - ۱۹۲۶ - ۱۹۲۷ - ۱۹۲۸ - ۱۹۲۹ - ۱۹۳۰ - ۱۹۳۱ - ۱۹۳۲ - ۱۹۳۳ - ۱۹۳۴ - ۱۹۳۵ - ۱۹۳۶ - ۱۹۳۷ - ۱۹۳۸ - ۱۹۳۹ - ۱۹۴۰ - ۱۹۴۱ - ۱۹۴۲ - ۱۹۴۳ - ۱۹۴۴ - ۱۹۴۵ - ۱۹۴۶ - ۱۹۴۷ - ۱۹۴۸ - ۱۹۴۹ - ۱۹۵۰ - ۱۹۵۱ - ۱۹۵۲ - ۱۹۵۳ - ۱۹۵۴ - ۱۹۵۵ - ۱۹۵۶ - ۱۹۵۷ - ۱۹۵۸ - ۱۹۵۹ - ۱۹۶۰ - ۱۹۶۱ - ۱۹۶۲ - ۱۹۶۳ - ۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ - ۱۹۶۶ - ۱۹۶۷ - ۱۹۶۸ - ۱۹۶۹ - ۱۹۷۰ - ۱۹۷۱ - ۱۹۷۲ - ۱۹۷۳ - ۱۹۷۴ - ۱۹۷۵ - ۱۹۷۶ - ۱۹۷۷ - ۱۹۷۸ - ۱۹۷۹ - ۱۹۸۰ - ۱۹۸۱ - ۱۹۸۲ - ۱۹۸۳ - ۱۹۸۴ - ۱۹۸۵ - ۱۹۸۶ - ۱۹۸۷ - ۱۹۸۸ - ۱۹۸۹ - ۱۹۹۰ - ۱۹۹۱ - ۱۹۹۲ - ۱۹۹۳ - ۱۹۹۴ - ۱۹۹۵ - ۱۹۹۶ - ۱۹۹۷ - ۱۹۹۸ - ۱۹۹۹ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۱ - ۲۰۰۲ - ۲۰۰۳ - ۲۰۰۴ - ۲۰۰۵ - ۲۰۰۶ - ۲۰۰۷ - ۲۰۰۸ - ۲۰۰۹ - ۲۰۱۰ - ۲۰۱۱ - ۲۰۱۲ - ۲۰۱۳ - ۲۰۱۴ - ۲۰۱۵ - ۲۰۱۶ - ۲۰۱۷ - ۲۰۱۸ - ۲۰۱۹ - ۲۰۲۰ - ۲۰۲۱ - ۲۰۲۲ - ۲۰۲۳ - ۲۰۲۴ - ۲۰۲۵ - ۲۰۲۶ - ۲۰۲۷ - ۲۰۲۸ - ۲۰۲۹ - ۲۰۳۰ - ۲۰۳۱ - ۲۰۳۲ - ۲۰۳۳ - ۲۰۳۴ - ۲۰۳۵ - ۲۰۳۶ - ۲۰۳۷ - ۲۰۳۸ - ۲۰۳۹ - ۲۰۴۰ - ۲۰۴۱ - ۲۰۴۲ - ۲۰۴۳ - ۲۰۴۴ - ۲۰۴۵ - ۲۰۴۶ - ۲۰۴۷ - ۲۰۴۸ - ۲۰۴۹ - ۲۰۵۰ - ۲۰۵۱ - ۲۰۵۲ - ۲۰۵۳ - ۲۰۵۴ - ۲۰۵۵ - ۲۰۵۶ - ۲۰۵۷ - ۲۰۵۸ - ۲۰۵۹ - ۲۰۶۰ - ۲۰۶۱ - ۲۰۶۲ - ۲۰۶۳ - ۲۰۶۴ - ۲۰۶۵ - ۲۰۶۶ - ۲۰۶۷ - ۲۰۶۸ - ۲۰۶۹ - ۲۰۷۰ - ۲۰۷۱ - ۲۰۷۲ - ۲۰۷۳ - ۲۰۷۴ - ۲۰۷۵ - ۲۰۷۶ - ۲۰۷۷ - ۲۰۷۸ - ۲۰۷۹ - ۲۰۸۰ - ۲۰۸۱ - ۲۰۸۲ - ۲۰۸۳ - ۲۰۸۴ - ۲۰۸۵ - ۲۰۸۶ - ۲۰۸۷ - ۲۰۸۸ - ۲۰۸۹ - ۲۰۹۰ - ۲۰۹۱ - ۲۰۹۲ - ۲۰۹۳ - ۲۰۹۴ - ۲۰۹۵ - ۲۰۹۶ - ۲۰۹۷ - ۲۰۹۸ - ۲۰۹۹ - ۲۱۰۰ - ۲۱۰۱ - ۲۱۰۲ - ۲۱۰۳ - ۲۱۰۴ - ۲۱۰۵ - ۲۱۰۶ - ۲۱۰۷ - ۲۱۰۸ - ۲۱۰۹ - ۲۱۱۰ - ۲۱۱۱ - ۲۱۱۲ - ۲۱۱۳ - ۲۱۱۴ - ۲۱۱۵ - ۲۱۱۶ - ۲۱۱۷ - ۲۱۱۸ - ۲۱۱۹ - ۲۱۲۰ - ۲۱۲۱ - ۲۱۲۲ - ۲۱۲۳ - ۲۱۲۴ - ۲۱۲۵ - ۲۱۲۶ - ۲۱۲۷ - ۲۱۲۸ - ۲۱۲۹ - ۲۱۳۰ - ۲۱۳۱ - ۲۱۳۲ - ۲۱۳۳ - ۲۱۳۴ - ۲۱۳۵ - ۲۱۳۶ - ۲۱۳۷ - ۲۱۳۸ - ۲۱۳۹ - ۲۱۴۰ - ۲۱۴۱ - ۲۱۴۲ - ۲۱۴۳ - ۲۱۴۴ - ۲۱۴۵ - ۲۱۴۶ - ۲۱۴۷ - ۲۱۴۸ - ۲۱۴۹ - ۲۱۵۰ - ۲۱۵۱ - ۲۱۵۲ - ۲۱۵۳ - ۲۱۵۴ - ۲۱۵۵ - ۲۱۵۶ - ۲۱۵۷ - ۲۱۵۸ - ۲۱۵۹ - ۲۱۶۰ - ۲۱۶۱ - ۲۱۶۲ - ۲۱۶۳ - ۲۱۶۴ - ۲۱۶۵ - ۲۱۶۶ - ۲۱۶۷ - ۲۱۶۸ - ۲۱۶۹ - ۲۱۷۰ - ۲۱۷۱ - ۲۱۷۲ - ۲۱۷۳ - ۲۱۷۴ - ۲۱۷۵ - ۲۱۷۶ - ۲۱۷۷ - ۲۱۷۸ - ۲۱۷۹ - ۲۱۸۰ - ۲۱۸۱ - ۲۱۸۲ - ۲۱۸۳ - ۲۱۸۴ - ۲۱۸۵ - ۲۱۸۶ - ۲۱۸۷ - ۲۱۸۸ - ۲۱۸۹ - ۲۱۹۰ - ۲۱۹۱ - ۲۱۹۲ - ۲۱۹۳ - ۲۱۹۴ - ۲۱۹۵ - ۲۱۹۶ - ۲۱۹۷ - ۲۱۹۸ - ۲۱۹۹ - ۲۲۰۰ - ۲۲۰۱ - ۲۲۰۲ - ۲۲۰۳ - ۲۲۰۴ - ۲۲۰۵ - ۲۲۰۶ - ۲۲۰۷ - ۲۲۰۸ - ۲۲۰۹ - ۲۲۱۰ - ۲۲۱۱ - ۲۲۱۲ - ۲۲۱۳ - ۲۲۱۴ - ۲۲۱۵ - ۲۲۱۶ - ۲۲۱۷ - ۲۲۱۸ - ۲۲۱۹ - ۲۲۲۰ - ۲۲۲۱ - ۲۲۲۲ - ۲۲۲۳ - ۲۲۲۴ - ۲۲۲۵ - ۲۲۲۶ - ۲۲۲۷ - ۲۲۲۸ - ۲۲۲۹ - ۲۲۳۰ - ۲۲۳۱ - ۲۲۳۲ - ۲۲۳۳ - ۲۲۳۴ - ۲۲۳۵ - ۲۲۳۶ - ۲۲۳۷ - ۲۲۳۸ - ۲۲۳۹ - ۲۲۴۰ - ۲۲۴۱ - ۲۲۴۲ - ۲۲۴۳ - ۲۲۴۴ - ۲۲۴۵ - ۲۲۴۶ - ۲۲۴۷ - ۲۲۴۸ - ۲۲۴۹ - ۲۲۵۰ - ۲۲۵۱ - ۲۲۵۲ - ۲۲۵۳ - ۲۲۵۴ - ۲۲۵۵ - ۲۲۵۶ - ۲۲۵۷ - ۲۲۵۸ - ۲۲۵۹ -

ترچھی قطرے طائرِ دل ہو چکا شکارِ آتش
 چاروں طرف سے صورتِ جانان ہو جلوگر
 زیرِ زین سے آتا ہے جو گلِ نوزِ بخت
 آشنا گوش سے اوس گل کے سخن ہے کس کا
 دستِ قدرت نے بنایا ہے تجھے اے محبوب
 باغِ عالم کا ہر اک گل ہے خدا کی قدرت
 لبِ شیریں تک اُن کے آلیٰ بات
 نہ کسی کو کڑی کہی ہسم نے
 سازگیِ منکر کی کبھی نہ گئی
 یہ صدا آتی ہے خموشی سے
 پرچی بند طبیعت پہ ہے نہ حُر پسند
 باغ میں اگر کہاں جاتا ہے اے رشکِ بہار
 مڑے صنم کا کسی کو مکان نہیں معلوم
 اخیر ہو گئے غفلت میں دنِ جوانی کے
 اشتیاقِ شہادت میں محو تھا دمِ قتل
 چھٹیں گے زینت کے پھندے سے کس نے آتش
 تجھ سا کوئی زمانے میں معجزِ بیان نہیں
 خاک میں مل کے بھی ہو گا نہ غبارِ دامن
 نہ تو دشمن کوئی میرا نہ کوئی دوست مرا
 فرقتِ یار میں انکھوں کو میرے روک سکے
 موسمِ گل کی ہوا چلتے ہی پاؤں کو میرے
 پائی جاتی ہے محبت مجھے اون سے آتش

جب تیر کج پڑ گیا اڑیگا نشا نہ کیا؟
 دل صاف ہو تیرا تو ہے آئینہ خانہ کیا؟
 قارون نے راستہ میں لٹا یا خزانہ کیا؟
 کچھ زبان سے کہے کوئی یہ دہن سے کس کا
 ایسا ڈھالا ہوا سا پنچہ میں بدن ہے کس کا
 باغبان کون ہے اس کا یہ چین ہے کس کا
 بن گئی قند کی مٹھائی بات
 نہ کسی کی کڑی اٹھائی بات
 جب سنائی نئی سنائی بات
 منہ سے نکلی ہوئی پرانی بات
 تہا اے بندے ہیں ہم نکو ہیں حضور پسند
 گل کو خندان چھوڑ کر بلبل کو نالاں چھوڑ کر
 خدا کا نام سنا ہے نشان نہیں معلوم
 بہارِ عمر ہوئی کب خزاں نہیں معلوم
 لگے ہیں زخمِ بدن پر کہاں نہیں معلوم
 جنازہ ہو گا کب اپنا رواں نہیں معلوم
 آگے ترے مسح کے منہ میں زباں نہیں
 کمرِ یار سے اٹھتا نہیں بارِ دامن
 بارِ خاطر نہ کسی کا نہ غبارِ دامن
 آستین کا ہے نہ یہ کام نہ کارِ دامن
 خار کی طرح کھٹکتے ہیں تارِ دامن
 کھینچتے ہیں مے دامن کو جو خارِ دامن

مرے دل کو شوقِ فغان نہیں میرے لب آتی دہائیاں	وہ دہن تو حسین بان نہیں وہ بریں تو جین صدائیں
تیرا نیا زمند جو اسے نازیں نہیں	دونوں جہاں میں اس کا ٹھکانا کہیں نہیں
عمرِ گزشتہ کا کہیں لگتا نہیں پتہ	بالائے آسمان نہیں زیرِ زمین نہیں
طویل شبِ فراق کا قصہ بیان نہ ہو	خط یا رکھوں تو سیاہی رواں نہ ہو
جو روجھائے یار سے بچ و عن نہ ہو	دل پر ہجومِ غم ہو جیسے پرشکن نہ ہو
رو اس قدر کہ آبروِ ابر تر رہے	اتنا نہ ہنس کہ برقِ کبھی خندِ زن نہ ہو
رات بھر آنکھوں کو اس میں پرکھا ہوں بند	خواب میں شاید کہ دیکھوں طالعِ بیدار کو
آنکھیں نہیں ہیں چہرہ پر تیرے فقیر کے	دو ٹھیکرے ہیں بھیک کے دیدار کے لئے
پہرہاں تیرے شہیدوں کے گلستان ہو گئے	پاؤں رکھا جس جگہ گنجِ شہیدان ہو گئے
آرزو رہ گئی اوس کو چہ میں پامالی کی	دھوم ہی دھوم فقط جرجخ جفا کار کی تھی
سینِ ابرو سے کیا قتل مجھے قاتل نے	وہ سزا دی جو محبت کے گہنگار کی تھی
اگر بخشے زہے قسمت نہ بخشے تو شکایت کیا	سر تسلیم خم ہے جو مزاج یا ریں آئے
آسمانِ مر کے تو راحت ہو کہیں تھوڑی سی	پاؤں پھیلانے کو ہاتھ آئے زین تھوڑی سی
کچھ تنہائی میں بھی جلا کے رو سکتے نہیں	لوگ کہتے ہیں درو دیوار کے بھی گوش ہے
دہن پر ہیں ان کے گمان کیسے کیسے	کلام آتے ہیں درمیاں کیسے کیسے
نہ گورِ سنگد نہ ہے مقبرہ دارا	مٹے نامیوں کے نشان کیسے کیسے
زمینِ چین گل کہلاتی ہے کیا کیا	بدلتا ہے رنگِ آسمان کیسے کیسے
جہاں تک کر دے شکرِ نعمت وہ کم ہے	مزے لوٹتی ہے زبان کیسے کیسے
نہ مڑ کر بھی بیدار قاتل نے دیکھا	ٹپتے رہے نیم جان کیسے کیسے
غم و غصہ و رنج و اندوہ ہر ماں	ہمارے بھی ہیں ہریان کیسے کیسے
ہاتھ یوں تک تری چوٹی کی رسائی ہوتی	کل جو آتی تھی بلا آج ہی آئی ہوتی
یہ کس رشکِ مسیحا کا مکان ہے	زمین جسکی چہارم آسمان ہے

خدا پنہاں ہے عالم آشکارا	آتش	ہناں ہے گنج ویرانہ عیاں ہے
تکلف سے بری ہے حسن ذاتی	،	قبائے گل میں گل بوٹا کہاں ہے
جلی ہے ایسی زمانے میں کچھ ہوا الٹی	،	کہ سیدھی بات سمجھتے ہیں آشنا الٹی
نگاہ یار کے پھرتے ہی ہم سے لے آتش	،	زمانہ پھر گیا چلنے لگی ہوا الٹی
بوٹے گل کو رخ رنگیں سے تیرے کیا نسبت	،	قد صنوبر کا یہ بوٹا سا کہاں ہوتا ہے
وعدہ شب نہ کرے ماہ لقا جھوٹ نہ بول	،	جلوہ گرات کو خورشید کہاں آتا ہے
قرش گل پر وہ نزاکت سے نہیں سوکتے	،	تن نازک پر رگ گل کا نشان آتا ہے
گلستاخ بہت شمع سے پروانہ ہوا ہے	،	موت آئی ہے سر چڑھتا ہے دیوانہ ہوا ہے
صورت شمع ہوں ہر چند فروغ محفل	،	بات کرنے نہیں پاتا کہ زبان کھٹی ہے

۲۰ شمس مرزا ہمدی حسن خاں آباد لکھنؤی ۱۳۴۱ فزون

ترے بیمار کو یار انہیں گویا بانی کا	آباد	اے میجا یہی موقع ہے میسائی کا
گنج مرقد میں بہت چین سے سوئیں گے ہم	،	خوب لوٹیں گے مرزا عالم تنہائی کا
نہ دشمن پڑیں دام طلسم حسن کے پھندے	،	الہجہ جائے زیار بُل کسی انسان کے
کبھی چٹکیں نہ پھر گردِ قمر اس شکل سے تارے	،	چمکن دیکھ پائیں گرتے ماتھے کے افشاں کا
سیلاب اشک سے نہ فقط ہر مکان گرا	،	کرو بیان میں غل ہے کہ اب آسمان گرا
فوراً تڑپ کے حرف سے ہر حرف ہو جدا	،	لکھدوں جو خط پس حال کبھی امنظر اب کا
اے صنم تجھ تک پہنچنا کچھ ہیں مشکل نہیں	،	بند کی جب آنکھ سارا فاصلہ جاتا رہا کر
اڑاؤں کیوں نہ گریباں کی دھجیاں ہڈیات	،	وہی یہ ماتھے ہیں جس میں کسی کا دامن تھا
وائیں بعد فنا قبر میں آنکھیں آباد	،	حشر تک حسرت دیدار نے سونے نہ دیا
سکرو منزل راہِ فنا میں کون ہے ہم سا	،	جھٹک دی چڑھ گئی جب گردِ ہستی اپنے دہن

لے تابان ۷۲ - قدر ۱۹۸ - قلندر ۱۹۹ - غالب ۱۸۳ - عزیز ۵۵۰ گرا ۲۰۲ - سون ۲۱۶ - وزیر ۲۲۹ پرتیبندیل قافیہ یہ لکھ آتش ۲۰
 اسیر ۳۱ - ثبات ۸۰ - فتح ۱۰۱ - بیت ۳۸ - مجرات ۸۸ - حد ۱۰۲ - درغ ۱۱۳ - خلیل ۱۰۵ - رضا ۱۳۳ - قلی ۱۹۳ - شمس ۲۱۸
 ناز ۲۲۹ - نیش ۲۳۵ - خواب ۷۶۹ - لکھ آباد ۲۵ - درغ ۱۱۲ - ذوق ۱۲۲ - سودا ۱۳۴ - شانی ۱۵۲ - شمس ۱۵۵ - قلی ۱۹۳ -
 قلی ۱۹۹ - کیفی ۲۰۱ - نیش ۲۱۱ - ناز ۲۲۹ - آتش ۲۰ - شمس ۲۱۸ - ریاض ۱۳۳ - لکھ آباد ۲۰ - خواب ۷۶

دل جلے آباد رکے کام آتے ہیں یہ سن	آباد	ہے دلیل اس پر قوی ہر گھر میں ہے روشن چراغ
اوس بر حسین نے ماتھے پر افشاں نہیں چنے	۔	تارے جڑے ہیں یہ ورقِ آفتاب میں
فیضِ امید ہے بخشش کی تری رحمت سے	۔	وگر نہ عفو کے قابل مرے گناہ نہیں
گل گلزار انگاروں کی صورت سے نہ کہتے ہیں	۔	لگا دی آگ کس کے شعلہ رخ نے گلستان میں
سینکڑوں ہی کشتہ رنقارِ جاناں ہو گئے	۔	پاؤں رکھا جس جگہ گنجِ شہیداں ہو گئے
برہم ہی جاؤنگا نہ ابرو کو چڑھا غصہ سے	۔	بے بہت میرے لئے چینِ جبین تھوڑی سی
تو گیا جس دم مرے آگے سے بخود ہو گیا	۔	تو نظر کے سامنے جتنا کہ مجھ میں ہوش ہے
کھ نہیں محرابِ کعبہ سے خم تیغِ صنم	۔	سر جھکا دینا ہمارا سجدہ شکرانہ ہے
آستانِ یار سے اٹھ کر نہیں جاتا کہیں	۔	کام میں ہشیار اپنے یہ دل دیوانہ ہے
ہے تماشا کی جگہ عالمِ اسباب مجھے	۔	بخت بیدار دکھاتا ہے نئے خواب مجھے

۳ شعر { واجد علی شاہ اختر (۷۱) }

کھنکھ نہ پڑے جناب والا	اختر	شاگردِ رشید حق تعالیٰ
مجھ سا رستم ہے کوئی دنیا میں کدہ انصاف	۔	پاؤں کے نیچے زمین ہے آسماں بالائے سر
فرشِ آبِ چشمِ حیرت پر حجابِ اسادہ ہے	۔	خیمہ اہل فنا بالائے آبِ استادہ ہے

۴ شعر ۱۸۶ - افزون سید آغا حسن امانت

گیا کیا ہے کرم مجھ پر خدائے دو جہاں کا امانت	امانت	شکر اس کا ادا کر سکے کیا نہ ہے زبان کا
نرمز مہ کس کی زبان پر دلِ ناشاد آیا	۔	مُنہ نہ کھولا تھا کہ پر باندھنے صیاد آیا
جہازِ زندگی کدہم میں میرا تا عدم پہنچا	۔	مقرر ہوں میں تو قاتلِ آبِ خنجر کی روانی کا

لے آئیں ۳۲ - بحر ۱ - راج ۱۳۲ - ذوق ۱۳۲ - شفق ۱۳۹ - غالب ۱۸۱ - قلی ۱۹۴ - جوس ۲۱۵ - تاج ۲۳۰ -
 لے زندہ ۱۲۸ - تاج ۲۳۰ - غلہ آتش ۲۲ - آزاد ۲۳۰ - آتش ۲۲ - اکبر ۲۳۲ - تاج ۲۳۲ - بیدل قافیہ - غلہ تاج ۲۳۲ - قلی ۵
 آتش ۲۲ - کیفی ۲۰۲ - لاحد ۲۵۳ - ۵۵ آئینہ - جگر ۹۰ - عثمان ۱۴۲ - لے نیم ۲۳۶ - بحر ۶۶ - گویا ۲۰۲
 کھ قائم ۱۹۶ - ۵۵ جلال ۸۳ - داغ ۱۱۳ - صبا ۱۵۹ - قلی ۱۹۳ -

تری شرہ پہ نہ ہوتا اگر یہ مائل دل	امانت	جگر کا آبلہ کیوں نوکِ خار میں ہوتا
دکھاتے سلکِ گہریں ہر ایک کو یا قوت	۱۱	جو تختِ دل کوئی آنکھوں کے تار میں ہوتا
ہوس ہے خاک ہوئے پر بھی کو چہ گردی کی	۱۲	ہوا کا گہر میری مشیتِ غبار میں ہوتا
صورتِ وصالِ یار کی کس طرح دیکھئے	۱۳	اُٹھتا نہیں ہے بیچ سے پردا حجاب کا
روشن دلوں کو بادِ حوادث سے کیا گزند	۱۴	صُرف سے گلِ ہوانہ چراغِ آفتاب کا
سیلِ فنا کو صفحہٴ دریا پہ موج نے	۱۵	لکھا ہے فتح نامہ شکستِ حجاب کا
دیدہٴ تریں میرے پھرتی ہے صورتِ یار کی	۱۶	دیکھ لو پانی میں لہراتا جو راسِ ناپ کا
خطِ جو نکلا زلفِ منت کی بُرجائی یار نے	۱۷	زہرِ جبِ انگلا تو اس نے ساتھ چھوڑا ناپ کا
نالہ بھی جو اپنے دہن سے نکل گیا	۱۸	اک قیر تھا کہ چرخِ کہن سے نکل گیا
دم اس طرح ہمارے بدن سے نکل گیا	۱۹	جیسے کوئی رئیسِ وطن سے نکل گیا
میں دید کا خواہاں جو ہوا منہں کبھ بولے	۲۰	دیکھے تو کوئی طالبِ دیدار کی صورت
دنیا سے سفر کر کے لگی آنکھ لحد میں	۲۱	منزل پہ پہونچ کر ہوئی آرام کی صورت
کھائے تلوؤں میں میرے فرق پہیں داغِ جنوں	۲۲	پاؤں میں دامنِ صحرا ہے گلستاں سر پر
آدمی کیا وہ فرشتوں کی نہیں سنتے ہیں	۲۳	بھوت بن جاتے ہیں جب چڑھتا ہے شیطان کچھ
مدتوں سے غمِ جاناں میں ہیں بیستابی پر	۲۴	طاہرِ دل کے نکل آئے ہیں سیلابی پر
پھری آنکھ اُس نے تو اک دم مجھے آرام نہیں	۲۵	گردشِ چشمِ کم از گردشِ ایام نہیں
آنسو رواں ہیں زلفِ یہ کے خیال میں	۲۶	سوئی پرور ہا ہوں ترے بالِ بال میں
یوں ساتھ ہیں نبیؐ کے امانتِ امامِ سب	۲۷	بارہ ہیمنہ جیسے کہ ہیں ایک سال میں
کٹ گئی رشک سے ہر خستہ جگر کی گردن	۲۸	تم نے محفل میں ادھر سے جوا دھر کی گردن
سرکشیِ عریب سمجھتے ہیں دلا اہل کمال	۲۹	خمِ نظر آتی ہے ہر اہلِ ہنر کی گردن
ہاتھ دکھ جائیں گے قاتل نہ لگا تیرے	۳۰	کاٹ لے تیغ سے مجھے سینہ سپر کی گردن
زیستِ منظور ہے میری تو یوں ہی لیستے تم	۳۱	دمِ نکل جائیگا زانو سے جو سر کی گردن

وقت بد کوئی دکھاتا نہیں ثابت قدمی	امانت	ہٹنے لگتی ہے ضعیفی میں بشر کی گردن
خشک کر دیتا ہے آنسو وہ گلا دکھلا کر	۱۰	آبرو کھوتی ہے اس دیدہ ترکی گردن
تمہارے حسن کی کیونکر نہ اک عالم میں شہرت ہو	۱۱	پری ہو، خور ہو، رشک قمر ہو، ہر طلعت ہو
شب تاریک میں میں دوڑ کے پٹا جو اس سے	۱۲	لگا کئے جھپک کر میں نے پہچانا امانت ہو
دیتے نہیں جواب خزان و بہار کچھ	۱۳	اپنی زبان میں کہتی ہے بلبل ہزار کچھ
آنکھوں پہ کیوں ملک نہ رکھیں مٹتی کے ہاتھ	۱۴	عالم کے دستگیر ہیں دست خدا کے ہاتھ
تارے بنا کے سر پہ رکھے آسمان نے	۱۵	ڈرے جو آگئے جو تیرے نقش پاکے ہاتھ
کس کے غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیری	۱۶	رونا آتا ہے مجھے دیکھ کے صورت تیری
دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی	۱۷	الٹی نقاب کیا میری قسمت الٹ گئی
یہ کس کی زلف کی ناگن نے اے دل لڑ لاری	۱۸	کہ کو سوں تک میری تربت پہ پھیلا کوڑیا لاری
گلا تلوار پر آنکھوں میں آنسو لگتا ہے	۱۹	حواس اپنے نہیں ہیں جبے ہوش اسے بھٹکا ہے
گر آیا مصحفِ مارض کو ہم صورت کی نظروں سے	۲۰	بجا ہے اے صنم خطِ سیاہ کا منہ جو کالا ہے
خیالِ گیسوِ شبگوں سے رہتا ہے یہ دل روشن	۲۱	اندھیرا جس کو کہتے ہیں میٹھے گھر کا اجالا ہے
کیا ہے تازہ نخلِ غم کو تھنڈی سانس بھر کر	۲۲	بڑی عنیت سے میں نے یہ شجر جائے بیانی ہے
بہرِ رشک دیدہ ہائے تر سے دھو ڈال نکال دھوا	۲۳	انھیں چشموں سے اے دل آبرو و محشر میں پانی ہے
زاہد کو ہے نماز میں بھی یادِ تبار	۲۴	توقعات الصلوٰۃ زبان پر دم ہے
دستِ رنگیں کو نہ اس کے نحسی عنوان پہنچے	۲۵	ایسے پائیگا کہاں پتھرِ مرجان پہونچے
گو اندھیرا ہے نہ نیکی نہ بچھونا نہ چراغ	۲۶	پہونچے منزل پہ مگر بے سروسامان پہونچے
وہ گھر سے پچھلے پھر بے نقاب نکلا ہے	۲۷	سحر سے پہلے ہی آج آفتاب نکلا ہے
سینہ اس کے رخِ آتشیں سے ہر جاری	۲۸	عجب تماشہ ہے آتش سے آب نکلا ہے
سستی کسی نے نہیں غم کی داستاں میری	۲۹	وہ کم سخن ہوں کہ گویا نہیں زبان میری
ہر ایک آہ میں پیدا نہ کس طرح ہو دھواں	۳۰	سُک رہی ہیں تپِ غم سے ہڈیاں میری

ہجوم گل سے گلستان کی راہ ہے مسدود	امانت	رسائی ہوتی نہیں تا آبِ شیاں میری
سنا ہے قطع وہ کرتے ہیں زلفِ منت کی	»	ہزار شکر کہ کشتی ہیں بیڑیاں میری

میرِ بے سرِ علی انیس

۳۰ شعر
۲۱۶ افزون

قریبِ قبر ہم آئے کہاں کہاں پھر کر	انیس	تمام عمر ہوئی جب تو اپنا گھر دیکھا
نہ جانے برق کی چشمک تھی یا شر کی بیک	»	ذرا جو آنکھ جھپک کر کھلی شباب نہ تھا
منہ کو رکھا جو تیرے آتش رخساروں پر	»	چین تھا دل کو تو نیند آگئی انگاروں پر
مرا راز دل آشکارا نہیں	»	وہ دریا ہوں جس کا کنارہ نہیں
وہ پانی ہوں شیریں نہیں جیسے شور	»	وہ آتش ہوں جس میں شرارہ نہیں
جہنم سے ہم بے قراروں کو کیسا	»	جو آتش پہ ٹھیرے وہ پارہ نہیں
پھرے دوست جب ہو گئی قبر بند	»	کھلا اب کہ کوئی ہمارا نہیں
در پہ شاہوں کے نہیں جاتے فقرِ اللہ کے	»	سر جہاں رکھتے ہیں سب ہم واقف رکھتے ہیں
جو سخی ہیں مال دنیا سے ہیں غالی ان کے ہاتھ	»	اہلِ دولت جو ہیں وہ دستِ کرم رکھتے ہیں
یہ غل تھا قبرِ نبوت پہ جب چڑھے حسین	»	جڑا ہے ایک انگوٹھی پہ دو بیگمنوں کو
یہ جھریاں نہیں ہاتھوں پہ ضعفِ پیری نے	»	چنا ہے جامہ اصلی کی آستینوں کو
خیالِ خاطرِ اجاب چاہیے ہر دم	»	انیس ٹھیس نہ لگ جائے آگینوں کو
یوں غیض ہے شمر کی طلب سے دلیر کو	»	جس طرح ٹوک دے کوئی غصہ میں شہر کو
دریا نہ تھمتا خوف سے اس برق تاب کے	»	لیکن پڑے تھے پاؤں میں چھالے جاب کے
گنہ کا بوجھ جو گردن پہ ہم اٹھا کے چلے	»	خدا کے آگے خجالت سے سر جھکا کے چلے
طلب سے مارے اللہ کے فقروں کو	»	کبھی جو ہو گیا پھیرا صدا سنا کے چلے
کسی کا دل نہ کیا ہم نے پائمال کبھی	»	چلے جو راہ تو جیونٹی کو بھی بچا کے چلے

ملک پکارے کہ انا زمین کا طبقہ	انیس	حسین فوج پہ جب آستیں چڑھا کے چلے
ملا جنھیں انہیں افتادگی سے آج بلا	۱۰	انھیں نے کھائی ہے ٹھوکر جو سر اٹھا کے چلے
مقام یوں ہوا اس کا رنگاہ دنیا میں	۱۱	کہ جیسے شب کو مسافر سرائیں آکے چلے
خیال خام ہے اہل جہان کی الفت	۱۲	چلی جدھر کی ہوا ساتھ یہ ہوا کے چلے
انہیں دم کا بھروسہ نہیں ٹھہراؤ	۱۳	چرخ لے کے کہاں سامنے ہوا کے چلے
غل ہو جنگ کو اللہ کے پیارے نکلے	۱۴	اے فلک دیکھ نہیں پر بھی تار نکلے
خود پیام زندگی لائی قضا میرے لئے	۱۵	شمع کشتہ ہوں قفایں ہے بقایمے لئے
ہمیں تو دیتا ہے رازق بغیر منت کے	۱۶	وہی سوال کریں جو خدا انہیں رکھتے
کمر کس کر علی اکبر نے بہر جب رکھا سر پہ	۱۷	بلائیں لے لیں اٹھکر ماں نے گھونگر و بالونکی
جو امان علی کو دین تو پھر شبیہ کس سے دیں	۱۸	کہاں سے ڈھونڈھ کر لائیں مثالیں بے تناؤ کی
معاذ اللہ رعب دلبران حضرت زینبؓ	۱۹	علیؑ کا رعب چوں شیر کی آنکھیں غزالونکی
نم اصغر میں بانو کہتی تھیں مرقی ہوا بیا	۲۰	سنگھاؤ اٹھ کے خوشبو اپنے گھونگر و بالونکی
غزا دار اس طرف سب تغزیہ شہہ کا اٹھاتے	۲۱	وہاں نقلیں لکھی جاتی ہیں جنت کے قبالونکی

۲ شعر مرزا حسن علی احسنؒ

۲۱۸ افروز

عشق کی آتش جلے ہے یوں دل بایں میں	حسن	جس طرح شعلہ ہو روشن شمع کا فانوس میں
نامہ پنک کے ہاتھ سے آئینہ دیکھنے لگا	۱۰	اس سے یہ ہم پر کھل گیا صاف ہیں جوابے

۳ شعر میر شیر علی افسوسؒ

۲۲۱ افروز

بزم میں اس کی نہ ہنستے ہیں نہ رو سکتے ہیں	افسوس	چکے بیٹھے ہوئے اک ایک کا منہ تکتے ہیں
---	-------	---------------------------------------

پیری آتی ہے جوانی یہ چلی جاتی ہے	افسوس	دُھوپ چڑھتی ہے دلاچھاؤں ٹھلی جاتی ہے
کیا کہوں آہِ شرِ بار کی حالتِ دل ہے	۔	جب نکلتی ہے یہ بجلی سی کرک جاتی ہے

۱ شعر ۲۲۲ افزون نواب امیر خاں^{۱۲}

علی کا بیاد ایسا جگمگا تھا	ایرِ خاں	شبِ معراج جس کا رتبہ گاتا تھا
----------------------------	----------	-------------------------------

۱ شعر ۲۲۳ افزون محمد میر اثر^{۱۳}

کلیجہ پک گیا میں کیا کہوں اس دل کے ہاتھوں	اثر	ہمیشہ کچھ نہ کچھ اس میں خیالِ خام رہتا تھا
---	-----	--

۲ شعر ۲۲۵ افزون اوباش^{۱۴}

موسے باریک بتاتے ہیں کمر اس گل کی	اوباش	مجھ کو حیرت ہے کہ اس گل کی کمر ہے کہ نہیں
یشمے کوچہ میں مجھے دیکھا تو ٹرک کر بولے	۔	یاں سے اٹھ جائیے اب آپ کا گھر ہے کہ نہیں

۱ شعر ۲۲۶ افزون ظفر علی آزاد^{۱۵}

پوچھتے کیا ہو کہ بیدار کروں یا نہ کروں	آزاد	یہ تو فرماؤ کہ مسیحا دیکروں یا نہ کروں
--	------	--

۲ شعر ۲۲۸ افزون صدر الصدور مفتی صدر الدین خاں آزردہ^{۱۶}

مالوں سے میرے کب تہ وبالا جہاں نہیں	آزاد	کب آسماں زمین وزمین آسماں نہیں
افسردہ دل نہ ہو درِ رحمت نہیں ہے بند	۱۷	کس دن کھلا ہوا درِ پیر مغاں نہیں

۱۷ ایشم

۱ شعر
۲۲۹ افزون

یتیم ابرو سے کیا ہے کافر نے تہید	ایشم	یہی کہتا ہوا اٹھوں گا جو عشر ہوگا
----------------------------------	------	-----------------------------------

۵ شعر ۲۳۲ افزون عبدالرحمن خاں احسان

دل صد چاک کی پوچھی جو خبر اس سے تو آہ	احسان	گل صد برگ مرے سامنے لا کر توڑا
کہنے لگی خاک تو پیغام اے صبا میرا	۱۸	ہوائے یار میں دم ہی ہوا ہوا میرا
جو مر بھی جاؤں نہ بھیجو مری وفات کا ذکر	۱۹	وفا کے نام سے چڑتا ہے بے وفا میرا
کسی نے پوچھا کہ احسان غلام کس کا ہے	۲۰	لبوں پر لاکے بستم کو یہ کہا "میرا"
پتین تجھ کو بھی نہ ہو مجھ کو ستانے والے	۲۱	تو بھی تھنڈا نہ رہے جی کے جلانے والے

۴ شعر ۲۳۸ افزون شمس العلماء محمد حسین آزاد

جہازِ عمر رواں پر سوار بیٹھے ہیں	آزاد	سوارِ خاک ہیں بے اختیار بیٹھے ہیں
کہیں خنجر کہیں نمیشرا نظر آتی ہے	۲۲	سامنے موت کی تصویر نظر آتی ہے
صحیح کس رنقار سے آئے تھے تم گلزار سے	۲۳	جس روش پر تھے وہیں مرو چڑاغان ہو گئے
سناؤں داستانِ عشق سب تعلق کے پردہ میں	۲۴	صراحی کے دہن پر کاٹ کر رکھ دو زبانِ میری

۱۷ ایشم - ۲۱ اشعار - ۲۲ اشعار - ۲۳ اشعار - ۲۴ اشعار - ۲۵ اشعار - ۲۶ اشعار - ۲۷ اشعار - ۲۸ اشعار - ۲۹ اشعار - ۳۰ اشعار - ۳۱ اشعار - ۳۲ اشعار - ۳۳ اشعار - ۳۴ اشعار - ۳۵ اشعار - ۳۶ اشعار - ۳۷ اشعار - ۳۸ اشعار - ۳۹ اشعار - ۴۰ اشعار - ۴۱ اشعار - ۴۲ اشعار - ۴۳ اشعار - ۴۴ اشعار - ۴۵ اشعار - ۴۶ اشعار - ۴۷ اشعار - ۴۸ اشعار - ۴۹ اشعار - ۵۰ اشعار - ۵۱ اشعار - ۵۲ اشعار - ۵۳ اشعار - ۵۴ اشعار - ۵۵ اشعار - ۵۶ اشعار - ۵۷ اشعار - ۵۸ اشعار - ۵۹ اشعار - ۶۰ اشعار - ۶۱ اشعار - ۶۲ اشعار - ۶۳ اشعار - ۶۴ اشعار - ۶۵ اشعار - ۶۶ اشعار - ۶۷ اشعار - ۶۸ اشعار - ۶۹ اشعار - ۷۰ اشعار - ۷۱ اشعار - ۷۲ اشعار - ۷۳ اشعار - ۷۴ اشعار - ۷۵ اشعار - ۷۶ اشعار - ۷۷ اشعار - ۷۸ اشعار - ۷۹ اشعار - ۸۰ اشعار - ۸۱ اشعار - ۸۲ اشعار - ۸۳ اشعار - ۸۴ اشعار - ۸۵ اشعار - ۸۶ اشعار - ۸۷ اشعار - ۸۸ اشعار - ۸۹ اشعار - ۹۰ اشعار - ۹۱ اشعار - ۹۲ اشعار - ۹۳ اشعار - ۹۴ اشعار - ۹۵ اشعار - ۹۶ اشعار - ۹۷ اشعار - ۹۸ اشعار - ۹۹ اشعار - ۱۰۰ اشعار

حان بہادر بہادر جنگ تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علی اسیر

۵۰۸
۲۸۸۸
افزون

بجائے عکس جو آئینہ میں نہیں پڑتا	اسیر	خدا نے تم کو زمانے میں بے مثال کیا
ہوئی یہ بات مجھے حال بدر سے روشن	»	دیا زوال جسے صاحب کمال کیا
وہ حسین تو ہے کہ دیکھے جو تجھے ساری عمر	»	دل نہ ہو سیر تاشے سے تماشا کی کما
سفید ایسا ہوا غون خون کے مارے مرے تن کا	»	کہ پردہ حشر کے دن رہ گیا قاتل کے دہن کا
آنکھ اس کی پھرے مجھ سے یہ باور نہیں آتا	»	کیا صنعت سے بیمار کو چکر نہیں آتا
نوجوانی کا نہ پیری میں کبھی ہوش ہوا	»	خواب دیکھا تھا جو شب صبح فراموش ہوا
خالی نہیں ہے فیض سے تکلیف اغنیا	»	منعم مریض ہو تو مقدر طبیب کا
ذرا سی بات میں ہوتے ہیں اپنے بگائے	»	بڑا کمال ہے اپنا کسی کو کر لینا
خاکساری ہے مالِ نچستگی	»	شاخ سے ٹپکا جو میوہ پک گیا
ہوا جو خاک بدن ساغر شراب بنا	»	ہزار شکر کہ ذرہ سے آفتاب بنا
نہیں جو قبر کسی نا تو اں کی دریا میں	»	تو سطح آب پہ کیوں گنبد جباب بنا
غور و عجز میں صاحب کمال ہوتا تھا	»	جو بڑھ کے بدر تو گھٹ کر کمال ہونا تھا
مال و متاع دہر کی پروا نہیں اسیر	»	ہوں بے نیاز شکر ہے اُس بے نیاز کا
ٹھیرا نہ یہاں قدم کسی کا	»	مشکل ہے مقام دوستی کا
جو بحر شرم میں وہ مست ناز ڈوب گیا	»	یہاں سفینہ عمر دراز ڈوب گیا
نہ پوچھو سختی ہجران میں حال کشتی عمر	»	لگی پہاڑ کی ٹمکے جہاز ڈوب گیا
ہو خاکسار صاحب تو قیر ہو گیا	»	پارہ ہوا جو خاک تو اکسیر ہو گیا
تدبیر حب کوئی نہ چلی وصل یار کی	»	انجام کار قاتلِ تقتدیر ہو گیا
خیال ز گیس میگوں جو دقت خواب رہا	»	تمام رات مجھے نشہ شراب رہا

اگر تجلی کبھی ابرسیہ سے نجد میں چمکی	اسیر کہا مجنون نے پردہ اٹھ گیا لیلیٰ کے محل کا
ہوا ثابت ہمیں طفلی، وپیری، جوانی سے	کہ ہستی سے عدم تک فاصلہ ہے تین منزل کا
حریموں کا شکم بھرتا ہے کوئی جمع دولت سے	کہ تاج زر پہ بھی رونا وہی ہے شمع محفل کا
قہر تھی مسیح شب وصل ہوا دامن کی	دل بچھا کہ وہ گئے شمع سحر کی صورت
خلق جس میں کہ نہو اس کو بشر کیا کیئے	یوں تو ہے گھاس بھی جنگل میں شکر کی صورت
دوست کا عیب بھی دوست کے نزدیک نہر	حق نے کی مکتبہ مونس سے دم تقریر پسند
رہا ہے یاد ابرو میں مجھے شعل فغاں برسا	وہ مومن ہوں کہ دی ہے میں نے مسجد میں بارسا
ساقی کا عکس خط نہیں جام شراب میں	بال آتے ہیں نظر قدح آفتاب میں
لطف سے دے دروے ساقی تو ہے آب حیات	چاہیے دل صاف ظاہر میں کدورت، تو ہر
سارے عالم میں نہ پایا چین کا ہم نے مقام	چل کے زیر خاک کچھ تربت میں اُخت ہو تو نہ
کھئے نماز عشق نئی طرح سے ادا	بیکسر کیئے دونوں جہاں سے اٹھکے ہاتھ
حسن کے طالب نہیں رکھتے تمیز کفر و دیں	ایک پروانے کو شمع کعبہ و بتخانہ ہے
دے خدا دولت تو پھر سائل ہو انسان کس لئے	بے صدا ہے وہ لبالب مے سے جو پیمانہ ہے
گت کے گردن سے گرہے پائے قاتل پر جو	غور سے دیکھو تو یہ بھی سجدہ شکرانہ ہے
کون ہے مجھ ساتھی قسمت کہ مانندِ حباب	مے کا دریا ہے رواں خالی مرا پیمانہ ہے
روح کے ساتھ ہی قالب میں قضا بھی آئی	شمع آئی مرے گھر میں تو ہوا بھی آئی
اُٹھنا قہ لیلے ہے خبر دار اے قیس	وہ اڑی گرد وہ آواز دِرا بھی آئی
دیکھئے خوں ہو کس کس کا خدا خیر کرے	غازہ تیار ہوا پس کے حنا بھی آئی
قُلْ هُوَ اللَّهُ لَئِنْ پڑھنے ہماری آستین	فاقہ جس روز ہوا یادِ خدا بھی آئی
جدا ہیں ہم سے اعضائے جنم زیرِ زمین	خدا کی شان جو اپنے تھے وہ پرانے ہوئے
فسردہ یوں میرے داغ جگر ہیں پیری میں	چراغ جیسے دم صبح جہلمکے ہوئے
آیا ہے ہم کو ہاتھ یہ مضمون چراغ سے	روشن اسی کا نام رہے جو جلائے دل

۱۔ جمال ۸۳۔ قتل ۱۹۴۴۔ تاریخ ۲۲۸۔ کہ عالی ۹۵۔ داغ ۱۱۳۔ آتش ۲۱۔ تبدلِ قافہ = کہہ ۱۹۸۰۔ قتل ۱۹۵۔
 داغ و ذوق بتدیلِ قافہ ۲۳۹۱۔ کہہ ۲۳۹۲۔ بحر ۹۵۔ تاریخ ۱۳۴۲۔ ذوق ۱۲۳۔ شقیقہ ۱۲۹۹۔ غالب ۱۸۱۔ قتل ۱۹۴۲۔ یوں ۲۱۵
 تاریخ ۲۳۰۔ کہہ ۱۲۳۔ ذوق ۲۱۵۔ فائن ۱۶۳۔ کہہ امانت ۲۶۱۔ نغمہ ۲۳۸۸۔ کہہ آباد ۲۴۲۔ بحر ۹۵۔ عثمان ۱۷۲۔ کہہ ۱۷۲۔

قاتلِ گو شام سے ہے خوشی صبحِ عید کی	اتیر	منہدی لگائی جاتی ہے غمِ شہید کی
توڑتے ہیں جو میرے دل کو یہ گھر کس کا ہے	ۛ	تہیں انصاف کرو اس میں ضرر کس کا ہے
گرگ کا دھیاں کنوئیں کی عزنِ زنداں کی خبر	ۛ	خوش ہیں یعقوبؑ کیوسفؑ سا پر کس کا ہے
ہر کوچہ میں اس کی جستجو کی	ۛ	چھوڑی نہ گلی رگِ گلو کی
دامن سے جو تم نے اشکِ بچنے	ۛ	مجھ خاک نشین کی آبرو کی
پہنا جو کفن سفید سمجھے	ۛ	یہ صبح ہے شامِ آرزو کی
دل کو نالوں کی دمِ نزع ہوسناتی ہے	ۛ	منزلِ آخر ہدیٰ فریادِ جس باقی ہے
بس اسی زور پہ یہ کبریا نہختِ نمود	ۛ	چھین لی ایک ہی پستہ نے خدائی تیری
کھل کے گلِ تر کیجھ ہمارا جانا نہ دکھلا گئے	ۛ	خیرت ان غنچوں سے جو ہن کھلے مہا گئے

حرصا کہ حرص منہ کی غما نکلے

۱۰۶ شعر ملک الشعراء مفتی امیر احمد میاں امیر ۲۱

۱۳۹۲ افزون

کھنچا ہے کیا پری نقشہ سراپائے محمدؐ کا	اتیر	کہ نقاشِ ازل نے آپؐ یہ رکھ لیا قد کا
تمنا ہے کہ اک اک بال کے سوسو بلائیں	ۛ	دل صد چاک شاد بن کے گیسوئے محمدؐ کا
تمنا ہے درختوں پر ترے روضے کے جانیٹھے	ۛ	قفصِ حبسِ وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مقید کا
جمالِ یار کو کہتے ہو تم کہ ہاں دیکھا	ۛ	کیکلم ہوش میں آؤ ابھی کہاں دیکھا
وہی چراغ، وہی گل، وہی قمر، وہی برق	ۛ	نئے لباس میں دیکھا اے جہاں دیکھا
کہیں تو دیکھ چکے ہیں لہتیں ہے دل کو	ۛ	مگر یہ یاد نہیں ہے تجھے کہاں دیکھا
پستہ مرگ کا شہ یونہی مجھے وصلِ یار ہوتا	ۛ	وہ سر مزار ہوتا، میں تیر مزار ہوتا
وہ مرزا یا تڑپ نے کہ یہ آرزو ہے یا راز	ۛ	مرے دونوں پہلوؤں میں دل بقرار ہوتا
میں زبان سے نکلو سچا کہو لاکھ بار کہہ دوں	ۛ	اسے کیا کروں کہ دل کو نہیں اعتبار ہوتا
ترے تیر کی خطا کیا مری حسرتوں نے روکا	ۛ	نہ لپٹی یہ بلائیں تو جگر کے پار ہوتا

لے قلم ۱۹۶ - لے اتیر ۲۴ - داغ ۱۱۸ - لے میں بے امیر الشعراء لکھا تھا۔ مگر جناب شایب فرماتے ہیں کہ ملک الشعراء جناب امیر
لے تاخ ۲۲۸ - فیاض ۲۵۲ - شہید ۱۳۹ - قلم ۱۹۳ - لے بیان ۲۶ - تبدیل قافیہ - لے اسٹیل ۵۸ - داغ ۱۱۲ - غالب ۱۷۹ -

اس سر میں مسافر نہیں رہنے آیا
 آیت لا تقنطوا اتری تو عاصی بول اٹھے
 ہائے وہ صبح شب وصل ان کا کہنا شرم سے
 تاو کہ ناز کے شکل ہے جیسا نادل کا
 آفریں کہنے سے رک جاتا ہے قاتل میرا
 دل مرا لیکن بتا دی مجھے مٹھی خالی
 کہتے ہیں کہہ تو دیا آئیں گے
 موقوف جرم ہی پر کرم کا ظہور تھا
 داغ نے پھونکا ہمارے خائے تن کو امیر
 شاخوں سے برگ گل نہیں چھڑتے ہیں باغ میں
 ہاتھ رکھ کر سے سینہ پہ جگر تھام لیا
 قریب ہے یا روزِ محشر چھپے گا کشتوں کا خون کھونچ کر
 پوری مراد دل ہو کہ بھولے میرا نصیب
 کہاں ہے دارِ فنا میں قرار کی صورت
 خوشا امیر وہ منعم کہ ہو کے دولتمند
 غیروں سے کبھی ہے کبھی مجھ سے ہے لگاؤ
 عالم میں رواج اب یہ ہوا بے مہندی کا
 بیگانے ہوئے نزع میں جتنے تھے یگانے
 ہماری رائے میں بہتر ہے میکشی کو صباح
 ہوئے ہیں یکجا جو شہر کے دن سینہ انیا ہیں لیکن
 تیرے کھانے کی ہوس ہے تو جگر پیدا کر
 کوئی جاے جہاں جلوہ مشوق نہیں

رہ گیا تھک کے اگر آج تو کل جاؤں گا
 آج سب اندیشہ روزِ حزن جاتا رہا
 اب تو میری بیوفائی کا گلہ جاتا رہا
 درد اٹھ اٹھ کے بتاتا ہے ٹھکانا دل کا
 لذت قتل گھٹاتا ہے بڑھانا دل کا
 پھر کہا دیکھ لیا ہاتھ سے جانا دل کا
 اب یہ کیا چرٹے کہ کب آئے گا
 بندے اگر قصور نہ کرتے قصور تھا
 ایک چنگاری نے سارا گھر جلا کر رکھ دیا
 زیور اتر رہا ہے عروس ہمار کا
 تم نے اس وقت تو گرتا ہوا گھر تھا مایا
 جو چپ رہی زبانی خنجر لہو پکار لگا آئیں کا
 چلتا ہوں اب تو کوچہ قاتل کو یا نصیب
 نمودِ عمر ہے برق و شہداری صورت
 بھوکا ہے سر شجر میوہ دار کی صورت
 بہکی ہوئی پھرتی ہے محبت کی نظر آج
 ہم عیب کے مانند چھپاتے ہیں منہ آج
 آنکھیں جو پھر میں پھر گئی عالم کی نظر آج
 اب آگے قاضی و مفتی و محتسب کی صلاح
 میں صدتے اپنی نگاہ کے ہو کر پڑتی یا بار بار
 سرفروشی کی تمنا ہے تو سر پیدا کر
 شوق دیدار اگر ہے تو نظر پیدا کر

قطرہ اشک بنے گوہر گوشِ جانِ مال	ایمر	آبرو اتنی تو اے دیدہ ترسیداکر
نزدہ ہے حسرتوں کا دلِ داغِ داغ پر	”	گرتے ہیں جس طرح سے پتنگے چراغ پر
گم کو بالِ جب میں نے کہا جھنجھلا کے وہ بولے	”	نہ سمجھے آپ موٹی بات بھی باریک میں ہو کر
سچے سچے گستاخی پروانہ شرماتی ہے شمع	”	تھوڑی تھوڑی کیسی محفل میں ہی جاتی ہر شمع
پتیاں گل کی پریشان نہ کر لے بادِ صبا	”	کہیں منقار سے پر نونچ نہ ڈالے بلبل
دھیانِ صیاد کا، کلچین کا خطرِ خوفِ خزاں	”	ہو بلا ایک دوسرے سے اے ٹالے بلبل
چھپ گئے پہلے تو مجھ کو دیکھ کر	”	پھر کہا تو کس سے شرماتے ہیں ہسم
ملا کر خاک میں بھی ہائے شرم اذکی نہیں جاتی	”	نہگمہ نمی کئے وہ سامنے مدفن کے بیٹھے ہیں
علاقہ میرے دشمن سے نہیں جاتا نہیں جاتا	”	نہیں دشمنِ تو اب وہ سوگ میں دشمن کے بیٹھے ہیں
پھول میں پھولوں میں ہوں کاٹا ہوں کانٹوں میں	”	یاریں یاروں میں ہوں عیار عیاروں میں ہوں
اُلجھ پڑوں کسی دامن سے میں وہ خار نہیں	”	وہ پھول ہوں جو کسی کے گلے کا بار نہیں
کھیل ہے ٹیلیوں کا بزمِ جہاں کا عالم	”	رات بھر کا یہ تماشا ہے سحر کچھ بھی نہیں
شکل مہتی و عدم آئینہ دکھلاتا ہے	”	کہ ادھر سب نظر آتا ہے ادھر کچھ بھی نہیں
یار کے اٹھتے ہی برہم ہو گیا سامانِ عیش	”	سے کہیں، مینا کہیں، ساقی کہیں، ساغر کہیں
ملی ہے دختر زرد جھگر کے قاضی سے	”	جہاد کر کے جو عورت ملے حرام نہیں
روشنی نام کو بھی خانہ ویران میں نہیں	”	ہائے بجلی کی چمک بھی شبِ ہجران میں نہیں
پڑ گیا تفرقہ آتے ہی خزاں کے ایسا	”	رنگ پھولوں میں نہیں پھول گستاں میں نہیں
رنگ پیری میں جوانی کے ہوں نکل ہی نہیں	”	پھولنے پھلنے کے اب نہ ہی نہیں سن ہی نہیں
دیکھنے کو تھیں اے اہل عدم آتے ہیں	”	خیر اگر تم نہیں آتے ہو تو ہم آتے ہیں
کبابِ سیخ ہیں ہم کروٹیں ہر سو بدلتے ہیں	”	جل اٹھتا ہے جو یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہیں
عزیز احباب ساتھی جتنے ہیں بچھٹ جاتے ہیں	”	جہاں یہ تار توں سارے رستے توں جاتے ہیں
ضبط کرنا دلِ حزیں نہ کہیں	”	چوٹ لگ جائیگی کہیں نہ کہیں

نہ تڑپ اس قدر دل بیتاب	امیر	سہم جائے وہ نازیں نہ کہیں
گدشتہ خاک نشینو نیکی یادگار ہوں میں	"	مٹا ہوا سا نشان سہر مزار ہوں میں
ٹرے مزے سے گذرتی ہے بخودی میں امیر	"	خداوہ دن نہ دکھائے کہ ہوشیار ہوں میں
صورت غنیمت کہاں تاب تنکلم مجھ کو	"	منہ کے سوتکڑے ہوں آئے جو تبسم مجھ کو
برسوں جھیلی ہے مصیبت شب تنہائی کی	"	مدتوں گذرے ہیں گنتے ہوئے انجم مجھ کو
بولے وہ آئے جو ناصح میرے سمجھانے کو	"	کون ہو تم نہ ستاؤ میرے دیوانے کو
وہ کہاں دن کہ رہا کرتا تھا دور ساغر	"	آنکھ بھراتی ہے اب دیکھ کے پیانے کو
حسرت سے دیکھتا ہوں جو اس کی طرف امیر	"	گھبرا کے دیکھتے ہیں کوئی دیکھتا نہ ہو
خدا کی دین کا موٹی سے پوچھیے احوال	"	کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے
نہ واغظ ہجوئے کرا یک دن دنیا سے جانا	"	ارے منہ ساتی کو ترکو بھی اپنا دکھانا ہے
جو کسی کو بُرا بھلا نہ کہے	"	وہ کسی سے بُرا بھلا نہ سنے
ہزار برق نے چل پھر کے شق کی لیکن	"	ادانہ آئی ترے سکر کے آنے کی
ہم بھی آخر کسی امید پہ برباد رہے	"	خیر؟ او بھولنے والے یہ ذرا یاد رہے
بعد مرنے کے بھی جھوڑی نہ رفاقت میری	"	میری تربت سے لگی بیٹھی ہے حسرت میری
شرکت غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری	"	غیر کی ہو کے رہے یا شبِ فرقت میری
تم کو آتا ہے پیار پر غصہ	"	مجھ کو غصہ پہ پیار آتا ہے
خنجر چلے کسی پر تڑپتے ہیں ہم امیر	"	سارے جہان کا درد ہمارے جگر میں ہے
میرے گھر رات دن آنکوں کی جھڑی رہتی ہے	"	ہاتھ باندھے ہوئے برسات کھڑی رہتی ہے
نسبی پر چھوٹ افشاں کی پڑی ہے	"	کئی ہیرے کی نیلم میں جڑی ہے
نہیں بچوں کی او جہل میں یہ پتلی	"	دُہن چلن میں شہ مائی کھڑی ہے
ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے	"	زمین کھا گئی آسمان کیسے کیسے
نہ گل ہیں نہ غنچے نہ بوٹے نہ پستے	"	ہوئے باغ نذر خزان کیسے کیسے

ہزاروں برس کی ہے بڑھیا یہ دنیا	امیر	مگر تاکتی ہے جوان کیسے کیسے
غنی ہیں جب سے تری زلفت کے لیر ہوں	۱	فقر عشق میں کیا ہوئے امیر ہوئے
زمین کو ہم سے غبار آسمان ہم سے خلاف	۲	نہ ہم زمین کے لئے ہیں نہ آسمان کے لئے
اچھے عیسیٰ ہو مریضوں کا خیال اچھا ہے	۳	ہم مرے جاتے ہیں تم کہتے ہو حال اچھا ہے
دیکھ لے بلبل و پروانہ کی بیتابی کو	۴	ہجر اچھا نہ حسینوں کا وصال اچھا ہے
چال سے پا مال ہم کو کر چلے	۵	ہائے کیا چلتا ہوا منتر چلے
گل گیا آخرتہ تربت کفن	۶	ایک جوڑا حشر تک کیونکر چلے
جو کچھ سو جھتی ہے نئی سو جھتی ہے	۷	میں روتا ہوں ان کو ہنسی سو جھتی ہے
یہاں تو میری جان پر بن رہی ہے	۸	تہیں جان من دل لگی سو جھتی ہے
جو ہوش میں مجھے لانا ہے وہ تو منظور	۹	کہو کہ تجھ کو ترے یار نے بلایا ہے
تو جہاں بن گھن کے نکلا خلق دیوانی ہوئی	۱۰	جامہ زیبی سے تری کس کس کی عربانی ہوئی
حضرت یوسف نے اچھا گل کھلایا مصر میں	۱۱	چاک دامانی سے پیدا پاک دامانی ہوئی
قبر پر جب وہ خور آتا ہے	۱۲	چھن کے جالی سے نور آتا ہے
آگ سی دل میں پس مرگ بھری ہتی ہے	۱۳	گھاس کب تربت عاشق کی ہری رہتی ہے
میں تو سب اپنے کام خدا ہی کو سونپ دوں	۱۴	لیکن یہ خوف ہے کہ خدا بے نیاز ہے
تا جوانی ہوش تھا پیری میں غافل ہو گئے	۱۵	رات بھر جاگا کئے ہم صبح ہوتے سو گئے
اسی جو ہر سے ہے ہر دلعزیز آئینہ دنیا میں	۱۶	اسی کی شکل بن جاتا ہے یہ جس کے مقابل ہے
رکما خنجر جو دست نازین سے	۱۷	پھری جھنجھلا کے لی چین چین سے
حسن انسان میں جب آیا تو حیا بھی آئی	۱۸	ناز و انداز جب آیا تو جفا بھی آئی
شیشہ دل تو میرا اپنے توڑا اکثر	۱۹	یہ تو فرمائی کانوں میں صدا بھی آئی؟
دل ہی نہ رہا امید کیسی	۲۰	جڑ کٹ گئی نخل آرزو کی
تھا چار طرف اوسی کا جلوہ	۲۱	کیوں نقش ہماری قبضہ رو کی

جب میں کہتا ہوں غضب ہے ترا کھڑا کیا ہے	امیر	ہنس کے کہتا ہے ابھی آپ نے دیکھا کیا ہے
جوانی لے گئی ساتھ اپنے سارا عیش مستوں کا	”	صریحی ہے نہ شیشہ ہے نہ ساغر ہے نہ سستی ہے
دوست لٹا رہے ہیں وہ حسنِ شباب کی	”	کیا جانے کیا سمجھ کے یہ سو بھی ثواب کی
چمن میں شاخ کس نے بے ثباتی کی نکالی ہے	”	کہ گل کو خار ہے پھولی ہوئی اک ایک ڈالی ہے
تم دکھاتے تو ہو ایسے کا دل	”	اور جو وہ کوئی آہ کر بیٹھے ؟
کفن اٹھاؤ نہ نہ میرے چہرہ سے	”	گناہگار کو رہنے دو منہ پھپھائے ہوئے
کسی کے منہ سے نہ نکالو میرے دفن کے وقت	”	کہ ان پر خاک نے ڈالو یہ ہیں نہائے ہوئے
جلوہ دیکھا تری رعنائی کا	”	کیا کلیجہ ہے تما شائی کا

عمر شریف

جلالت الملک نوابِ محبوب علیجاں اغفر ان مکان

آصف ۲۲

۹ شعر
۳۰۳ افروں

وہ بھی کیا دن تھے جس غم سے سرکار نہ تھا	آصف	دل کو ارمان نہ تھا جان کو آزار نہ تھا
واہ اے شانِ کرمی ترے صدقے قربان	”	جس گنہگار کو دیکھا وہ گنہگار نہ تھا
مجھ سا نہ ہو گا کوئی دوجان رکھنے والا	”	اک جان میرے تن میں اک جان سانے ہے
دل چاک چاک کر کے وہ کہہ رہا ہے ظالم	”	یہ دل اگر ہے تیرا پہچان سانے ہے
نہ اس کا مثل جہاں میں نہ اُس کا کوئی جو آبا	”	وفا وفا ہے ہماری جفا جفا اُن کی
یہ ان کا قول ہے میری بلا ملے اون سے	”	بلائیں اسکی بھی لوں گر ملے بلا اُن کی
نیا ہونا زہراک ناز میں نزاکت ہو	”	ادا ادا سے ادا ہوا ادا اُن کی
ملے تھے آج تو ہم بھی جنابِ آصف سے	”	عجیب رنگ میں ہیں پوچھتے ہو کیا اُن کی
آصف کو جان و مال سے اپنے نہیں دریغ	”	گنہگار آئے خلق کی راحت کے واسطے

نواب مظفر یار جنگ اشرف

۱ شعرا
۴۰۴ - افزون

کیا الٹی سمجھ ہے بت کافر کی الہی اثرن سمجھائے اسے کوئی تو ہوتا ہے خدا اور

خان بہادر سید اکبر حسین اکبر الہ آبادی

۲۰۰ شعرا
۶۰۴ - افزون

جب عرب کے چمن میں وہ نورِ خدا ہر طرف اپنا جلو بکھاتا
خود نہ تھے جوراہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
خدا ئی نے میں بنایا مجھ کو خدا نہ ہوتا تو میں نہ ہوتا
کہو کرے گا حفاظت میری خدا میرا
میری حقیقت ہستی یہ شتہ خاک نہیں
غرو راہ نہیں ہے تو مجھ کو بھی ناز ہے اکبر
میرا محتاج ہونا تو میری صورت سے ظاہر ہے
ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں نام
زلزلے نے پر تو دین نام کو رہنے نہ دیا
دو مرادیں جو ملیں چار تمنائیں کیس
مجھ کو نہ کبھی اوس بت دلخواہ نے چاہا
تعجبِ خیز ہے انسان ہستی پر نظر ہونا
زمین زیرِ قدم پا کر بشر نے پاؤں پھیل گئے
سیہ خانہ وہی ہے اور وہی سوزِ غمِ فرقت
ہجومِ غم سے دل ہے اندوں زیرِ وزیر اپنا
تصور بھی کبھی مرقد کا آتا تھا نہ دنیا میں

اکبر کفر غارت ہو ایت گرے ٹوٹ کر نہ پہاڑ توین چھپانے لگا
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا
خدا کی ہستی ہے مجھ سے ثابت خدا نہ ہوتا تو میں نہ ہوتا
رہوں جو حق پر مخالف کریں گے کیا میرا
بجا ہے مجھ سے جو پوچھے کوئی پتہ میرا
سوا خدا کے سب انکا ہے اور خدا میرا
مگر ہاں دیکھنا ہے آپ کا حاجت روا ہونا
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا
آخر اس لام نے اسلام کو رہنے نہ دیا
ہم نے خود قلب میں آرام کو رہنے نہ دیا
اب میں بھی نہ چاہوں گا جو اللہ نے چاہا
خبر کا شوق رکھنا مبتدا سے بے خبر ہونا
نہ رکھا یا داس نے چرخ کا بالائے سر ہونا
میرے کس کام آیا آپ کا رشکِ قمر ہونا
بھتی احمد مرسل الہی فضل کراپنا
یہ غفلت تھی کہ ہم بھولے ہوئے بیٹھے تھے گھر اپنا

جو تہارے لب جاں بخش کا شیدا ہو گا	اکبر	اٹھ بھی جائیگا جہاں سے تو مسیحا ہو گا
وہ تو موسیٰ ہوا جو طالب دیدار ہوا	»	پھر وہ کیا ہو گا کہ جس نے نہیں دیکھا ہو گا
قیس کا ذکر مری شان جنوں کے آگے	»	اگلے وقتوں کا کوئی بادیہ پیمہ ہو گا
آرزو ہے مجھے اک شخص سے ملنے کی بہت	»	نام کیا لوں کوئی اللہ کا بندہ ہو گا
ذہن میں جو گھر گیا لا انتہا کیوں کر ہوا	»	جو سمجھ میں آ گیا پھر وہ خدا کیونکر ہوا
زندگانی کا مزا دل کا سہرا نہ رہا	»	ہم کسی کے نہ رہے کوئی ہمارا نہ رہا
عشوہ و ناز و ادا سے مسکرا نا آ گیا	»	چشم بد دور آپ کو بجلی گرا نا آ گیا
فطرت میں سلسلہ ہے کمال و زوال کا	»	گھٹنا ہے بدر کا تو ہے بڑھنا ہلال کا
جیسے سر جھکا لینا ادا سے مسکرا دینا	»	حسینوں کو بھی کتنا سہل ہے بجلی گرا دینا
اُس ستمگر نے بگڑنے ہی کو جب بننا کہا	»	بغ شر کے واسطے ہم نے بھی امتنا کہا
ہر گام پہ چند آنکھیں نگران ہر پڑ پہ لک لکھیں	»	اس پارک میں آخرے اکبر میں نے تو ہٹنا چھوڑ دیا
اُس حور لقا کو گھولائے تو تم کو مبارک لے اکبر	»	لیکن یہ قیامت کی تم نے گھر سے جو کلنا چھوڑ دیا
دل خیر جس سے بہتا کوئی ایسا نہ ملا	»	بت کے بندے ملے اللہ کا بندہ نہ ملا
رنگ چہرہ کا تو کالج نے بھی رکھا قائم	»	رنگ باطن میں مگر باپ سے بیٹا نہ ملا
ٹھیک ٹھیک جو گزٹ لیکے تو لاکھوں لائے	»	شیخ قرآن دکھاتے پھرے پیسہ نہ ملا
پکائیں مپیں کر دو روٹیاں تھوڑی سی جو لانا	»	ہمارا کیا ہے لے بھائی نہ ہم مشر نہ مولانا
بتاؤں آپ کو مرنے کے بعد کیا ہو گا	»	پلاؤ کہا میں گے احباب فاسخ ہو گا
میرے منصوبے ترقی کے ہوئے سب ناکام	»	بیج مغرب نے جو بویا وہ اگا اور پھل گیا
بوٹ داسن نے بنایا میں نے اکل مضمون لکھا	»	ملک میں مضمون نہ پھیلا اور جو تہ پھل گیا
جان ہی لینے کی حکمت میں ترقی دیکھی	»	موت کا روکنے والا کوئی پیدا نہ ہوا
اس کی بیٹی نے اٹھا رکھی ہے دنیا سر پر	»	خیریت گزری کہ انگور کو بیٹا نہ ہوا
پرانی روشنی میں اور نئی میں فرق ہے اتنا	»	اسے کتنی ہنسی ملتی اُسے ساحل نہیں ملتا

نفس کے تاج ہوئے ایمانِ خصلت ہو گیا	اکبر	وہ زمانے میں گھسے ہمانِ خصلت ہو گیا
لاتِ دنیا نے جو ماری بن گیا دیندار وہ	۔	تھی بُری ٹھوکر نگر شیطانِ خصلت ہو گیا
رزویوشن کی شورش ہے مگر اسکا اثر غائب	۔	پلیٹوں کی صدا سنتا ہوں اور کھانا نہیں آتا
خدا کے فضل سے بی بی میانِ نوبت ہیں	۔	حجاب اسکو نہیں آتا اوسے غصہ نہیں آتا
بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بی بیاں	۔	اکبر زمین میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپکا پردہ وہ کیا ہوا	۔	کہنے لگیں کہ عقل پر مردوں کے پڑ گیا
نئے طریقوں سے مقصدِ شرع کا فرمانہ ہو سیکھا	۔	ادھر جو پردہ نہ ہو سیکھا ادھر بھی تقویٰ ہو سیکھا
غریب اکبر نے بحثِ پردہ کی کی بہت کچھ گروا	۔	نقابِ الٹ ہی دی اُس نے کہہ کر کہہ ہی کر گروا
کس قدر جوشِ محبت میں ہے سر پر سہرا	۔	خود ہے خوشبو کی طرح جامہ سے باہر سہرا
آج ہر گل کی تمنا ہے یہی گلشن میں	۔	کہ تیرے فرقِ مبارک پہ ہو آکر سہرا
جلوہِ حق کے نظارہ کی لاتا نہیں تاب	۔	اس لئے چہرہ سے ہٹ جاتا ہے اکثر سہرا
بنو گئے خسروِ اقلیم دل شیریں زبان ہو کر	۔	جہاں گیری کرے گی یہ ادا تویر جہاں ہو کر
جوانی کی دُعا لڑکوں کو ناحق لوگ دیتے ہیں	۔	یہی لڑکے مٹاتے ہیں جوانی کو جواں ہو کر
مجھی سے سب یہ کہتے ہیں کہ رکھیں نئی نظر اپنی	۔	کوئی ان سے نہیں کہتا نہ نکلیوں عیاں ہو کر
اگر اللہ دیتا قوتِ گفتِ رشتہ من کو	۔	تو دادِ ہمت پر وائے دیتیں یک زبان ہو کر
کسی نے خوب فرمایا یہ اسلامی کمیٹی میں	۔	نمازی ہیں ندارد رہ گئی خالی اذان ہو کر
اسی سے آشکارا ہے بلندی تے ایوان کی	۔	پڑا ہے تیرے در پر آسماں بھی آسماں ہو کر
جوراءِ معرفت میں کاروانِ دل قدم رکھے	۔	تو ساری کائنات اڑ جائے گردِ کاروان ہو کر
جھکایا ہے جبین کو آستانِ یار پر میں نے	۔	سعادت ہے اگر وہ چاک سنگِ آستان ہو کر
قریبِ ختم تھی مجلس کہ آنکھ اُدھر وہ بھی	۔	غرضِ واعظ کی محنت رہ گئی سب اُسی گائی کر
عزتِ ملی ہے شرکتِ کونسل کی شیخ کو	۔	غاندہ لا گیا ہے رُخِ فاقہ مست پر
ہوئے اس قدر مہذب کبھی گھر کا منہ نہ دیکھا	۔	کئی عمر ہونٹوں میں مَرے ہسپتال جا کر

اک بتِ سمین بدن سے کر لیا لندن میں عقد
کوئی کہتا ہے کہ بس اس نے بگاڑی نسلِ قوم
دل میں کچھ انصاف کرتا ہی نہیں کوئی بزرگ
ہوتی تھی تاکہ لندن جاؤ انگریزی پڑھو
جگمگاتے ہوٹلوں کا جا کے نطفہ مارہ کرو
لیڈیوں سے مل کے دیکھو ان کے انداز و طریق
بادہ ہندیبِ یورپ کے چڑھاؤ خُم پہ خُم
جب عمل اس پر کیا پریوں کا سایہ ہو گیا
سامنے تھیں لیڈیاں زہرہ و شمس جادو نظر
اس کی چتون سحر آگئیں اس کی باتیں دلِ زبا
وہ فروغِ آتشِ رخ جس کے آگے آفتاب
جب یہ صورت تھی تو ممکن تھا ہر اک برقِ بلا
دونو جانب تھارگوں میں جوشِ خونِ فتنہ زبا
بارہا آتا ہے اکبر دل میں میرے یہ خیال

اکبر اس خطا پر سن رہا ہوں طعنہ ہائے دلخراش
کوئی کہتا ہے کہ یہ ہے بہ خصال و برعاش
ہو کے اب مجبور خود اس از کو کرتا ہوں فاش
قرم انگلش سے بلو سیکھو وہی وضع و تراش
سو پ کاری کے مزے بوجھو رکے نخی و آش
بال میں ناپو کلب میں جان کے کھیلو ان سے تاش
ایشیا کے شیرِ نقوے کو کرو و پاش پاش
جس سے تھا دل کی حرارت کو سر امرِ تعاش
یاں جوانی کی اُمتنگ اور ان کو عاشق کی تلاش
چال اس کی فتنہ خیز اسکی نگاہیں قِ پاش
اس طرح جیسے کہ پیشِ شمع پروانہ کی لاش
دستِ سمین کو بڑھاتی اور میں کہتا دوڑ باش؟
دل ہی تھا آخر نہیں تھی برف کی یہ کوئی قاش
حضرت "سید" سے جا کر عرض کرتا کوئی کاش

درمیانِ قعر دریا تختہ بندم کردہ
باز می گوئی کہ دامنِ ترمنگِ مشیار باش؟

انہیں نگاہ ہے اپنے جمال ہی کی طرف
نگاہ پڑتی ہے ان پر تمام محفل کی
لکھا ہوا ہے جو رونا مرے قدر میں
قبول کیجئے اللہ تحفہ دل کو
یہی نظر ہے جوابِ قاتلِ زمانہ ہوئی
غریب خانہ میں اللہ دو گھڑی بیٹھو

اکبر نظر اٹھا کے نہیں دیکھتے کسی کی طرف
وہ آنکھ اٹھا کے نہیں دیکھتے کسی کی طرف
خیال تک کبھی جاتا نہیں ہنسی کی طرف
نظر نہ کیجئے اس کی شکستگی کی طرف
یہی نظر ہے جو اٹھتی نہ تھی کسی کی طرف
بہت دنوں میں تم آئے ہو اس گلی کی طرف

گھڑی گھڑی نہ اٹھاؤ نظر گھڑی کی طرف	اکبر	ذرا سی دیر ہی ہو جائے گی تو کیا ہوگا
بیسیاں شوہر نہیں گی اور شوہر بیسیاں	۔	علم مغرب پڑھ کے ہوں گی ایسی خود سربیاں
یہ ظاہر ہے کہ موجبین خارج از دریا نہیں ہوتیں	۔	میری بیسیاں بھی جزو ہیں اک میری سہیلی کی
مگر یہ شوہروں سے اپنے بے پروا نہیں ہوتیں	۔	یہاں کی عورتوں کو علم کی پروا نہیں بیشک
خاتون خانہ ہوں وہ سبحا کی پری نہ ہوں	۔	تعلیم لڑکیوں کی ضروری تو ہے مگر
زندگی ہے تلخ جیسے کا مزا ملتا نہیں	۔	جس پہ دل آیا ہے وہ شیریں ادا ملتا نہیں
دور کو سلجھا رہا ہے اور سرامتا نہیں	۔	فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں
ناز و شوخی سے وہ بولے کھو گیا ملتا نہیں	۔	جب کہامیں نے مراد دل مجھ کو واپس کیجئے
اور جو ملنے جاتا ہوں مرد خدا ملتا نہیں	۔	جب کہیں ملتا ہے کرتا ہے نہ ملنے کا گلہ
دل نہیں ملتا تو ملنے کا مزا ملتا نہیں	۔	یوں کہو مل آؤں اُن سے لیکن اکبر سچ یہ ہے
اب اُن کے معتقد گرو مسلمان ہوتے جاتے ہیں	۔	حرم کیا دیر کیا دونوں یہ ویراں ہوتے جاتے ہیں
وہ مجھ کو دفن کر کے اب پشیمان ہوتے جاتے ہیں	۔	الگ سبے نظر نہی، حرام آہستہ آہستہ
قیامت ہے کہ دن پر دن وہ نادان ہوتے جاتے ہیں	۔	سوا طفلی سے بھی ہین کھولی باتیں اب جانی ہیں
کرچکے ہیں پاس لیکن نوکری ملتی نہیں	۔	ہیں عمل اچھے مگر دروازہ جنت کا ہے بند
یہاں ہم چار دن کی زندگی کو کیا سمجھتے ہیں	۔	اجل سے وہ ڈریں جیسے کو جو اچھا سمجھتے ہیں
اسے بھی وہ تمہارا وعدہ فردا سمجھتے ہیں	۔	یقین کفار کو آتا نہیں روز قیامت کا
مغرب کو تو پہچانا ہی نہیں قبلہ کو بھلا وہ کیا تھا	۔	کالج سے جنہیں امیدیں تھیں نہ کہ بھلاہ کیا تھا
مرے دردِ دل کو سمجھیں میری احتیاجِ چھپیں	۔	یہ فقط نہیں ہے کافی کہ میرا مزاج پوچھیں
میں تو ان کو دوست سمجھوں کہ جو مجھ کو آج چھپیں	۔	تھا زمانہ کل موافق مجھے پوچھتا تھا ہر اک
کہ جن کو پڑھ کے لڑکے باپ کو خطی سمجھتے ہیں	۔	ہم ایسی کل کتابیں قابلِ ضبطی سمجھتے ہیں
بس کلام اپنا انہیں جا کے سنا آتا ہوں	۔	بوسہ کیسا کہ گلواری بھی نہیں پاتا ہوں
میں یہ کہتا ہوں کہ آداب بجا لاتا ہوں	۔	وہ یہ کہتے ہیں کہ کیا خوب کہا ہے واللہ

یہ اور بات ہے کہ ذرا ہی وقت میں	اکبر	کچھ شک نہیں کہ حضرت واعظ ہیں محض
ہیں نہایت خوشنما و وحیم ان کے ہاتھ میں	"	نہج بنا کر اچھے اچھوں کا بھالیتے ہیں دل
ایک دن دیکھیں گے ہفت اقلیم ان کے ہاتھ میں	"	مغرب ایسا ہی رہا اور ہے اگر مشرق یہی
ہم بھی ایسے ہیں کہ اس پر بھی جئے جاتے ہیں	"	ظلم جتنے ہیں ہمیں پروہ کئے جاتے ہیں
تمام آگ لگی ہے کہ ہر کدھر دیکھیں	"	سنبھالیں دل کو کہ اب حالت جگر دیکھیں
کہ ہم تو جاتے ہیں اب آپ اپنا گھر دیکھیں	"	یہ کہہ کے روح نے دل کو کیا پسرواؤں کے
خدا محفوظ رکھے کشتی دل کو جوانی میں	"	ہوائے نفس کا طوفان ہے بحر زندگان میں
تماشا تھا ہوانے اک گرہ دیدی تھی پانی میں	"	حجاب اپنی خودی سے پس یہی کہتا ہوا گذرا
تو ہر جگہ ہے جلوہ گر اور بھر کہیں نہیں	"	سچ ہے کسی کی شان یہ اسے نازیں نہیں
جب تم ہو پیش چشم تو پھر میں کہیں نہیں	"	میں تم سے کیا بتاؤں کہ اس وقت ہوں کہاں
یاروں نے کہا یہ قول غلط تھا وہ نہیں سمجھ بھی نہیں	"	مذہب نے پکارا لے لوگو اللہ نہیں کچھ بھی نہیں
اٹھو کوشش کرو بیٹھے ہوئے کس دھیان میں تہ	"	کاہلی اور توکل میں بڑا فرق ہے یار
یہ تو فرمائی قرآن بھی کبھی پڑھتے ہو	"	شکر ہے راہِ ترقی میں اگر بڑھتے ہو
اونٹ موجود ہے پھر لپ پکیوں چڑھتے ہو	"	شیخ صاحب کا تعصب جو فرماتے ہیں
مذہبی درس الف بے ہو علی گڑھتے ہو	"	دین کو سیکھ کے دنیا کے کرشمے دیکھو
دیکھئے تو کہیں اس قل میں ہو اللہ نہ ہو؟	"	قلقل شیشہ کو سنئے تو ذرا حضرت شیخ
ہے ہی لاکھ غنیمت کوئی بدخواہ نہ ہو	"	خیر خواہ آج زمانے میں کہاں ملتے ہیں
خیر راحت نہ سہی زیت تو دشوار نہ ہو	"	اے بتو بہر خدا درپے آزار نہ ہو
دوست وہ کیا جو مصیبت میں دیکار نہ ہو	"	جانِ فرقت میں نہ کھلے تو مجھے کیوں ہو عزیز
رنج لیڈر کو بہت ہے مگر آرام کے ساتھ	"	قوم کے غم میں دُکھاتے ہیں حکام کیسا تھ
دہر میں یوں پتھری خلیفہ دوڑے	"	کتنے جیسے بفکر جیفہ دوڑے
لٹھ لے کے امام ابو حنیفہ دوڑے	"	جب مَر کے چلے ہیں سوئے جنت "سید"

کھا کے لندن کی ہوا عہدِ وفا بھول گئے	اکبر	”عشرتی“ گھر کی محبت کا مزا بھول گئے
ایک کو چھ کے سویوں کا مزا بھول گئے	”	پہو پہنچے ہوٹل میں تو پھر عید کی پروا نہ رہی
سایہ کفر پڑا نورِ خدا بھول گئے	”	بھولے ماں باپ کو اغیار کے چروں میں باں
چمن دہر کی پریوں کی ادا بھول گئے	”	موم کی پتلیوں پر ایسی طبیعت بگھلی
خبرِ فیصلہ روزِ حسنا بھول گئے	”	کسے کسے دلِ نازک کو دکھایا تم نے
کیا بزرگوں کی وہ سب جُود و عطا بھول گئے	”	بخل ہے اہل وطن سے جو وفا میں تم کو
اور یہ نکتہ کہ میری اصل ہے کیا بھول گئے	”	نقلِ مغرب کی ترنگ آئی تہا سے دل میں
فنن کی راہ نہیں ہے پیادہ پا چلے	”	طریقِ حق میں بھی بہرِ خدا ذرا چلے
روزِ گھٹا تھا جے درپہ جسیں تھوڑی سی	”	ہو گیا بدرِ ہلال اس کا سبب روشن ہے
خو ترپنے کی وہی اور میں تھوڑی سی	”	منزلِ گور میں کیا خاک ملے گا آرام
کیا سمجھتے ہو کہ خالی جائے گی؟	”	آہ جو دل سے نکالی جائے گی
احتیاطاً کچھ منگالی جائے گی	”	شیخ کی دعوت میں مے کا کام کیا
مجھ کو تو نیند بھی نہیں آتی	”	آئی ہوگی کسی کو بھر میں موت
بےخ پیدا بھی جو ہو دل میں تو آستانہ بڑھے	”	اگر اندازہ قوت سے تمنا نہ بڑھے
مگر اک وقت آئیگا نہ تم ہوں گے نہ ہم ہونگے	”	یہی خوشیاں رہیں گی دہر میں ایسے ہی غم ہونگے
امیدیں جو کر لیا کم اُسے صدے بھی کم ہونگے	”	امیدیں ٹوٹی ہیں تو بہت صدے پہنچتا ہے
اک دن یہ ہے کہ دین دبا ہے مشین سے	”	اک دن وہ تھا کہ دب گئے تھے لوگ دین سے
درد کے ساتھ ہی ساتھ اسکی دوا بھی آئی	”	دل مرا ان پہ جو آیا تو قضا بھی آئی
میں بھی آیا ترے گھر میری بلا بھی آئی	”	آلے کھولے ہوئے بالوں کو تو سونچنی ہے کہا
کہتے جاتے ہیں مگر منہ سے معاذ اللہ بھی	”	گھر سے رغبت بھی ہے دل میں تموں کی چاہ بھی
سن چکا ہوں مرجا بھی جتا بھی واہ بھی	”	اب تو نقدی سے کوئی صنایعِ دل خوش کریں
کس نے دیکھا بید کو پھلتے ہوئے	”	کیوں نہ ہو تاویبِ کالج بے خمر

نظرِ لطف سے بس اک نہیں محروم ہے
 الفت ہی میں کرتے ہیں شکایت بھی گلہ بھی
 گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن
 تو بہتے اشک تو تاثیر میں سوا ہوتے
 گناہگاروں نے دیکھا جمالِ رحمت کو
 ضروری کام بیچر کا جو ہے کرنا ہی پڑتا ہے
 لئے گنگلوں سے چمکے مست ہوئے شاد ہے
 نزع میں نام لیا، قبر میں مذکور آیا
 سدھاریں شیخ کبے کو ہم انگلستان دیکھیں گے
 جو وقتِ سختہ میں چچا تو نمائی نے کہا ہنسکر
 بتِ سگر کی کچھ نہ پوچھو حسین بھی، دین بھی ہے
 رعایتِ لعل لب میں نے کہا اے مالکِ خشت
 ہمارے جھگڑوں کی کچھ نہ پوچھو تمام دنیا ہے اور ہم ہیں
 ہوا بادل بھی ہے ایسی کچھ زمانے کی
 واسطہ کم ہو گیا اسلام کے قانون سے
 ایک سنہری بالوں والی میم نے ہنسکر کہا
 میں نے یہ مانا کہ تم کھاتے پھری کانٹے سے
 جنگھ میں رہتے ہو اور چڑھتے ہو نوٹر کار پر
 کرتے ہو ہر موسم گرما میں لندن کا طواف
 ڈالتے ہو تم جو اس پتلی کمر میں میرے ہاتھ
 لیکن آخر تم وہی کالے چھند رہی تو ہو
 یہ تمہارا جیب ہے جس پر میرا دل آگیا

اور کیا عرض کروں آپ کو معلوم ہے
 اب اس کو بھلا دو کچھ اگر میں نے کہا بھی
 ہم کو تو میسر نہیں رہی کا دیا بھی
 صدف میں رہتے یہ موتی تو بے بہا ہوتے
 کہاں نصیب یہ ہوتا جو بے خطا ہوتے
 نہیں جی چاہتا مرنا مگر مرنا ہی پڑتا ہے
 ساقیا خانہ احسان ترا آباد رہے
 کون سی جا تھی جہاں وہ نہ مجھے یاد ہے
 وہ دیکھیں گھر خدا کا ہم خدا کی شان دیکھیں گے
 مسلمان میں طاقتِ خون ہی بہنے سے آتی ہے
 نہیں ہے دل ہی یہ طر آفتِ ہلکا تو خطہ میں نہ بھی
 تو بولا توری چڑھا کے دیکھو جین کے قبضہ میں صبر بھی
 کہ جیب میں رہے گھر میں نہ ہے خراجِ کچھ نہیں بھی
 دعائیں مانگتا ہوں ہوش میں نہ آنے کی
 دب گئی آخر مسلمان فی تیری پتلیوں سے
 اپنے اک ہندوستانی عاشقِ مفتوں سے
 شوق رکھتے ہو قیص اور کار لو پتلیوں سے
 بیٹھے ہو پاٹ پر دھوتے ہو منہ صابون سے
 پاؤں آجاتا ہے پتھر میں تمہارا جوں سے
 بوسہ کرتے ہو طلب میرے لب میگوں سے
 جس کو کچھ نسبت نہیں پورے گورے خون سے
 ورنہ میں اور اختلاط ایسے سنگِ مخوں سے؟

کون ایسا ہے جویں مجھ پر عنایت رکھے
 راہ تو مجھ کو بتا دی خضر نے
 مجنون کی پیاس کو بجھاتی
 یہی خصال یہی طبیعت رہی تو قسمت یہی رہی
 ہزار سائیں رنگ لائے ہزار قاذون ہم بنائیں
 حاصل ہو کچھ معاش یہ محنت کی بات ہے
 تہذیب مغربی میں ہے بوسہ تلک معاف
 مسلمانوں کو لطف عیش سے جینے نہیں دیتے
 ”خطا معاف“ مرونگا میں حور ہی کے لئے
 صبر اس لئے اچھا ہے کہ آئندہ ہے امید
 تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
 ہم فلسفہ کو کہتے ہیں گمراہی کا باعث
 عجب اس زندگی پر غافلوں کو فر کرنا ہے
 خدا جانے وہ کیا سمجھے کہ بگڑے اس قدر مجھے
 مطیع و تابع فرمان کو غدر ہی کیا ہے
 ہر ایک کو ہے زمانہ میں زندگی مقصود
 مایوس ہوں باغ عالم میں امید سے یاری چھوٹی
 لب آشنائے دعا ہوں نہ ماسوا کے لئے
 طریق عشق میں دل خضر بن کے پتیا یا
 خوش کرے کیا مجھے غنچوں کا شگفتہ ہونا
 اضافہ ہوئی مجھ سے گندم پرے
 یہی فرماتے رہے تیغ سے پھیلا اسلام

اکبر
 صدوسی سال خدام کو سلامت رکھے
 اوٹ کا لیکن کرایہ کون دے
 لیلے کچھ باؤلی نہیں تھی
 زمانہ بدلے گا بھی تو پھر کیا ہماری حیات ہی رہی
 خدا کی قدرت یہی رہی ہماری حیات ہی رہی
 لیکن سرور قلب یہ قسمت کی بات ہے
 اس سے اگر بڑھو تو شرارت کی بات ہے
 خدا دیتا ہے کھانا شیخ جی پینے نہیں دیتے
 مسین بھی خوب ہیں لیکن حضور ہی کے لئے
 موت اس لئے بہتر ہے کہ آسان یہی ہے
 بس جان گیا میں تری پہچان یہی ہے
 وہ پیٹ دکھاتے ہیں کہ شیطان یہی ہے
 یہ جینا کوئی جینا ہے کہ جس کے بعد مرنا ہے
 کہا تھا میں نے اتنا ہی مجھے کچھ عرض کرنا ہے
 کھلے تو حال کہ مرضی حضور کی کیا ہے
 کسے خبر ہے کہ مقصود زندگی کیا ہے
 جس پیر کو سچا سوکھ گیا جس شاخ کو باندھا ٹوٹ گیا
 پکارے جو خدا کو تو بس خدا کے لئے
 سمجھ گیا کہ مصیبت ہے رہنا کے لئے
 بیخ ہوتا ہے مجھے بھولوں کے مچھانے سے
 یہ پوتے سے بھی اک خطا ہو گئی
 یہ نہ ارشاد ہوا تو پ سے کیا پھیلا ہے

مچھلی نے ڈھیل پائی ہے لقمہ پہ شاد ہے	اکبر	صیاد مطمئن ہے کہ کانٹ نہ لگی گئی
ہم کیا کہیں احباب کیا کارِ نمایاں کر گئے	۔	بی آہ ہوئے نوکر ہوئے پشن ٹی اور مر گئے
کالج میں دھوم مچ رہی ہے پاس پاس کی	۔	عهدوں سے آرہی ہے صدا دُور دُور کی
اٹھا تو تھا ولولہ یہ دلیں کہ صرف یادِ خدا کریں گے	۔	معاذِ گریہ خیال آیا ملی نہ روٹی تو کیا کریں گے
مجتہدین سُنان ہیں اور کاجوں کی دھوم ہے	۔	مسئلہ قومی ترقی کا مجھے معلوم ہے
ہم تو کالج کی طرف جاتے ہیں اے مولویو	۔	کس کو سونپیں تمہیں اشد نگہبان ہے
نئی تہذیب میں بھی مذہبی تعلیم شامل ہے	۔	نگرِ بدہنی کہ گویا آپ زمر مئے میں اُغل ہے
کوئی مہنس رہا ہے کوئی رو رہا ہے	۔	کوئی پارہا ہے کوئی کھو رہا ہے
کوئی تاک میں ہے کسی کو ہے غفلت	۔	کوئی جاگتا ہے کوئی سو رہا ہے

۶۳ شعر - ۶۶۶ - اقبال

چین و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا	اقبال	مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا
توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے	۔	آسان نہیں مٹانا نام و نشان ہمارا
تینوں کے سایہ میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں	۔	خجرِ ہلال کا ہے قومی نشان ہمارا
مغرب کی وادیوں میں گونجی اذانِ ہماری	۔	تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا
باطل سے دبنے والے اے آسمان نہیں ہم	۔	سوار کر چکا ہے تو امتحان ہمارا
اے گلستانِ اندلس وہ دن ہیں دیدِ تجھ کو	۔	تھا تیری ڈالیوں میں جب گشتیاں ہمارا
اے موجِ دجلہ تو بھی پہچانتی ہے ہم کو	۔	اب تک تیرا دریا افسانہ خواں ہمارا
اے ارضِ پاک تیری حرمت پکڑ مئے ہم	۔	ہے خوں تری رگوں میں اب تک روان ہمارا
آج بھی ہو جو براہِ ایم کا ایماں پیدا	۔	آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا
ہزاروں سال نگرں اپنی بے نوری پہ روتی ہے	۔	بڑی فکری سے ہوتا ہے چمن میں یہ دورِ پیدا

دیا مرغِ بک ہے نہ والو خدا کی بستی دکان نہیں ہے اقبال
 تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خود کشی کریگی
 خدا کے عاشق تو ہیں ہزاروں میں پتے ہیں مارے
 اٹھو وگر نہ حشر نہیں ہوگا پھر کہیں
 اس گستاخ میں نہیں حد سے گذرنا اچھا
 وہ زمانہ میں مُعزّز تھے مسلمان ہو کر
 کرے کوئی کیا کہ تاثر لیتی ہر لاکھ پروں میں بھی شفا
 کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
 تو رہ نورِ درِ شوق ہے منزل نہ کر قبول
 اے جوئے آبِ بڑھ کے ہو دریا کند و تیز
 مری جان تری بے حجابی سے پہلے
 ذرا سا تو دل ہوں مگر شوخ اتنا
 کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
 میں ان کی محفلِ عشرت سے کانپ اٹھتا ہوں
 کبھی اے حقیقت متغیر نظرِ آلباسِ مجاز میں
 نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
 نہ وہ عشق میں ہیں گرمیاں نہ وہ جن میں ہیں شہیاں
 تو بچا بچا کے نہ دکھ اسے ترا آئینہ ہے وہ آئینہ
 تو شناسائے خراشِ عفتہ شکل نہیں
 جینے نہیں بخشے ہوئے فردوسِ نظریں
 پھر اس کی شانِ کریمی کے حوصلے دیکھے
 تڑپ کے شانِ کریمی نے لے لیا بوسہ

کھرا جے تم سمجھ ہے ہو وہ اب زرِ کم عیار ہوگا
 جوشِ نا زک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا
 میں اس کا بندہ بنونگا جبکو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا
 دوڑو زمانہ چالِ قیامت کی چیل گیا
 ناز بھی کر تو باندازہ رعنائی کر
 اور تم خوار ہوئے تارکِ سحران ہو کر
 رکھے تھے ہم نے گناہ اپنے ترے غضب سے چھپا چھپا کر
 مومن کی یہ ہے شان کہ گم اس میں ہے آفاق
 لیلیٰ بھی ہمیش ہو تو محلِ ذکرِ قبول
 ساحل بھی گر عطا ہو تو ساحل نہ کر قبول
 تری دید کا حوصلہ چاہتا ہوں
 وہی لہرائی سنا چاہتا ہوں
 نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
 جو گھر کو بھونک کے دنیا میں نام کرتے ہیں
 کہ ہزاروں سجدے تڑپ ہے ہیں ہی جبینِ ناز میں
 میرے جرمِ ہمایاہ کو تیرے عفوِ بندہ نوازیں
 نہ وہ غولوی میں مذاق ہے نہ وہ خمِ کزلفِ ایاز میں
 جو شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئینہ ساز میں
 اے گلِ رنگیں ترے پہلو میں شاید دل نہیں
 جنتِ تری پہنا ہے تے خونِ جگر میں
 گناہگار یہ کہدے گناہگار ہوں میں
 کہا جو سر کو جھکا کر گناہگار ہوں میں

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں	اقبال	ابھی عشق کے امتحان اور بھی ہیں
قناعت نہ کر عالم رنگ و بو پر	~	چمن اور بھی آشیاں اور بھی ہیں
تو شاہین ہے پرواز ہے کام تیرا	~	ترے سامنے آسمان اور بھی ہیں
اسی روز و شب میں اُلجھ کر نہ رہ جا	~	کہ تیرے زمان و مکاں اور بھی ہیں
فردِ قائم ربطِ ملت ہے تہنا کچھ نہیں	~	موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں
لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی	~	قوم نے ڈھونڈ لی صلاح کی راہ
روشن مغربی ہے مد نظر	~	وضعِ مشرق کو جانتے ہیں گناہ
یہ ڈراما دکھائے گا کیا سین	~	پردہ اُنھنے کی منتظر ہے نگاہ
ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی	~	ہو دیکھنا تو دیدہ دل واکرے کوئی
نظارہ کو یہ جنبشِ مفرگان بھی بار ہے	~	زگس کی آنکھ سے تجھے دیکھا کرے کوئی
ہے دید کا جوشوق تو آنکھوں کو بند کر	~	ہے دیکھنا ہی کہ نہ دیکھا کرے کوئی
منصور کو ہوا لبِ گویا پیامِ موت	~	اب کیا کسی کے عشق کا دعویٰ کرے کوئی
زاد، کمال ترک سے ملتی ہے یا مراد	~	دنیا جو چھوڑ دی ہے تو عقبے بھی چھوڑے
ہے عاشقی میں رسم، الگ سب سے ٹھیکنا	~	بتخانہ بھی حرم بھی کلیہ بھی چھوڑ دے
سوداگری نہیں یہ عبادتِ خدا کی ہے	~	اے ینجر جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے
اچھا ہے دل کے ساتھ ہے پاسِ عقل	~	لیکن کبھی کبھی اسے تہنا بھی چھوڑ دے
عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی	~	یہ خالی اپنی فطرت سے نہ نوری ہے نہ تاری
تیرے پیمانوں کا ہے یہ لے مئے مغرب اثر	~	خندہ زن ساقی ہے ساری انجمنِ خاموش ہے
دلیلِ صبح روشن ہے ستاروں کی ٹنک تابی	~	افق سے آفتاب ابھرا گیا دو گر ان خوابی
”فاطمہ“ تو آبروئے ملتِ مرحوم ہے	~	ذرہ ذرہ تیریشتِ خاک کا معصوم ہے
حضور، دہریں آسودگی نہیں ملتی	~	تلاشِ جکی ہے وہ زندگی نہیں ملتی
ہزاروں لالہ و گل ہیں ریاضِ ہستی میں	~	وفا کی جس میں ہو بُو وہ کلی نہیں ملتی

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے	اقبال	پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے
پختہ ہوتی ہے اگر مصلحت اندیشی عقل	»	عشق ہو مصلحت اندیش تو ہے خام ابھی
بے خطر کو دیر آتش نمرود میں عشق	»	عقل ہے محو تماشائے لبِ بام ابھی
سعی پیہم ہے ترازوئے کم و کیفِ حیات	»	بیری میزان ہے شمارِ سحر و شام ابھی
شیخ صاحب بھی تو پردے کے کوئی جان نہیں	»	مفت میں کالج کے لڑکے ان سے بظن ہو گئے
وعظ میں فرما دیا کل اپنے یہ صاف صاف	»	پردہ آخر کس سے موجبِ مردی زن ہو گئے
انتہا بھی اس کی ہے آخر خریدیں کب تک	»	پھتھریاں، رومال، مفکر میر ہیں جاپان سے
اپنی غفلت کی یہی حالت اگر قائم رہی	»	آئیں گے غسالِ کابل سے تفتنِ جاپان سے
عبث ہے شکوہ تقدیرِ نیرِ زرداں	»	تو خود تقدیرِ نیرِ زرداں کیوں نہیں ہے

اقبال یا رجنک اقبالؒ

اشعر
۶۶۸-افزون

ساتھ سوئے وہ مگر پہلو میں کھکھرائی نہ	اقبال	میرے حق میں ہو گیا سد سکندر آئینہ
---------------------------------------	-------	-----------------------------------

اصغر حسین اصغر گونڈویؒ

۱۷ اشعر
۶۸۵-افزون

یوں بکرائے جاں سی کلیوں میں ٹپ گئی	اصغر	یوں لب کشا ہوئے کہ گلستانِ بنادیا
عالم سے بے خبر بھی ہوں عالم میں بھی نہیں	»	ساقی نے اس مقام کو آسمانِ بنادیا
سارِ حصولِ عشق کی ناکامیوں میں ہے	»	جو عمر رایگاں ہے وہی را نگاں نہیں
نیازِ عشق کو سمجھا ہے کیا اے واعظِ نادان	»	ہزاروں بن گئے کئے جس میں نے جہاں کھدی
شعاعِ مہر خود بیتاب ہے جذبِ محبت سے	»	حقیقتِ درنہ رب معلوم ہے پروازِ شبنم کی
خودی ہے جو لے جاتی ہے سب کو بے خبر کے	»	اسی چھوٹے سے نقطہ پر نظر ہے سارے عالم کی

منزلِ بخودی شوقِ حدِ نظر سے دُور ہے	آرزو	پہنچے پلٹ کے بھی دیکھ آگے قدم بڑھاجا
اک ہمہ تن ہے پائے نازاکِ ہمہ تنِ ہر نیاز	”	یہ تو چلنِ جہاں کا ہے جتنا دیے دباے جا
تجکیم ہے کارِ ساز پہ ہوں بے نیاز عرض	”	سب کام ہو رہے ہیں برابر کسے بغیر
آرام کے تھے ساتھی کیا کیا وقتِ پُر او کوئی	”	سب دوست ہیں اپنے طلب کے دنیا میں کسی کو نہیں
قتالِ جہاں معشوق جو تھے سوتے ہیں مرقدان کے	”	یا مریو الے لاکھوں تھے یاروں نے والا کوئی نہیں
رہِ رضا کی قضا زندگی بڑھاتی ہے	”	قدم قدم پہ ہوا سانس بن کے آتی ہے
تھا محبت بھری اک سانس کا وقفہ کتنا؟	”	آئی ہی دیر میں سوارِ حیا آگے گئی
حد سے دگر، سیلابِ بن پھر بن پھیں گردِ آبن	”	بن لگی موج، مگر ایسی جس موج پہ دریا ناز کرے
بازیچہ الفت میں دل کی کیا الٹی سیدھی چالیں ہیں	”	ہو جیتنے والا شرمندہ اور ہانے والا ناز کرے
آپ کا نقشِ قدم میرا خطِ پیشانی	”	ایک ہی ہاتھ کی تحسیر نظر آتی ہے

۳۲

الطاف احمد انصاری آزاد انصاری سہارن پوری

شعر ۶
۷۱۶-افزون

حق بنا، باطل بنا، ناقص بنا، کامل بنا	آزاد	جو بنانا ہو بنا، لیکن کسی قابل بنا
پھر نئے سرے جنوں قیس کی بنیاد رکھ	”	پھر نئی لیلیٰ بنا، ناقہ بنا، محل بنا
یہ تو سمجھے آج آزاد ایک کامل فرد ہے	”	یہ نہ سمجھے ایک ناقص کس طرح کامل بنا
نہ پوچھو کون ہیں کیوں راہ میں ناچار بیٹھے ہیں	”	مسافر ہیں سفر کرنے کی ہمت ہار بیٹھے ہیں
نہ پوچھو کون ہیں کیا مدعا ہے، کچھ نہیں بایا	”	گدا ہیں اور زیر سایہ دیوار بیٹھے ہیں
وہ دل جو واقفِ سرِ عقل ہو، ہوش ہوتا ہے	”	یکے از بندگانِ ساقی مے نوش ہوتا ہے

۱۳ شعر
۷۲۹-افزون
سید محمد حسین آزاد حیدرآبادی

آزاد	گرچی میں ہم نے تھنڈا پانی پیا ہے واللہ
”	حسرت ہی رہ گئی یہ آئی نہ موت مجھ کو
”	بچی ہیں عورتیں بالوں کی دشمن
”	جو بادیا ہیں اشارہ پہ چلتے رہتے ہیں
”	جہاں میں جتنے ہیں ادنیٰ سے لیکے تا اعلیٰ
”	کوئی ہزار کہے اس کی میں نہیں سنتا
”	لباس عشق مرا اوٹ آف فیشن ہے
”	ادب مغرب بھی کرتا ہے ادب مشرق بھی کرتا
”	عجب شکل میں ہے جانِ غربیاں ہسپتالوں میں
”	وفا کے تم بھی قائل ہو جفا کا میں بھی قائل ہوں
”	اگرچہ لوگ تم سے ڈر کے تم کو نیک کہتے ہیں
”	کہاں سب ایک ہوں گے ایک کی حالت یہاں ہے
”	بتاؤ نیچے اب کس کی تسنیں اور کیا کریں افسوس

۱۷ شعر سید احمد حسین امجد حیدر آبادی ۳۶

امجد	کام کب حب مدعسانہ ہوا
”	ہم تو اک بار اوس کے ہو جائیں
”	اب سویرے حضور جاگے ہیں
”	یوں تو کیا کیا نظر نہیں آتا
”	جو نظر آتے ہیں نہیں اپنے
”	دیر سایہ ہوں اس کے اے امجد

۱۷ امجد ۵۶ حسرت ۹۸۔ ۱۷ علی اختر ۶۰۔ مزاج ۲۲۲ بہ تبدیل قافیہ۔ ۱۷ داغ ۱۲۰۔ ۱۷ غالب ۸۰۔ صاحب عالم ۱۵۹۔ ۱۷ عزیز ۱۷۳۔

باغبان کی منت ہے آپ کو رہا پایا	اجد	جس نے غنچہ دل کو باغ دل کشا پایا
تیرے وصل کی خواہش اک غلط نمائش ہے	ۛ	اپنے آپ کو میں نے تجھ سے کب جدا پایا
ہم تو صاف کہہ دیں گے لگیا خدا اُس کو	ۛ	جس نے اس خدائی میں بندہ خدا پایا
جستجو ہی اے اجد راز کا سیاہی ہے	ۛ	جس نے جا بجا ڈھونڈا اس نے جا بجا پایا
دیکھئے جو تجھ کو اک نظر ہوش میں بھر دے آئے کیوں	ۛ	جس کو تیرے قدم ملیں سجدے سر اٹھا کیوں
جبتاک رہا فراق رہی اس کی جستجو	ۛ	اب ہے کہ خود کو ڈھونڈھ ہے ہنصال میں
جھکتا نہیں ہے بدر کبھی مشعل ماہ نو	ۛ	کیا شان ہے کمال کی اہل کمال میں
غوش ہم سے ہے جاننا ہم عید اے کہتے ہیں	ۛ	بس ایک کے ہو رہنا توحید اے کہتے ہیں
کس بات کی کمی ہے مولاتری گلی میں	ۛ	دنیا دڑی گلی میں عجبے تری گلی میں
دیوانگی پر میری ہنستے ہیں عمل دالے	ۛ	تیری گلی کا راستہ پوچھا تیری گلی میں
موت اور حیات میری دونوں تے لئے ہیں	ۛ	مرزاتری گلی میں جینا تری گلی میں

۲ شعبہ مفتی میر اشرف علی اشرف حیدر آبادی

۱۶۳۸-۱۶۴۰

زائرے کیوں نہ آئیں دنیا میں	اشرف	دفن اک بے قسدا ہے ان کا
یاد فرماتے نہیں اس کا تو کوئی غم نہیں	ۛ	یاد آجاتے ہیں یہ بندہ نوازی کم نہیں

۳ شعبہ اسد انصاری

۱۶۵۱-۱۶۵۲

میکشول کا ہر عمل خیر العمل ہے و غلط	اسد	میکدہ میں ذکر خوفِ حشر تو بہ یکجہ
تیس چاہتا ہوں ہے پر بہار گلشن دل	ۛ	وہ چاہتے ہیں کوئی آرزو جوان ندر ہے
قدم قدم پر سر پر نیا ز جھک جائے	ۛ	جبین شوق کو احساسِ آستان نہ رہے

۱۶۹۰-۱۶۹۱-۱۶۹۲-۱۶۹۳-۱۶۹۴-۱۶۹۵-۱۶۹۶-۱۶۹۷-۱۶۹۸-۱۶۹۹-۱۷۰۰-۱۷۰۱-۱۷۰۲-۱۷۰۳-۱۷۰۴-۱۷۰۵-۱۷۰۶-۱۷۰۷-۱۷۰۸-۱۷۰۹-۱۷۱۰-۱۷۱۱-۱۷۱۲-۱۷۱۳-۱۷۱۴-۱۷۱۵-۱۷۱۶-۱۷۱۷-۱۷۱۸-۱۷۱۹-۱۷۲۰-۱۷۲۱-۱۷۲۲-۱۷۲۳-۱۷۲۴-۱۷۲۵-۱۷۲۶-۱۷۲۷-۱۷۲۸-۱۷۲۹-۱۷۳۰-۱۷۳۱-۱۷۳۲-۱۷۳۳-۱۷۳۴-۱۷۳۵-۱۷۳۶-۱۷۳۷-۱۷۳۸-۱۷۳۹-۱۷۴۰-۱۷۴۱-۱۷۴۲-۱۷۴۳-۱۷۴۴-۱۷۴۵-۱۷۴۶-۱۷۴۷-۱۷۴۸-۱۷۴۹-۱۷۵۰-۱۷۵۱-۱۷۵۲-۱۷۵۳-۱۷۵۴-۱۷۵۵-۱۷۵۶-۱۷۵۷-۱۷۵۸-۱۷۵۹-۱۷۶۰-۱۷۶۱-۱۷۶۲-۱۷۶۳-۱۷۶۴-۱۷۶۵-۱۷۶۶-۱۷۶۷-۱۷۶۸-۱۷۶۹-۱۷۷۰-۱۷۷۱-۱۷۷۲-۱۷۷۳-۱۷۷۴-۱۷۷۵-۱۷۷۶-۱۷۷۷-۱۷۷۸-۱۷۷۹-۱۷۸۰-۱۷۸۱-۱۷۸۲-۱۷۸۳-۱۷۸۴-۱۷۸۵-۱۷۸۶-۱۷۸۷-۱۷۸۸-۱۷۸۹-۱۷۹۰-۱۷۹۱-۱۷۹۲-۱۷۹۳-۱۷۹۴-۱۷۹۵-۱۷۹۶-۱۷۹۷-۱۷۹۸-۱۷۹۹-۱۸۰۰-۱۸۰۱-۱۸۰۲-۱۸۰۳-۱۸۰۴-۱۸۰۵-۱۸۰۶-۱۸۰۷-۱۸۰۸-۱۸۰۹-۱۸۱۰-۱۸۱۱-۱۸۱۲-۱۸۱۳-۱۸۱۴-۱۸۱۵-۱۸۱۶-۱۸۱۷-۱۸۱۸-۱۸۱۹-۱۸۲۰-۱۸۲۱-۱۸۲۲-۱۸۲۳-۱۸۲۴-۱۸۲۵-۱۸۲۶-۱۸۲۷-۱۸۲۸-۱۸۲۹-۱۸۳۰-۱۸۳۱-۱۸۳۲-۱۸۳۳-۱۸۳۴-۱۸۳۵-۱۸۳۶-۱۸۳۷-۱۸۳۸-۱۸۳۹-۱۸۴۰-۱۸۴۱-۱۸۴۲-۱۸۴۳-۱۸۴۴-۱۸۴۵-۱۸۴۶-۱۸۴۷-۱۸۴۸-۱۸۴۹-۱۸۵۰-۱۸۵۱-۱۸۵۲-۱۸۵۳-۱۸۵۴-۱۸۵۵-۱۸۵۶-۱۸۵۷-۱۸۵۸-۱۸۵۹-۱۸۶۰-۱۸۶۱-۱۸۶۲-۱۸۶۳-۱۸۶۴-۱۸۶۵-۱۸۶۶-۱۸۶۷-۱۸۶۸-۱۸۶۹-۱۸۷۰-۱۸۷۱-۱۸۷۲-۱۸۷۳-۱۸۷۴-۱۸۷۵-۱۸۷۶-۱۸۷۷-۱۸۷۸-۱۸۷۹-۱۸۸۰-۱۸۸۱-۱۸۸۲-۱۸۸۳-۱۸۸۴-۱۸۸۵-۱۸۸۶-۱۸۸۷-۱۸۸۸-۱۸۸۹-۱۸۹۰-۱۸۹۱-۱۸۹۲-۱۸۹۳-۱۸۹۴-۱۸۹۵-۱۸۹۶-۱۸۹۷-۱۸۹۸-۱۸۹۹-۱۹۰۰-۱۹۰۱-۱۹۰۲-۱۹۰۳-۱۹۰۴-۱۹۰۵-۱۹۰۶-۱۹۰۷-۱۹۰۸-۱۹۰۹-۱۹۱۰-۱۹۱۱-۱۹۱۲-۱۹۱۳-۱۹۱۴-۱۹۱۵-۱۹۱۶-۱۹۱۷-۱۹۱۸-۱۹۱۹-۱۹۲۰-۱۹۲۱-۱۹۲۲-۱۹۲۳-۱۹۲۴-۱۹۲۵-۱۹۲۶-۱۹۲۷-۱۹۲۸-۱۹۲۹-۱۹۳۰-۱۹۳۱-۱۹۳۲-۱۹۳۳-۱۹۳۴-۱۹۳۵-۱۹۳۶-۱۹۳۷-۱۹۳۸-۱۹۳۹-۱۹۴۰-۱۹۴۱-۱۹۴۲-۱۹۴۳-۱۹۴۴-۱۹۴۵-۱۹۴۶-۱۹۴۷-۱۹۴۸-۱۹۴۹-۱۹۵۰-۱۹۵۱-۱۹۵۲-۱۹۵۳-۱۹۵۴-۱۹۵۵-۱۹۵۶-۱۹۵۷-۱۹۵۸-۱۹۵۹-۱۹۶۰-۱۹۶۱-۱۹۶۲-۱۹۶۳-۱۹۶۴-۱۹۶۵-۱۹۶۶-۱۹۶۷-۱۹۶۸-۱۹۶۹-۱۹۷۰-۱۹۷۱-۱۹۷۲-۱۹۷۳-۱۹۷۴-۱۹۷۵-۱۹۷۶-۱۹۷۷-۱۹۷۸-۱۹۷۹-۱۹۸۰-۱۹۸۱-۱۹۸۲-۱۹۸۳-۱۹۸۴-۱۹۸۵-۱۹۸۶-۱۹۸۷-۱۹۸۸-۱۹۸۹-۱۹۹۰-۱۹۹۱-۱۹۹۲-۱۹۹۳-۱۹۹۴-۱۹۹۵-۱۹۹۶-۱۹۹۷-۱۹۹۸-۱۹۹۹-۲۰۰۰-۲۰۰۱-۲۰۰۲-۲۰۰۳-۲۰۰۴-۲۰۰۵-۲۰۰۶-۲۰۰۷-۲۰۰۸-۲۰۰۹-۲۰۱۰-۲۰۱۱-۲۰۱۲-۲۰۱۳-۲۰۱۴-۲۰۱۵-۲۰۱۶-۲۰۱۷-۲۰۱۸-۲۰۱۹-۲۰۲۰-۲۰۲۱-۲۰۲۲-۲۰۲۳-۲۰۲۴-۲۰۲۵-۲۰۲۶-۲۰۲۷-۲۰۲۸-۲۰۲۹-۲۰۳۰-۲۰۳۱-۲۰۳۲-۲۰۳۳-۲۰۳۴-۲۰۳۵-۲۰۳۶-۲۰۳۷-۲۰۳۸-۲۰۳۹-۲۰۴۰-۲۰۴۱-۲۰۴۲-۲۰۴۳-۲۰۴۴-۲۰۴۵-۲۰۴۶-۲۰۴۷-۲۰۴۸-۲۰۴۹-۲۰۵۰-۲۰۵۱-۲۰۵۲-۲۰۵۳-۲۰۵۴-۲۰۵۵-۲۰۵۶-۲۰۵۷-۲۰۵۸-۲۰۵۹-۲۰۶۰-۲۰۶۱-۲۰۶۲-۲۰۶۳-۲۰۶۴-۲۰۶۵-۲۰۶۶-۲۰۶۷-۲۰۶۸-۲۰۶۹-۲۰۷۰-۲۰۷۱-۲۰۷۲-۲۰۷۳-۲۰۷۴-۲۰۷۵-۲۰۷۶-۲۰۷۷-۲۰۷۸-۲۰۷۹-۲۰۸۰-۲۰۸۱-۲۰۸۲-۲۰۸۳-۲۰۸۴-۲۰۸۵-۲۰۸۶-۲۰۸۷-۲۰۸۸-۲۰۸۹-۲۰۹۰-۲۰۹۱-۲۰۹۲-۲۰۹۳-۲۰۹۴-۲۰۹۵-۲۰۹۶-۲۰۹۷-۲۰۹۸-۲۰۹۹-۲۱۰۰-۲۱۰۱-۲۱۰۲-۲۱۰۳-۲۱۰۴-۲۱۰۵-۲۱۰۶-۲۱۰۷-۲۱۰۸-۲۱۰۹-۲۱۱۰-۲۱۱۱-۲۱۱۲-۲۱۱۳-۲۱۱۴-۲۱۱۵-۲۱۱۶-۲۱۱۷-۲۱۱۸-۲۱۱۹-۲۱۲۰-۲۱۲۱-۲۱۲۲-۲۱۲۳-۲۱۲۴-۲۱۲۵-۲۱۲۶-۲۱۲۷-۲۱۲۸-۲۱۲۹-۲۱۳۰-۲۱۳۱-۲۱۳۲-۲۱۳۳-۲۱۳۴-۲۱۳۵-۲۱۳۶-۲۱۳۷-۲۱۳۸-۲۱۳۹-۲۱۴۰-۲۱۴۱-۲۱۴۲-۲۱۴۳-۲۱۴۴-۲۱۴۵-۲۱۴۶-۲۱۴۷-۲۱۴۸-۲۱۴۹-۲۱۵۰-۲۱۵۱-۲۱۵۲-۲۱۵۳-۲۱۵۴-۲۱۵۵-۲۱۵۶-۲۱۵۷-۲۱۵۸-۲۱۵۹-۲۱۶۰-۲۱۶۱-۲۱۶۲-۲۱۶۳-۲۱۶۴-۲۱۶۵-۲۱۶۶-۲۱۶۷-۲۱۶۸-۲۱۶۹-۲۱۷۰-۲۱۷۱-۲۱۷۲-۲۱۷۳-۲۱۷۴-۲۱۷۵-۲۱۷۶-۲۱۷۷-۲۱۷۸-۲۱۷۹-۲۱۸۰-۲۱۸۱-۲۱۸۲-۲۱۸۳-۲۱۸۴-۲۱۸۵-۲۱۸۶-۲۱۸۷-۲۱۸۸-۲۱۸۹-۲۱۹۰-۲۱۹۱-۲۱۹۲-۲۱۹۳-۲۱۹۴-۲۱۹۵-۲۱۹۶-۲۱۹۷-۲۱۹۸-۲۱۹۹-۲۲۰۰-۲۲۰۱-۲۲۰۲-۲۲۰۳-۲۲۰۴-۲۲۰۵-۲۲۰۶-۲۲۰۷-۲۲۰۸-۲۲۰۹-۲۲۱۰-۲۲۱۱-۲۲۱۲-۲۲۱۳-۲۲۱۴-۲۲۱۵-۲۲۱۶-۲۲۱۷-۲۲۱۸-۲۲۱۹-۲۲۲۰-۲۲۲۱-۲۲۲۲-۲۲۲۳-۲۲۲۴-۲۲۲۵-۲۲۲۶-۲۲۲۷-۲۲۲۸-۲۲۲۹-۲۲۳۰-۲۲۳۱-۲۲۳۲-۲۲۳۳-۲۲۳۴-۲۲۳۵-۲۲۳۶-۲۲۳۷-۲۲۳۸-۲۲۳۹-۲۲۴۰-۲۲۴۱-۲۲۴۲-۲۲۴۳-۲۲۴۴-۲۲۴۵-۲۲۴۶-۲۲۴۷-۲۲۴۸-۲۲۴۹-۲۲۵۰-۲۲۵۱-۲۲۵۲-۲۲۵۳-۲۲۵۴-۲۲۵۵-۲۲۵۶-۲۲۵۷-۲۲۵۸-۲۲۵۹-۲۲۶۰-۲۲۶۱-۲۲۶۲-۲۲۶۳-۲۲۶۴-۲۲۶۵-۲۲۶۶-۲۲۶۷-۲۲۶۸-۲۲۶۹-۲۲۷۰-۲۲۷۱-۲۲۷۲-۲۲۷۳-۲۲۷۴-۲۲۷۵-۲۲۷۶-۲۲۷۷-۲۲۷۸-۲۲۷۹-۲۲۸۰-۲۲۸۱-۲۲۸۲-۲۲۸۳-۲۲۸۴-۲۲۸۵-۲۲۸۶-۲۲۸۷-۲۲۸۸-۲۲۸۹-۲۲۹۰-۲۲۹۱-۲۲۹۲-۲۲۹۳-۲۲۹۴-۲۲۹۵-۲۲۹۶-۲۲۹۷-۲۲۹۸-۲۲۹۹-۲۳۰۰-۲۳۰۱-۲۳۰۲-۲۳۰۳-۲۳۰۴-۲۳۰۵-۲۳۰۶-۲۳۰۷-۲۳۰۸-۲۳۰۹-۲۳۱۰-۲۳۱۱-۲۳۱۲-۲۳۱۳-۲۳۱۴-۲۳۱۵-۲۳۱۶-۲۳۱۷-۲۳۱۸-۲۳۱۹-۲۳۲۰-۲۳۲۱-۲۳۲۲-۲۳۲۳-۲۳۲۴-۲۳۲۵-۲۳۲۶-۲۳۲۷-۲۳۲۸-۲۳۲۹-۲۳۳۰-۲۳۳۱-۲۳۳۲-۲۳۳۳-۲۳۳۴-۲۳۳۵-۲۳۳۶-۲۳۳۷-۲۳۳۸-۲۳۳۹-۲۳۴۰-۲۳۴۱-۲۳۴۲-۲۳۴۳-۲۳۴۴-۲۳۴۵-۲۳۴۶-۲۳۴۷-۲۳۴۸-۲۳۴۹-۲۳۵۰-۲۳۵۱-۲۳۵۲-۲۳۵۳-۲۳۵۴-۲۳۵۵-۲۳۵۶-۲۳۵۷-۲۳۵۸-۲۳۵۹-۲۳۶۰-۲۳۶۱-۲۳۶۲-۲۳۶۳-۲۳۶۴-۲۳۶۵-۲۳۶۶-۲۳۶۷-۲۳۶۸-۲۳۶۹-۲۳۷۰-۲۳۷۱-۲۳۷۲-۲۳۷۳-۲۳۷۴-۲۳۷۵-۲۳۷۶-۲۳۷۷-۲۳۷۸-۲۳۷۹-۲۳۸۰-۲۳۸۱-۲۳۸۲-۲۳۸۳-۲۳۸۴-۲۳۸۵-۲۳۸۶-۲۳۸۷-۲۳۸۸-۲۳۸۹-۲۳۹۰-۲۳۹۱-۲۳۹۲-۲۳۹۳-۲۳۹۴-۲۳۹۵-۲۳۹۶-۲۳۹۷-۲۳۹۸-۲۳۹۹-۲۴۰۰-۲۴۰۱-۲۴۰۲-۲۴۰۳-۲۴۰۴-۲۴۰۵-۲۴۰۶-۲۴۰۷-۲۴۰۸-۲۴۰۹-۲۴۱۰-۲۴۱۱-۲۴۱۲-۲۴۱۳-۲۴۱۴-۲۴۱۵-۲۴۱۶-۲۴۱۷-۲۴۱۸-۲۴۱۹-۲۴۲۰-۲۴۲۱-۲۴۲۲-۲۴۲۳-۲۴۲۴-۲۴۲۵-۲۴۲۶-۲۴۲۷-۲۴۲۸-۲۴۲۹-۲۴۳۰-۲۴۳۱-۲۴۳۲-۲۴۳۳-۲۴۳۴-۲۴۳۵-۲۴۳۶-۲۴۳۷-۲۴۳۸-۲۴۳۹-۲۴۴۰-۲۴۴۱-۲۴۴۲-۲۴۴۳-۲۴۴۴-۲۴۴۵-۲۴۴۶-۲۴۴۷-۲۴۴۸-۲۴۴۹-۲۴۵۰-۲۴۵۱-۲۴۵۲-۲۴۵۳-۲۴۵۴-۲۴۵۵-۲۴۵۶-۲۴۵۷-۲۴۵۸-۲۴۵۹-۲۴۶۰-۲۴۶۱-۲۴۶۲-۲۴۶۳-۲۴۶۴-۲۴۶۵-۲۴۶۶-۲۴۶۷-۲۴۶۸-۲۴۶۹-۲۴۷۰-۲۴۷۱-۲۴۷۲-۲۴۷۳-۲۴۷۴-۲۴۷۵-۲۴۷۶-۲۴۷۷-۲۴۷۸-۲۴۷۹-۲۴۸۰-۲۴۸۱-۲۴۸۲-۲۴۸۳-۲۴۸۴-۲۴۸۵-۲۴۸۶-۲۴۸۷-۲۴۸۸-۲۴۸۹-۲۴۹۰-۲۴۹۱-۲۴۹۲-۲۴۹۳-۲۴۹۴-۲۴۹۵-۲۴۹۶-۲۴۹۷-۲۴۹۸-۲۴۹۹-۲۵۰۰-۲۵۰۱-۲۵۰۲-۲۵۰۳-۲۵۰۴-۲۵۰۵-۲۵۰۶-۲۵۰۷-۲۵۰۸-۲۵۰۹-۲۵۱۰-۲۵۱۱-۲۵۱۲-۲۵۱۳-۲۵۱۴-۲۵۱۵-۲۵۱۶-۲۵۱۷-۲۵۱۸-۲۵۱۹-۲۵۲۰-۲۵۲۱-۲۵۲۲-۲۵۲۳-۲۵۲۴-۲۵۲۵-۲۵۲۶-۲۵۲۷-۲۵۲۸-۲۵۲۹-۲۵۳۰-۲۵۳۱-۲۵۳۲-۲۵۳۳-۲۵۳۴-۲۵۳۵-۲۵۳۶-۲۵۳۷-۲۵۳۸-۲۵۳۹-۲۵۴۰-۲۵۴۱-۲۵۴۲-۲۵۴۳-۲۵۴۴-۲۵۴۵-۲۵۴۶-۲۵۴۷-۲۵۴۸-۲۵۴۹-۲۵۵۰-۲۵۵۱-۲۵۵۲-۲۵۵۳-۲۵۵۴-۲۵۵۵-۲۵۵۶-۲۵۵۷-۲۵۵۸-۲۵۵۹-۲۵۶۰-۲۵۶۱-۲۵۶۲-۲۵۶۳-۲۵۶۴-۲۵۶۵-۲۵۶۶-۲۵۶۷-۲۵۶۸-۲۵۶۹-۲۵۷۰-۲۵۷۱-۲۵۷۲-۲۵۷۳-۲۵۷۴-۲۵۷۵-۲۵۷۶-۲۵۷۷-۲۵۷۸-۲۵۷۹-۲۵۸۰-۲۵۸۱-۲۵۸۲-۲۵۸۳-۲۵۸۴-۲۵۸۵-۲۵۸۶-۲۵۸۷-۲۵۸۸-۲۵۸۹-۲۵۹۰-۲۵۹۱-۲۵۹۲-۲۵۹۳-۲۵۹۴-۲۵۹۵-۲۵۹۶-۲۵۹۷-۲۵۹۸-۲۵۹۹-۲۶۰۰-۲۶۰۱-۲۶۰۲-۲۶۰۳-۲۶۰۴-۲۶۰۵-۲۶۰۶-۲۶۰۷-۲۶۰۸-۲۶۰۹-۲۶۱۰-۲۶۱۱-۲۶۱۲-۲۶۱۳-۲۶۱۴-۲۶۱۵-۲۶۱۶-۲۶۱۷-۲۶۱۸-۲۶۱۹-۲۶۲۰-۲۶۲۱-۲۶۲۲-۲۶۲۳-۲۶۲۴-۲۶۲۵-۲۶۲۶-۲۶۲۷-۲۶۲۸-۲۶۲۹-۲۶۳۰-۲۶۳۱-۲۶۳۲-۲۶۳۳-۲۶۳۴-۲۶۳۵-۲۶۳۶-۲۶۳۷-۲۶۳۸-۲۶۳۹-۲۶۴۰-۲۶۴۱-۲۶۴۲-۲۶۴۳-۲۶۴۴-۲۶۴۵-۲۶۴۶-۲۶۴۷-۲۶۴۸-۲۶۴۹-۲۶۵۰-۲۶۵۱-۲۶۵۲-۲۶۵۳-۲۶۵۴-۲۶۵۵-۲۶۵۶-۲۶۵۷-۲۶۵۸-۲۶۵۹-۲۶۶۰-۲۶۶۱-۲۶۶۲-۲۶۶۳-۲۶۶۴-۲۶۶۵-۲۶۶۶-۲۶۶۷-۲۶۶۸-۲۶۶۹-۲۶۷۰-۲۶۷۱-۲۶۷۲-۲۶۷۳-۲۶۷۴-۲۶۷۵-۲۶۷۶-۲۶۷۷-۲۶۷۸-۲۶۷۹-۲۶۸۰-۲۶۸۱-۲۶۸۲-۲۶۸۳-۲۶۸۴-۲۶۸۵-۲۶۸۶-۲۶۸۷-۲۶۸۸-۲۶۸۹-۲۶۹۰-۲۶۹۱-۲۶۹۲-۲۶۹۳-۲۶۹۴-۲۶۹۵-۲۶۹۶-۲۶۹۷-۲۶۹۸-۲۶۹۹-۲۷۰۰-۲۷۰۱-۲۷۰۲-۲۷۰۳-۲۷۰۴-۲۷۰۵-۲۷۰۶-۲۷۰۷-۲۷۰۸-۲۷۰۹-۲۷۱۰-۲۷۱۱-۲۷۱۲-۲۷۱۳-۲۷۱۴-۲۷۱۵-۲۷۱۶-۲۷۱۷-۲۷۱۸-۲۷۱۹-۲۷۲۰-۲۷۲۱-۲۷۲۲-۲۷۲۳-۲۷۲۴-۲۷۲۵-۲۷۲۶-۲۷۲۷-۲۷۲۸-۲۷۲۹-۲۷۳۰-۲۷۳۱-۲۷۳۲-۲۷۳۳-۲۷۳۴-۲۷۳۵-۲۷۳۶-۲۷۳۷-۲۷۳۸-۲۷۳۹-۲۷۴۰-۲۷۴۱-۲۷۴۲-۲۷۴۳-۲۷۴۴-۲۷۴۵-۲۷۴۶-۲۷۴۷-۲۷۴۸-۲۷۴۹-۲۷۵۰-۲۷۵۱-۲۷۵۲-۲۷۵۳-۲۷۵۴-۲۷۵۵-۲۷۵۶-۲۷۵۷-۲۷۵۸-۲۷۵۹-۲۷۶۰-۲۷۶۱-۲۷۶۲-۲۷۶۳-۲۷۶۴-۲۷۶۵-۲۷۶۶-۲۷۶۷-۲۷۶۸-۲۷۶۹-۲۷۷۰-۲۷۷۱-۲۷۷۲-۲۷۷۳-۲۷۷۴-۲۷۷۵-۲۷۷۶-۲۷۷۷-۲۷۷۸-۲۷۷۹-۲۷۸۰-۲۷۸۱-۲۷۸۲-۲۷۸۳-۲۷۸۴-۲۷۸۵-۲۷۸۶-۲۷۸۷-۲۷۸۸-۲۷۸۹-۲۷۹۰-۲۷۹۱-۲۷۹۲-۲۷۹۳-۲۷۹۴-۲۷۹۵-۲۷۹۶-۲۷۹۷-۲۷۹۸-۲۷۹۹-۲۸۰۰-۲۸۰۱-۲۸۰۲-۲۸۰۳-۲۸۰۴-۲۸۰۵-۲۸۰۶-۲۸۰۷-۲۸۰۸-۲۸۰۹-۲۸۱۰-۲۸۱۱-۲۸۱۲-۲۸۱۳-۲۸۱۴-۲۸۱۵-۲۸۱۶-۲۸۱۷-۲۸۱۸-۲۸۱۹-۲۸۲۰-۲۸۲۱-۲۸۲۲-۲۸۲۳-۲۸۲۴-۲۸۲۵-۲۸۲۶-۲۸۲۷-۲۸۲۸-۲۸۲۹-۲۸۳۰-۲۸۳۱-۲۸۳۲-۲۸۳۳-۲۸۳۴-۲۸۳۵-۲۸۳۶-۲۸۳۷-۲۸۳۸-۲۸۳۹-۲۸۴۰-۲۸۴۱-۲۸۴۲-۲۸۴۳-۲۸۴۴-۲۸۴۵-۲۸۴۶-۲۸۴۷-۲۸۴۸-۲۸۴۹-۲۸۵۰-۲۸۵۱-۲۸۵۲-۲۸۵۳-۲۸۵۴-۲۸۵۵-۲۸۵۶-۲۸۵۷-۲۸۵۸-۲۸۵۹-۲۸۶۰-۲۸۶۱-۲۸۶۲-۲۸۶۳-۲۸۶۴-۲۸۶۵-۲۸۶۶-۲۸۶۷-۲۸۶۸-۲۸۶۹-۲۸۷۰-۲۸۷۱-۲۸۷۲-۲۸۷۳-۲۸۷۴-۲۸۷۵-۲۸۷۶-۲۸۷۷-۲۸۷۸-۲۸۷۹-۲۸۸۰-۲۸۸۱-۲۸۸۲-۲۸۸۳-۲۸۸۴-۲۸۸۵-۲۸۸۶-۲۸۸۷-۲۸۸۸-۲۸۸۹-۲۸۹۰-۲۸۹۱-۲۸۹۲-۲۸۹۳-۲۸۹۴-۲۸۹۵-۲۸۹۶-۲۸۹۷-۲۸۹۸-۲۸۹۹-۲۹۰۰-۲۹۰۱-۲۹۰۲-۲۹۰۳-۲۹۰۴-۲۹۰۵-۲۹۰۶-۲۹۰۷-۲۹۰۸-۲۹۰۹-۲۹۱۰-۲۹۱۱-۲۹۱۲-۲۹۱۳-۲۹۱۴-۲۹۱۵-۲۹۱۶-۲۹۱۷-۲۹۱۸-۲۹۱۹

شہزادہ برار نواب حمایت علی خان بہادر اعظم

(۳۹)

۲ شعبہ
۴۵۳ - افزون

مارہی ڈالا مجھے ناز و اداس پہلے
جان دینا ہی پڑا مجھ کو قضا سے پہلے
زمزم، و کوثر، و تسنیم سے تو اے اعظم
دھولے منہ اپنا ذرا حمد خدا سے پہلے

۲ شعبہ نواب اکبر علی خان اکبر حیدر آبادی فریدونجاہی ۴۶۰ - افزون

وعدہ پر آپ آئیں گے اس کا مجھے بھی ہے یقین	اکبر	آپ کا اعتبار ہے وعدہ کا اعتبار کیا؟
علی کے نورِ نظر میں رسول کے تیور؟	۔	خدا ہی جانتا ہے کیا ہیں سبطِ پیغمبر
لیں گے کبھی نہ کام کسی بخیہ گر سے ہم	۔	زخمِ جگر سلائیں گے تارِ نظر سے ہم
دل دیا آپ کو کس بات پہ کچھ یاد نہیں	۔	یاد رکھنے کا ہوا تھا مجھے ارشاد نہیں
آپ کل آئے تھے کچھ ہنس کے کہے تھے مجھے	۔	یاد آتا ہے کہ کچھ یاد ہے کچھ یاد نہیں
جو زبان پر آئے کہہ دینے سے کیا؟	۔	بات کرنے کا سلیقہ چاہیے
کہوں کیا آپ سے کہنا ہی کیا ہے	۔	میرا اور آپ کا جھگڑا ہی کیا ہے

۱ شعر ۶۱۔ افزون	آسیؒ
صبح تک وہ بھی نہ چھوڑی تو نے اے بادِ صبا آسیؒ	یادگارِ رونقِ محفلِ تھی پروانہ کی خاک
۱ شعر ۶۲۔ افزون	اسمعیلؒ
کبھی بھول کر کسی سے نہ کرو سلوک ایسا اسمعیلؒ	کہ جو کوئی تم سے کرتا تمہیں ناگوار ہوتا
۱ شعر ۶۳۔ افزون	محمد علیؒ خاں اثر رامپوریؒ
وہ جو نہیں تو بزم میں بزم کی شان بھی نہیں اثرؒ	پھول ہیں دلکشی نہیں چاند ہے چاندنی ہیں
۲ شعر ۶۴۔ افزون	عبد السمیعؒ اثر صہبائیؒ سیالکوٹیؒ
دیکھ جی بھر کے مگر توڑ نہ مجھ کو گلچین نفس سے چھوٹ کے آیا ہوں سکنانِ جن بیکل کر دل ہو ہو ہو کے یہ جاتا ہوں آنکھوں کے لطف گناہ میں ملا اور نہ مزا تو اب میں	اثرؒ ہاتھ بھی تو نے لگایا تو بکھر جاؤنگا کہاں ہے مجھ کو مرا آشیاں نہیں ملتا ستم ہے شمع کو جو زینتِ محفل سمجھتے ہیں عمر تمام کٹ گئی کاوشِ افسانہ میں
۲ شعر ۶۹۔ افزون	احسان الحقؒ احسان دانش مظفرنگریؒ
پیشِ غم کا شکر یہ کیا تجھے آگہی نہیں ترے سوا کروں پسند کیا تری کائنات میں	احسانؒ ترے بغیر زندگی دروہے زندگی نہیں دونوں جہاں کی نعمتیں قیمتِ بندگی نہیں

۱۔ آئینہ ۳۳۔ داغ ۱۱۲۔ غالب ۱۴۹۔ ۵۸ تبدیل قافیہ۔ ۵۹ آئینہ ذوق و داغ و سودا
و مائل ۳۳۔ ۱۲۲۔ ۱۱۳۔ ۱۳۴۔ ۲۲۳۔ تبدیل قافیہ۔ ۵۹ جگر ۸۹۔ اکبر ۴۲ تبدیل قافیہ۔ ۵۹ اثر ۵۸ تبدیل قافیہ۔

۴ شعر _____ مرزا جعفر علی خاں اثر (لکھنوی) ۲۶
۷۷۳-افزون

آغازِ محبت کی لذت انجام میں پانا مشکل ہے	اثر	جب دل کو مسوسے ہستے تھے اب ہاتھ لگانا مشکل ہے
متوالی رسی آنکھوں میں نیند ایسی گھٹی ہے کہ تیرے	”	فتنے تو اٹھانا اک جانب جا دو بھی جگانا مشکل ہے
طاؤر ہے نہ صید وحشی ہر دل ہے البتہ تر پتلا	”	دیکھو تو ادھر کوشش تو کرو کیا ایسا ناشناختی ہے
جو عشق کے فن کے ماہر ہیں اون سے پوچھو تم کیا جانو	”	کب اشک بہا نا مشکل ہے اور کب پی جانا مشکل ہے

۱ شعر _____ اختر شیرانی اختر ٹوہکی ۲۷
۷۷۴-افزون

انہیں مقرر نہ تھا اقرارِ عشق سے لیکن	اختر	حیا کو ضد تھی کہ وہ پاس آبرو کرتے
--------------------------------------	------	-----------------------------------

۲ شعر _____ امین عزین امین (سیالکوٹی) ۲۸
۷۷۶-افزون

افسانہ حیات کو دہرا رہا ہوں میں	امین	یوں اپنی عمر رفتہ کو لوٹا رہا ہوں میں
اس سحر رنگ و بو نے تو دیوانہ کر دیا	”	داسن کے تار تار کو اُنجھا رہا ہوں میں

۱ شعر _____ شاہ امید امید (حیدرآبادی) ۲۹
۷۷۷-افزون

روک لے آئے غبطہ جو آنسو کہ چشمِ تریں ہے	امید	کچھ نہیں بگڑا ہے اب بھی گھر کی دولت گھر میں ہے
---	------	--

۶ شعر _____ علی اختر اختر ۳۰
۷۸۳-افزون

وَمَ زَنَدِ گِی سَے رَہا ہوا غمِ زَنَدِ گِی سَے گَزر گیا	اتر	یہ حیات قابلِ رشک ہے وہی جی ہاں جو مر گیا
حَرِیمِ کعبہ بنا دی وہ سرزیمیں میں نے	۵۱	ترے خیال میں رکھ دی جہاں جیس میں نے
بنا دیا جو محبت کا راز داں میں نے	۵۲	زیریں کو بخش دیا اوجِ آسماں میں نے
نصیبِ دل ہیں ازل سے تصورِ اجمال	۵۳	فضائے برق میں رکھائے آشاں میں نے
بساطِ ہوش سے تاجِ لہ گاہِ مستی و کیمت	۵۴	تجھے تلاش کیا ہے کہاں کہاں میں نے
بقدرِ شوق نہ تھا اہتمامِ سوز و گداز	۵۵	ضمیرِ خاک میں بھردی ہیں بجلیاں میں نے

۱ شعر ۶۸۳-افزون **اِقتِسامِ حَسدِ آبدی** ۵۱

وقتِ تھے کوثر و سینم کے چشمے لیکن اسد آبِ خنجر سے نوازے گئے پیاسے پہلے

۱ شعر ۶۸۵-افزون **اَمِن** (لکھنوی) ۵۲

وحشت کدہ اگر یہ ہندوستان رہیگا امن ہندو کہاں رہے گا مسلم کہاں رہیگا

۱ شعر ۶۸۶-افزون **اکمل** (جالندھری) ۵۳

مجھ کو مٹانے والے یہ بھی تجھے خیر اکمل میرے نشان سے باقی تیرا نشان رہیگا

۱ شعر ۶۸۷-افزون **اَعظم** (جلال آبادی) ۵۴

تنگ آکے ہم نے آخر دل دید یا کسی کو	عظم	لے در دل بتاے اب تو کہاں رہیگا
------------------------------------	-----	--------------------------------

اثر بلالی ۵۵

۲ شعری
۶۸۹-افزون

جینا تو بھریا ریں دشوار ہی رہا	اثر	مرزا بھی انتظار نے مشکل بنا دیا
نکڑے دل و جگر کے بچھاتے چلے گئے	”	جاتے ہوئے نشان سر منزل بنا دیا

آفا شاعر کا شمیری ۵۶

۱ شعری
۷۹۰-افزون

جو برق و باد پہ قادر وہ اس قدر محبوب	آفا	کہ ایک سانس بڑھانے کا اختیار نہیں
--------------------------------------	-----	-----------------------------------

افسوں ۵۷

۲ شعری
۷۹۲-افزون

کروں دو آفتوں میں صبر کیونکر سختی شکل ہے	افسوں	ادھر وہ آفتِ جان کو ادھر آفتِ بھول ہے
سینکڑوں ملتے ہیں الزام کے دینے والے	”	ایک دو بھی نہیں کرام کے دینے والے

ختم لکھنوی ۵۸

۱ شعری
۷۹۳-افزون

عجب ڈھنگ کی یہ تعمیرِ خراب آباد ہستی ہے	ختم	کہ پستی یاں بندی ہے، بندی یاں کی پستی ہے
---	-----	--

عجاز صدیقی ۵۹

۱ شعری
۷۹۴-افزون

شاید وہ جلوہ ریز ہیں کلیوں کے بھیس میں	عجاز	ہر کی ہوی ہوئے گلستان ہے آجکل
--	------	-------------------------------

وہ خاک سمجھیں گے اندازِ حکمرانی کے	آباد	جو کارواں میں کبھی میر کارواں ہے
میرے خیال میں تعریفِ دوستی یہ ہے	”	کہ دوست درپے آزارِ دوستانہ ہے
ہمارا ضبط و تحمل ہے قابلِ تقلید	”	مصیبتوں میں بھی ہم مائلِ فغاں نہ رہے
چمن کی خیر منا باغبان پرستی کر	”	بلا سے تیرا سلامت جو آشیانہ ہے

۵ شعر - ۸۱۲ - افزون نواب محمد افسر الٰہیہ نحاں افسر حید آبادی ۶۵

ہر سبق آدمی کو ملتا ہے	افسر	اک سکل کتاب ہے دنیا
حشر کا دھڑکا ہے افسر اس لئے	”	کیا خبر کیا ہم سے پوچھا جائے گا
آپ سے عرضِ مدعا کرنا	”	ہے قیامت کا سامنا کرنا
دل پر داغ رنگ لایا ہے	”	میں خزاں میں بہار دیکھتا ہوں
زآلی شان ہے سب مرے آنسو بہانے کی	”	کہ ہر آنسو میں ہے تصویر اس کے مگر نے کی

۴ شعر - ۸۱۶ - افزون ڈاکٹر سید اختر احمد اختر (لکھنؤی) ۶۶

علم بھی ہیں کارواں کے ساتھ مگر	اختر	جار ہے ہیں کہاں نہیں معلوم؟
انہی پر کیف نگاہوں میں جانے کیا تھا	”	آج دنیا مری آنکھوں میں سمٹائی ہے
منہجہ خارجو اپنی منزل ہو طوفان سہارا ہو جا	”	ساحل کی ضرورت کیا ہم کو ہر موج کنار ہو جا
ملنے کی تبادل میں بھی بیدار کی طاقت کس میں	”	وہ آکے کھرے ہو جائیں اگر دشوار نظر ہو جا

۱ شعر - ۸۱۷ - افزون ناراین پرشاد اختر (حیدر آبادی) ۶۷

فرد ہوں کوئی زمانے میں نہیں اپنی مثال	اختر	آشنا ہم نہ ہوئے آج تک اراٹوں سے
---------------------------------------	------	---------------------------------

۷ شعر ۱-۸۲۳ سید علی محمد اجلال زیدی الوسطی لکھنوی ۶۸

شاید آیا ہے خیال اُن کو مسیحائی کا	اجلال	خود بخود آنکھ میری بند ہوئی جاتی ہے
کچھ خبر بھی ہے تجھے مجھکو مٹانے والے	”	تیری الفت بھی مے ساتھ ٹٹی جاتی ہے
بس تری ایک عنایت کی نظر ہے درکا	”	داستانِ شب غم ختم ہوئی جاتی ہے
حرم و دیر میں دنیا کا چلن دیکھ لیا	”	اپنے مطلب ہی کی ہر بات کہی جاتی ہے
چار اینٹے تو نہ تم اہل چین دیکھ سکے	”	مٹے پر اب خاکِ نیشن کی ملی جاتی ہے
چند پروانوں کی لاشیں شمع کشتہ کے قریب	”	یہ بہت ہے عبرتِ اربابِ محفل کے لئے
میکدہ سے پھینکتے کیوں ہو شکستہ جامِ مے	”	اس کو رہنے دو میرے ٹوٹے ہوئے دل کیلئے

۱ شعر ۸۲۵-۱۱۲۵ موقوف خاں آگاہ ۶۹

عبادت گاہ ہے محرابِ کعبہ ہر مسلمان کی	آگاہ	ہماری سجدہ گاہ محرابِ اپنے گریباں کی
---------------------------------------	------	--------------------------------------

۱ شعر ۸۲۶-۱۱۲۶ الف خاں ۷۰

پہلے قدم میں عشق کے میرا تو جی گیا	الف خاں	مجنوں یہ چند روز بھلا کیونکہ جی گیا
------------------------------------	---------	-------------------------------------

۱ شعر ۲۲۴-۱۱۲۷ انعام گوالیاری ۷۱

وہ آئے تو ہر فور پر چھائے ہوئے آئے	انعام	تائے بھی نہیں ہیں مہِ کامل بھی نہیں ہے
------------------------------------	-------	--



بندہ شاہِ بندہ

۶ شعر
۸۳۳-افزون

نہ ہوتے محسوس تو ہونے کا ہوتا	بندہ	ولیکن کچھ ایسا کہ گویا نہ ہوتا
خدا اپنا مخیِ خدائی میں رہتا	»	خدا کا خدائی میں شہرہ نہ ہوتا
یہ وہ شب ہے کہ محسوس سے خدا ملتا ہے	»	دیکھئے دونوں کے ملتے ہیں کیا ملتا ہے
جب گوارا نہ ہوئی حق کو خدائی اُن کی	»	خود بخود ہو گئی وابستہ خدائی اُن کی
باوجود یکہ نئی نور سے ہیں سب ان کے	»	تسبیہ بھی ایک نے پائی نہ صنائی اُن کی
خدا سے ہم کو وقیفیت کہاں ہے	»	محمدؐ آپ کا منہ درمیان ہے

شہزادہ بیدار نخت بیدار

۶ شعر
۸۳۹-افزون

کل تری یاویں آنسو ہی نہ کچھ گلگوں تھا	بیدار	ہر مژہ پر مری نخت جگر پر خون تھا
دوستو مجھ کو نہ دوسیر چمن کی تکلیف	»	اشک ہی بس ہے مرا باغ و بہارِ دامن
خلشِ خارِ رہِ عشق میں اب اے ناصح	»	زربا ایک بھی ثابت مرا تارِ دامن
تیری محفل میں اگر ہو گذرِ پروانہ	»	نہ پڑے شمع پہ ہرگز نظرِ پروانہ
اڑ گئے جل کے سبھی بال و پر پروانہ	»	کچھ بھی اے شمع تجھے ہے خبرِ پروانہ
سامنے ہوتے ہی اُس رُو کی درخشاں	»	نقشِ دیوار ہوا آئینہ حیرانی سے

۱۰ شعر خواجہ احسن اللہ خاں بیانؒ

۸۴۹-افزون

خواب میں زلف کو بکھرے سے نکالے آجا	بیان	بے نقاب آج تو لے گیسوؤں والے آجا
بے کسی پر مرے خون روتے ہیں پھلے آجا	”	راہ میں چھوڑ گئے قافلے والے آجا
دم تری دید کو آنکھوں میں لگا رکھا ہے	”	لے رہے ہیں تے بیمار نبھالے آجا
ہوں سید کا مرے عیب کھلے جاتے ہیں	”	کھلی والے مجھے کھلی میں پھیلے آجا
ایسے ہی مرے بخت جو ماتے تھے نیند کے	”	خوابِ عدم سے کاہیکو مجھکو جگا دیا
جنگ پر لوگ جس کی لڑتے ہیں	”	صلح میں اس کی کیا مزا ہو گا
یہ لوگ منع جو کرتے ہیں عشق سے مجھ کو	”	اُنھوں نے یار کو دیکھا ہے یا نہیں دیکھا
عالم میں گو کہ عشق نے رسوا کیا مجھے	”	لیکن تجھے تو شہرہٴ آفاق کر دیا
رُو کر اوس سے میں کہا مرنے یہ بیمار آج	”	مسکرا کر وہ لگا کہنے کہ ”اس کا کیا علاج
کیا ہے عجز نے مرے بیان اُسے مغرور	”	میری وفا اُسے جو رو جفا سکھاتی ہے

۳- شعر بیتابؒ

۸۵۲-افزون

جامِ الفت مجھے ساتی نے بلایا کیوں تھا	بیتاب	گر پلایا تھا تو ہشیا رہنا یا کیوں تھا
بعد مرنے کے جو تربت پہ کھڑے روتے ہو	”	زندگی میں مجھے پہلو سے اٹھایا کیوں تھا
کیا کہو گے جو قیامت میں خاتم سے سوال	”	چاہنے والوں کا دل تم نے دکھایا کیوں تھا

۲۳ شعر شیخ امداد علی بھر لکھنویؒ

۸۹۵-افزون

نہ عرش پر مجھے لیجا نہ لامکاں پہونچا	بھر	کمند آہ جہاں یار ہو وہاں پہونچا
زمانہ نشہ دیدار ہے حسینوں کا	”	دلیل ہے چر یوسف پہ کارواں پہونچا
بجھو میں داغ ہیں آنکھوں میں اشک لب لب	”	چلے ہیں لیکے زمانے سے ارنم کیا کیا
وقت آخر ہمیں دیدار دکھایا نہ گیا	”	ہم تو دنیا سے گئے آپ سے آیا نہ گیا
اس کے کوچ سے ضعیفی میں بھی اٹھے نہ قدم	”	سر پہ دھوپ آگئی دیوار کا سایا نہ گیا
جذبہ الفت نے دکھایا اثر اپنا اٹا	”	آہ جب ہونٹوں پر آئی تو کلجھ اٹا
باغبان بلبل شیدا کی یہی ہے تعذیر	”	شلخ گل میں اسے پر باندھ کے لٹکا اٹا
کتنا یہ جام چشم ہے کعبخت دیکھنا	”	چار آنسوؤں کی کیا تھی حقیقت چھلک گیا
چلو بلا سے اگر ہے یہ آستین کا ساپ	”	بغل میں پال کے میں کیا کروں گلہ دل کا
سنوں تمہاری کہ اپنی کھو حقیقت حال	”	تہیں ہے میری شکایت مجھے گلہ دل کا
ہمیشہ وصل رہا نشہ شراب رہا	”	بغل میں چاند رہا سر پہ آفتاب رہا
نصیب سو گئے یاروں کا ساتھ چھوٹ گیا	”	کھلی نہ آنکھ مری کارواں روانہ ہوا
وہ بندوبست ہمارا اب ان کے گھر میں نہیں	”	زمانہ تھا کبھی اپنا اسے زمانہ ہوا
پس فنا ہے یہ تو قیر خاکساروں کی	”	اڑا غبار جو تربت سے شامیانہ ہوا
قیرا دامن سے جھٹکنا ہمیں معلوم نہ تھا	”	یوفا خاک ہماری ہوئی برباد عبت
ہم کبھی روئے جو یا بس تبتا ہو کر	”	ایک اک بوند گری آنکھ سے دریا ہو کر
نقشہ حشر جو دیکھے چلن اس کا فر کا	”	چوم لے دو نو قدم نقش کف پا ہو کر
دل کو اس واسطے پہلو سے جدا کرتا ہوں	”	آرزو ہے کہ ٹوں یار سے تہنا ہو کر
اٹھ گیا چین بغل سے جو وہ محبوب اٹھا	”	پھول قالین کے چبنے لگے کانٹا ہو کر
چاند کو سوج کی ضو ملتی ہے بام یار پر	”	دھوپ ہو جاتی ہے اگر چاند فی دیوار پر
پاؤں کی ہندی ستم ہے اور آفت سکر پال	”	آگ اس کے پاؤں کے نیچے دھنواں بالا سر
گیا شباب تو سامان پھر سفر کے ہیں	”	چراغ شام ہیں ہماں رات بھر کے لئے

کیا چشم سرگس کی ہے شوخی سحاب میں	تحریر	پلکوں میں ہے نگاہ کہ بجلی سحاب میں
کوئی دن میرے بھی راحت کا سر انجام کریں	•	تلوے پہلاؤں میں آنکھوں سے وہ آرام کریں
ہم سے دل صاف کسی کا نہیں ہو سکتا ہے	•	کس طرح آئینہ پر لوگ جلا کرتے ہیں
کس کو تلوار کے سایہ میں شلایا تم نے	•	کر وٹیں خاک کے نیچے شہدائیتے ہیں
اٹھ جا طیب مجھ کو امید شفا نہیں	•	وہ میرے دل میں درد ہے جس کی دوا نہیں
کہتے ہیں لوگ دیکھ کے اس کے مریض کو	•	اب کے جوج گیا تو پھر اسکی قضا نہیں
سرخ کا دیوانہ ہوں گیسو کا گرفتار نہیں	•	روز روشن مرے گھر میں ہے شب تاریں نہیں
میں گنہگار بھی حاضر ہوں اب ارشاد ہے کیا	•	پیڑیوں کو ہوا تھا حکم کہ آئیں آئیں
نل گئی غیر کے سر پر مرے سر کی آفت	•	میرے آڑے بخدا میری وفا میں آئیں
پھٹے کپڑے رہے جبتک تو نہ پوند ملا	•	ترک جامہ کیا ہم نے تو قبائیں آئیں
اس کی درگاہ سے محروم گیا کون ہے بحر	•	ہاتھ خالی نہ کبھی میری دعائیں آئیں
زلف کھولے ہوئے مقتل جو وہ اکبار چلے	•	ایک رسی میں بندھے سارے گنہگار چلے
بنا دیا میری قسمت نے پھول کو کاٹنا	•	کھٹکتے ہیں میری آنکھوں میں وہ نمائے ہوئے
کچھ اعتبار نہیں قول و فعل کا ان کے	•	کبھی ہمارے ہوئے وہ کبھی پرائے ہوئے
اب آئے ہو تو نہ رخصت کی بات چیت کے	•	خدا کے واسطے جاتے ہیں ہوش کئے ہوئے
کہو یہ قافلے والوں سے ہم بھی آتے ہیں	•	بڑھے نہ جاؤ خدا را قدم بڑھائے ہوئے
کسی کے منہ سے نہ نکلا ہمارے دفن کے وقت	•	کہ ان پر خاک نہ ڈالو یہ ہیں نہائے ہوئے
یہی لانا ہے خرابی یہی کرتا ہے ذلیل	•	بادشاہی ہے اگر دل پہ حکومت رکھے
حور بن کر ترے کشتہ کی قضا آتی ہے	•	دامن تیغ سے جنت کی ہوا آتی ہے
شراب مانگیں گے خضر بھی طلب آپ بیکار کریں گے	•	سرور میں لطف زندگی ہے خمار میں جی کیا کریں گے
بلاؤں کے سامنے ڈٹیں گے قدم نہ میدان ہٹیں گے	•	اسی کے کوچہ میں ہر مینے جینے کے جتنا دکھ کریں گے

بادشاہ

۳ شعر
۸۹۸-افزون

سایا ہے جب سے تو آنکھوں میں میری بادشاہ
شفق بن کے گردوں پہ ہوتا ہے ظاہر
گلستان میں جا کر ہر اک گل کو دیکھا
یہ کس کشتہ بے گنہ کا لہو ہے
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے

۱۱ شعر
۹۰۹-افزون
راجہ محبوب نواز و نت باقی حیدر آبادی

مجرئی تن سے جو سر شاہ ہدی کا اُترا باقی
عالم رویا میں اشک انشانِ رسول اُتھے
دل میں دنیا کا تماشا دیکھا
دیکھتے تم کہ شرارت سے یہ شر کیا کرتا
سب ہیں مفتون چشم و زلفِ مخط و خیار پر
زوال میں نہیں باقی کوئی کسی کا شریک
یا عصا یا شانہ یا تسبیح یا سموک ہے
ہے عکسِ فکں جو آنکھ میں رُخ
دریا سے موج، موج سے دریا نہیں الگ
نیم جانِ خنجر قاتل سے ہو ایں جس دم
مجھے اشکوں کی رُسوائی سے ڈر ہے

پیشتا سر کو فلک پر سے میسا اُترا
باغیوں نے باغ لوثا باغیاں رونے لگا
موجزن کو زہ میں دریا دیکھا
گرا جل سریہ نہ ہوتی تو بشر کیا کرتا
سینکڑوں نے جان کھوئی ہے انہیں چار پر
رفیق دوست، پسر، اقربا، غلام، عزیز
زاہد ان خشک کا ہے سب کا سب اسبابِ خشک
ساغر میں ہے آفتاب کا رنگ
ہم سے جد انہیں ہے خدا اور خدا سے ہم
بولی شمشیر نہ گھبراتے سر پر میں ہوں
مثل ہے گھر کے بھیدی سے خطر ہے

۳ شعر
۹۱۲-افزون
بے نظیر شاہ بے نظیر

خوشی کیا اندنوں جو مہربان ہے بے نظیر
یہ ظالم آسمان پھر آسمان ہے

آزل میں ہر انجام کھا گیا نہ تا حشر پوری ہوئی ہاجر میں	بینیترہ شبِ غم کی لیکن سحر رہ گئی میری عمر ان کی قسم ہو گئی
۵ شعر نشی علی محمد خاں برق شاہ جہاں پری ۹۱۷- افزون	

حسنِ شعلہ سے نغمہ سے نئے نائے ہے بزمِ اغیار ہے ڈر ہے نہ خفا تو جائے تو تو جس خاک کو چاہے وہ بنے بندہ تواز حرم و دیر کے جھکڑے تیرے چھپنے سے پڑے آپ انکار کریں وصل سے میں درگذرا	برق زندگی میری جہاں میں انھیں اسباب ہے ورنہ اک آہ میں کھینچو تو ابھی ہو جائے میں خدا کس کو بناؤں جو خفا تو ہو جائے ورنہ تو پردہ اٹھا دے تو تو ہی تو ہو جائے کچھ تو ہو جس سے طبیعت میری کیو ہو جائے
--	---

۲ شعر ۹۱۹- افزون	۸۱ نہ بخود
---------------------	---------------

یہ گردِ کدورت کی گرانی نے کیا پست منہ پھیر لیا کر کے ہدف تیر نگہ سے	بخود خشکی میں ہوا غرق سینہ مرے دل کا دیکھا نہ گیا اُن سے تڑپنا مرے دل کا
--	--

۴ شعر ۹۲۳- افزون	محمد حبیب الرحمن بیدل
---------------------	-----------------------

مر بھی جاتا تو جلانے کو وہ آتا نہ مسیح مر بیض جان بلب کرتا دمِ آخر فناں کتبک انھیں رہ رہ کے مجھ کو یاد کر میں غرضِ مہتی ہم نے کھلتی ہی نہیں دیکھی گرہِ تقدیر کی	بیدل مفت میں موت کا شرمندہ احسان ہوتا جو اٹھتا بھی تو اٹھتا شمعِ کشت سے دھواں کتبک کہ بیمار اجل لیتا ہے دیکھیں چکیاں کتبک پیش کچھ جاتی نہیں ہے ناخنِ تدبیر کی
--	---

۲ شعر ۹۲۷ - افزون بقا، اللہ خاں بقا اکبر آبادی ۸۳

سرسری ل کے مرے پاس سے جانا کیا تھا	بقا	راہ بس ناپنے آئے تھے یہ آنا کیا تھا
آئینہ دیکھ جو کہتا ہے کہ اشہرے میں	»	اُس کا میں دیکھنے والا ہوں بقا واہ رکیں
سیلاب سے آنکھوں کے تھے ہیں خرابے میں	»	مکڑے جو میرے دل کے بہتے ہیں آئے ہیں
عشق میں بوہے کبریائی کی	»	عاشقی جس نے کی خدائی کی

۱۱ شعر ۹۳۸ - افزون میسر نور علی برتر غازی پوری ۸۴

تفرقے صحبتِ دلدار میں کیا ہوتے ہیں	برتر	دل کے دو حرف مگر وہ بھی جدا ہوتے ہیں
ہجر میں پاس وفا اوستم آراکب تک	»	ابو شرمندہ احسان قضا ہوتے ہیں
ان کی تمکین سے بھٹکے ہیں سرِ نخوت کیا کیا	»	بت بھی اللہ غنی شان خدا ہوتے ہیں
بت بنے بیٹھے ہو کیوں دیر میں جا کر برتر	»	دھنگ مومن کے ہی مرد خدا ہوتے ہیں
کرم مجھ پر زیادہ تھا تو دشمن پر بھاکم بھی	»	تری بیدار دیہ اُوبانی بیدار کیا کم بھی
پردہ اٹھا کبھی جو رخ رشک ماہ سے	»	آیا مجھے حجاب خود اپنی نگاہ سے
شرِ باری کا شکوہ اور پھر مجھ جو خوتہ جاں	»	مری جاں پھول تو جھڑتے نہیں ہیں کھول سے
یہ کس مجبور نے آنسو بہائے ہیں خدا شاہد	»	کہ گرد ابتک نہیں اڑتی زمین کو بے جاناں سے
بکھرے دستِ صنم ازل نے پتر کی کھنٹیں	»	سیدی صبحِ محشر کی سیاہی شامِ ہجران کی
ہوا باندھی ہے کس شورہ کے جوشِ وحشت نے	»	نشاں چشمِ دربان کھل گئی زنجیر زندان کی
عظم تاریکی مرقدِ ہوا پیری میں اے برتر	»	خبر صبح و کفن دینے لگی شامِ غریبان کی

میسر کاظم علی باغ ۸۵

۲ شعر
۹۴۰-افزون

کہیں طو کی تھیں تجلیاں کہیں حُجرجر کی بجلیاں
ہنیں مجھ سے تجھ سے مناسبتیں ان تو توحید
شبِ غمِ تصورِ یار میں ہیں کہاں کہاں گزر گیا
میں وہ خال ہوں جو بگڑ گیا تو وہ جس ہے جو نور گیا

عابد مرزا بیگم ۸۶

۶ شعر
۹۴۶-افزون

مردو! میرا سد ہارا ہوا ہے سوت کے گھر
نتھے نتھے یہ پرندے جو ٹوٹے پیختے ہیں
مردوئے تلوار کا کس بل نہیں دم خم نہیں
ہاتھ میں جن کے قلم ہے بات میں جن کی اثر
تیرٹی باتوں کے مرے دل میں نزاروں گھاؤں
یار ہے گی سوت گھر میں یار جھٹکے راج ہم
آج کل کھوئے ہوئے ہے مرے اوسان بہار
میں سمجھتی ہوں یہ سب ہیں تیرے دیوانے تہار
بل ہے تیوری پر تو ہو بندی کو اس غم نہیں
اے بوا وہ عورتیں بھی مردوں کے کم نہیں
اور پھر بختہ نہیں اٹانکے نہیں مہر ہم نہیں
اتو دل میں ٹھان لی ہے وہ نہیں ہم نہیں

مرزا عاشق حسین بزم ۸۷

۷ شعر
۹۵۳-افزون

حرمِ دل کے سوا اور نہیں کوئی مکان
واں تیغ کھچکے رہ گئی قاتل کے ہاتھ میں
گلہ زمین سے شکایت ہے آسمان سے ہیں
بہت بڑی نفی واپس سے ہے امید
پس فنا بھی عذابِ فشار باقی تھا
چمن ہے سامنے صیاد ابھی پھری نہ چلا
”جھوٹ ہے“ مسجدیں ان کی نہ خواہاں اُنکا
یاں خوش چوہں کھا کے رگِ جان میں رہ گیا
یہ دل رہ گیا نکلوا کے دو جہاں سے ہیں
یہ ایک سانس ملا دیگی کارواں سے ہیں
زمین نے پیس دیا مل کے آسمان سے ہیں
ابھی تو دیکھ رہے سب آشیان سے ہیں

شوقِ گیسو میں بسرِ عمر رواں ہوتی ہے بزم دیکھے شامِ مسافر کو کہاں ہوتی ہے؟

۶ شعر ۹۵۹۔ افزون

بیدم شاہ و آرتی بیدم

اِس کے در پر مروں میں سجدہ میں بیدم غم بھر کی قضا ادا ہو جائے
 تم جو چاہو تو مرے درد کا درماں ہو جائے " ورنہ مشکل ہے کہ مشکل میری آسان ہو جائے
 زاہد؟ اس کو کہیں جانے کی ضرورت کیا ہے؟ " کعبہ جس کے لئے سنگِ درجیاں ہو جائے
 او نمک پاش تجھے اپنے ملاحی کی قسم " بات تو جب ہے کہ ہر زخم نمکداں ہو جائے
 دینے والے تجھے دینا ہو تو اتنا دیدے " کہ مجھے شکوہ کو تا ہی داماں ہو جائے
 تو جو اسرارِ حقیقت کہیں ظاہر کر دے " ابھی بیدم رسن ہوا رکسا مان ہو جائے

۱۲ شعر ۹۶۱۔ افزون

ہزاراد

مجھ کو تو خود عزیز ہیں بیتابیاں میری ہزاراد بجلی ترپ رہی ہے یہ کیوں آشیان کے دور
 تیرے حضور میں سجدے گزارتا ہوں میں " اسی طرح سے مقدر سنوارتا ہوں میں
 خدا کی شان ہے ہم یوں ستائے جاتے ہیں " ہمارے سامنے دشمن بٹائے جاتے ہیں
 ہماری بزم میں اُس بزم میں ہے فرق اتنا " وہاں چراغ یہاں دل جلائے جاتے ہیں
 ہمارے سامنے ہنس ہنس کے غیر سے ملنا " یہی تو زخمِ کلیجہ کو کھائے جاتے ہیں
 آئے جذبہ دل گر میں چاہوں ہر چیز مقابل جا " منزل کے لئے دو گام چلوں اور سامنے منزل آجائے
 اے ہر ہر کال چلنے کو تیار تو ہوں پر یاد رہے " اس وقت مجھے بھٹکا دینا جب سے منزل آجائے
 اپنی نئی زمین، نیا آسمان ہے " ہاں اس جہان سے دور ہی اپنا جہاں ہے
 دیوانہ بنانا ہے تو دیوانہ بنائے " ورنہ کہیں تقدیر تماشا نہ بنادے

آخر کوئی صورت بھی تو ہوشیاد دل کی	بہزاد	کعبہ نہیں بننا ہے تو بتخانہ بنادے
میں ڈھونڈ رہا ہوں میری شمع کہاں ہے	"	جو بزم کی ہر چیز کو پروا نہ بنادے
اے دیکھنے والو مجھے ہنس ہنس کے نہ دیکھو	"	تم کو بھی محبت کہیں مجھ سا نہ بنادے

۲ شعر ۹۷۳-افزون (بھرت پوری) ۹۰

جراتی میں سمجھ آتی ہے ہم قائل نہیں کئے	بیخود	کہ جتنی عمر بڑھتی ہے وہ نادان ہوتے جاتے ہیں
خدا سے ڈر جو ہر اک بات پر ارشاد ہوتا ہے	"	مجھے کیونکر یقین آئے خدا سے آپ ڈرتے ہیں
ترج میں سامنے اک صورت زیبا آئی	"	موت آنکھوں سے اٹھاتے ہوئے پردہ آئی

۳ شعر ۹۷۷-افزون ۹۱ سنتوک رائے بیتاب

نہ رہے باغ جہاں میں کبھی آرام ہے ہم	بیتاب	پھنس گئے قیدِ قفس میں جو چھٹے دام سے ہم
میں کیا غفل نہ اٹھائے فلک کے کیئے سے	"	کسی کو کام نہ ڈالے خدا کیمنے سے
خدا کسی کو گرفتِ زلف کا نہ کرے	"	نصیب میں کسی کا فرکے یہ بلانہ کرے

۱۰ شعر ۹۸۷-افزون ۹۲ غصنف علی شاہ بیتاب حیدر آبادی

یہ میرا دل مری مہت ہے ہے میرا جگو	بیتاب	ہجرتی لاکھوں بلائیں ہیں اکیلا میں ہوں
بیشک یہ جذبِ عشق کا میرے اثر نہیں	"	تم آگئے تھے بھول کے شاید ادھر نہیں
فکر وصال پر اُسے کیا آگیا خیال	"	ہاں کہتے کہتے کہدیا کچھ سوچ کر نہیں
دیر و کعبہ میں پھرا لیکن تو ہم مھیکو	"	مجھ میں ہی رہ کے میری جان ملے تم مھیکو

میری آوازیں کس کی ہے یخوش الحانی	بیتاب	مست کر دیتا ہے خود میرا تکلم مجھ کو
میری کثرت سے عیاں ہے میری یکتائی بھی	”	آئینہ بھی ہوں تماشا بھی تماشا ئی بھی
تنگنائے دہریں رکھتے ہیں پروست خیل	”	قید خانے میں بھی ہم رہ کر ہے آزاد سے
دل میں جو داغِ عشق رسالتِ تابا ہے	”	روشن خدا کے گھر میں بھی اک آفتاب ہے
ناظر بھی ہوں میں اور ہوں منظورِ نظر بھی	”	اک جلوہ گری میری ادھر بھی ہے ادھر بھی
کامل جو یقین ہو تو ہٹے آنکھ سے پردہ	”	جب دل سے دعا نکلتے تو ہوتا ہے اثر بھی

اشعر
۹۸۸-افزون

باتر (بھوپالی) ۹۳

ہر وقت تصور ہے اُن کا ہر وقت سُورِ موسیٰ	باتر	وہ خود ہے مجھ میں نجانہ آنکھوں سے ترابِ برقی ہے
--	------	---

۱۱ اشعر
۹۹۹-افزون

میر عبدالحی تاباں ۹۴

جفا سے اپنی پیشیاں نہ ہو ہو اسو ہوا	تاباں	تری بلا سے میرے جی پہ جو ہوا سو ہوا
سب جو میری شہادت کا یار سے پوچھا	”	کہاں کہ اب تو اسے گاڑ دو ہو اسو ہوا
نہیں کوئی دوست اپنا یا اپنا نہ ہوا اپنا	”	سناؤں کس کو غم اپنا، الم اپنا، بیان اپنا
مجھے آتا ہے رونا ایسی تہنائی پہ لے تاباں	”	نہ یا اپنا، نہ دل اپنا، نہ تن اپنا، نہ جان اپنا
عجب احوال ہے تاباں کا یارو	”	کہ رونا رات دن اور کچھ نہ کہنا
لے دل کی خبر چشمِ میرے یار کی کینہ کو	”	بیار عیادت کرے بیار کی کینہ کو

شعر ۱۰۴۴ - افزون قاری شاہ محمد تاج الدین تاج حید آبادی ۱۰۳۳

سرکار؟ انتظار کئے جا رہا ہوں میں	تاج	ہنگام نزع آپ کا آنا ضرور ہے
جب آپ کو نشانِ دگر دیکھتا ہوں میں	،	کھل جاتا ہے انا بشرؔ تملکہ کاراز
نشاہتِ اقضا و قدر دیکھتے رہے	،	چاہا جو تو نے شافع محض وہی ہوا
روح الامین عروجِ بشر دیکھتے رہے	،	رہ رہ کے آگے ایک قدم جب بڑھ سکے
سرکار کی نگاہ ادھر بھی ادھر بھی ہے	،	محوِ جمالِ حق ہے ہماری خبر بھی ہے
ہے جبینِ شوق و وقفِ آستانِ مصطفیٰ	،	دیدنی ہے جذبہٴ دیوانگانِ مصطفیٰ
بن گئی تقدیر ہلتے ہی زبانِ مصطفیٰ	،	جو زبانِ شاہ سے نکلا وہی ہو کر رہا

شعر ۱۰۴۸ - افزون محمد تاج الدین تاج قریشی حید آبادی ۱۰۳۵

ایک آنسو بھی اگر دیدہ تر سے نکلا	تاج	آبرو پر تیری پھر جائیگا پانی اے عشق
میں آشیان میں اُٹا اسیا کہ آشیان نہیں	،	ہے دل میں برق کا دھڑکا قفسِ گاہ میں ہے
آپ کے دردِ محبت کی قسم "یاد نہیں"	،	کروٹیں بدلی ہیں کتنی شبِ غم یاد نہیں
زبان کا کام دیتی ہیں نگاہیں	،	خوشا مجبوری مجبورِ الفت

رَدِیْفِ ث

شعر ۱۰۵۶ - افزون نجم الدین ثاقب بدایونی ۱۰۵۵

لہ جگر ۹۰، سردار ۱۲۶، قدر ۲۰۰، (ابن وحیفہ و سیاب و ہشید و جگر ۵۹، ۱۰۱، ۱۰۴، ۱۵۷، ۸۹ بہ تبدیل قافیہ) ۱۷۹ (ثاقب ۱۷۹ و نصر ۱۲۳ بہ تبدیل قافیہ) ۵۷، ۵۸، ۱۲۸، ۱۶۸، ۱۷۹، ۱۷۹

پاؤں پھیلا ہی دے دیکھ کے ویرانے کو	ایک ہو بس ہوئی ظالم ترے دیوانے کو
کہتے ہیں اہل ادب عشق کی پہلی منزل	آستان پر ترے سر بھوڑ کے مرجانے کو
سمجھا ہے مجھ کو غیر تو میں غیر ہی بہی	اپنا سمجھ اسے میرے اعدا کیس جے
کیوں فلک ٹوٹ پڑا غیر کے ارمانوں پر	دل سے باہر تو ابھی تک سے نالے نہ گئے
درہم داغ ہی رائج ہے عدم میں شاید	ساتھ کچھ اس کے سوا شاہ و گل لے گئے
دل میں رہ کر نگاہ سے پردہ	یوں کوئی آج تک چھپا بھی ہے؟
اک قیامت ہے سادگی اونکی	یوں تو شوخی بھی ہے حیا بھی ہے
ہم سے بیدست و پاغریوں کا	تو عصا بھی ہے آسرا بھی ہے

۳ شعر ذاکر حسین تاقب

۱۰۵۹-افزون

۱۰۶

لکھنوی

دیارِ دل میں کہیں دوست کا پتہ نہ ملا	تاقب	وہ بد نصیب ہوں کعبہ میں بھی خدا ملا
آنکھ پڑتے ہی نہ تھا نام شکیبائی کا		دیر مینا نہ تھا نقشہ تری انگڑائی کا
جب میں کہتا ہوں کوئی وصل کا سا نام		کان میں آتی ہے آواز کہ جی ہاں نہ ہوا



۲۳ شعر شیخ قلم در بخش جرات

۱۰۸۲-افزون

نہ آنے کی جب میں سنانے لگا	جرات	وہ آئینہ مجھ کو دکھانے لگا
----------------------------	------	----------------------------

میرا علی جانؔ

۹ شعر

۱۰۹۱- افزون

جان	شان میں اللہ کی مطلع ہو وہ دیوان کا
"	اگر دو بخ نہ ہوتی فکر کرتا کون جنت کی
"	بھیجا نسبت کا ہے پیام کہاں
"	مجھ کو تو ڈالا گھر میں فرنگین کی ہو مرید
"	بھلی عورتوں سے بُرائی نہ ہوگی
"	نگوڑی بھینڈیاں ایسی بُری یہ ہوتی ہیں
"	دیکھی جو اپنی چوٹی کی پرچھائیں سات کو
"	دیا ہے کونسا میرا خزانہ بھر تو نے
"	خدا بچائے تری جان رنڈی بازینا

جیسے بسم اللہ بچا نک ہے بوا قرآن کا
 ہے رتبہ سوم کی خست سے حاتم کی نجات کا
 کہاں بچی میری غلام کہاں؟
 مسجد بنائی آپ نے گر جا کے سامنے
 بڑے مردوں سے بھلائی نہ ہوگی
 کسی جتن سے پکاؤ لعاب رہتا ہے
 رستی سمجھ کے بھاگی میں ایک پیغ مار کے
 نگوڑے فاتح ہی کروانے عمر بھر تو نے
 نکالے مردے چوینٹی کی طرح پر تو نے

خال عالی شان جعفر علی خاںؔ

۱ شعر

۱۰۹۳- افزون

جعفر	چھوڑ عارض دل نے گھیر ازلتِ مشکین قام کو
وصل میں مرجائے وہ یہ ہجر میں جیتی ہے	عش میں بلبل کو کیا نسبت ہو پروانہ کیساتھ

جہانگیرؔ

۲ شعر

۱۰۹۵- افزون

جہانگیر	گریا رہا ہوا ساقی پیمانہ ہوا تو کیا
معمور شد اہل سے میخانہ ہوا تو کیا	ہم عشق کے بندے ہیں مذہب کے نہیں وقف
گر کعبہ ہوا تو کیا تیخانہ ہوا تو کیا	

۱۔ تعمیر ۲۳۳ - ۱۶۶ - عزیز ۱۷۷ - حیدر ۱۰۲ - قلع ۱۹۳ - لاجپور ۲۵۳ - ۲۵۴ - فتحانہ جاوید مولفہ پنڈت
 سہریہم میں بتایا گیا ہے کہ یہ شعر خاں مالک خاں جان کا ہے۔

۳۰ شعر
سید ضامن علی جدال لکھنوی
۱۱۳۵ - افزون

نہ خونِ ناحق چھپے گا غافل بچار اُنھیں گے زخمِ مہل
 جو کوئے الفت میں عاشق آئے وہاں سے مرے نہ جا
 جس نے کچھ احساں کیا اک بوجھ ہم پر رکھ دیا
 یہ مقرر کام تھا اُس دربار کے جذب کا
 یا دِ چشم و ابرو ساقی میں بھولے میکشی
 نکلتا ہو گیا دشوار تن سے جانِ لبّیل کا
 نہ خوفِ آہ بتوں کو نہ ڈر ہے نالوں کا
 غرض ہے رونے سے اتنی تمہیں ہنسنا تھا
 وفا کا اپنی بھلا امتحان کیا دیتے
 کوئی جنت سے نہ پھر کر دلِ ناشاد آیا
 فرقت میں ایک دردِ میرا ہم نشین رہا
 دل کسی کے عشق میں اچھا ہوا جاتا رہا
 بدلتے کے بعد نہ سے لگی ہے جو چھوٹ کر
 حشر میں چھپ نہ سکا حسرتِ دیدار کا راز
 یہ دو تو عارضِ رنگیں ہیں و نکلا کے پھول
 نالاں تڑپ کے اے دلِ اندوگیں نہ ہو
 کہتے ہیں وعدہ و صل کا ہم نے تو کر لیا
 ملنا ہے ایسے پردہ نشین کا بہت محال
 ڈھونڈا بہت کہیں نہ تہِ آسماں ملی
 کہو سر رکھ کے قدموں پر انہیں سے

کر اپنا دامن تو پاک قاتل لبو چھڑنا پھر ستر کا
 غرض کہ یوں آپ کے مٹائے گرام نہ جائے بے نشان کا
 سر سے تنکا کیا انا مارا سر یہ چھپت رکھ دیا
 کھینچ کر پہلو سے دل پہلو کے باہر رکھ دیا
 پھر نہ اُترا حلق میں ہم نے جو ساغر رکھ دیا
 مگر کیوں اے فلک یہ بھی کوئی ارمان ہے دل کا
 بڑا کلیجہ ہے اِن دل دکھانے والوں کا
 یہ آنسوؤں کا بہانا تو اک یہاں تھا
 ہمیں تو اُن کی جفاؤں کا آزمانا تھا
 بے مروت کو نہ میں بھول کے بھی یاد آیا
 اُٹھ بھی کھڑا ہوا تو یہیں کا یہیں رہا
 داغ تھا اک مٹ گیا اک درد تھا جاتا رہا
 تو یہ بھی مے پہ گرتی ہے کیا ٹوٹ ٹوٹ کر
 آنکھ کعبخت سے پہچان گئے تم مجھ کو
 ہمک رہے ہیں سدا گلشنِ شباب کے پھول
 دیکھ آسمان پھٹ نہ پڑے شقِ زمیں نہ ہو
 اس کا علاج کیا ہے جو تم کو یقیں نہ ہو
 جو سب جگہ ہو اور بظاہر کہیں نہ ہو
 راحت کی جا چھپی ہوئی نہ زیرِ زمیں نہ ہو
 مٹا دو میرے نکلے کو جبین سے

جَنَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم - دَاغِ ۱۲ - خَزَائِدِ ۱۴۱۰ھ - ۲۱۰ -

۱- آئیر ۳۲ - قدر ۱۹۴ - لہ داغ ۱۱۲ - سہ آئیر ۳۲ - خلق ۱۹۲ - نایخ ۲۲۸ - کھالانت ۲۲ - داغ ۱۱۳ -
صبا ۱۵۹ - خلق ۱۹۳ - آئیر ۳۲ - آبادی ۲۳ - ریاض ۱۳۳ - لہ سجاد ۲۴۱ - آئیر ۳۶ - داغ ۱۱۴ - خلق ۱۹۵ -

ہم سے کتنے ہی تری راہ میں برباد رہے	جلال	تو سلامت رہے کوچہ ترا آباد رہے
اب کسی سے یہ کہیں گے کہ ہیں رنج ہی سے	”	شاد ہونے کی تنائیں تو ناشاد رہے
جو تدبیر اس سے ملنے کی کرین تقدیر ہی ہے	”	اگر تقدیر ہی پر چھوڑ دیں تدبیر ہستی ہے
نالہ تھمتا ہے تو اک دل میں چمک ہوتی ہے	”	اشک رکتے ہیں تو آنکھوں میں ٹھٹھاک ہوتی ہے
نجات ہو گئی ناصح سے عمر بھر کے لئے	”	اوسے کو بھیج دیا یار کی خبر کے لئے
شفل گردھونڈتے ہو جی کے پہلنے کے لئے	”	جی میں آئیٹھو کلیجہ میرا ملنے کے لئے
میرا غبار اڑانے صبا نہیں آتی	”	یہ مشت خاک ٹھکانے لگا نہیں آتی
رنج ہی دے جو خوشی اس ستم ایما کی ہے	”	یوں بھی ہم شاد ہیں خاطر دل ناشاد کی ہے
حد نہیں جو بے نہایت کی	”	انتہا ہے تری عنایت کی
دل میرا لے کے وہ پامال چلے جاتے ہیں	”	اور پھر دستِ تاسف بھی ملے جاتے ہیں

۱۰۱۔ شعر جلیل القدر امام الفنون فصاحت جنک جلیل

لب پہ جدم میرے نام شب بھٹی آیا	جلیل	عمر رفتہ پٹ آئی کہ مسیحا آیا
خروش پر بارش افواہ تھی معراج کی رات	”	عرش پر دھوم تھی ماہِ شب اسری آیا
جس قدر وادی غربت میں چبے تھے کانٹے	”	پھول سب ہو گئے جس وقت بدینہ آیا
کاش آئے مجھے یہ حکم کہ آئیں شرب میں	”	میں پکاروں ”میرے آقا میرے مولا آیا“
ہو گئی بخود کی شوق میں طے راہِ دراز	”	آنکھیں کھولی تو نظر گنبدِ خضر آیا
یا نبیؐ کہے جو کشتی کا اٹھایا لنگر	”	وجد موجوں نے کیا جوش میں دریا آیا
کسی کا حسن اگر بے نقاب ہو جاتا	”	نظامِ عالم ہستی خراب ہو جاتا
ہزار ہنستے رہے گل مگر نہ تھا ممکن	”	کہ میرے زخمِ جگر کا جواب ہو جاتا
کلی نہ پھول سکی اور پھول پھل نہ سکا	”	تہا رے آگے کسی کا چراغ جل نہ سکا

لے جالی ۹۹ - شاد ۱۵۱ - رند ۱۲۹ - امیر ۳۶ - اکبر ۴۶ - لے داغ ۲۰ - شائق ۱۵۵ - لے جلیل ۸۸ - جگر ۹۱ -
نورخ ۱۹۱ - لے نورخ ۱۹۱

بنگاہ برق نہیں چہرہ آفتاب نہیں	جلیل وہ آدمی ہے مگر دیکھنے کی تاب نہیں
” اشارہ نہ کنایہ نہ قسم نہ حیا	” پاس بیٹھے ہیں مگر دور نظر آتے ہیں
” توجہ کرنے پر بھی اتنا ہے علاقتہ باقی	” دور سے دیکھ لیا کرتے ہیں پجانے کو
” آج تک دل کی آرزو ہے وہی	” پھول مڑجھا گیا ہے بُو ہے وہی
” آئینہ ہوں میں اُس کی صورت کا	” آنکھ کھولی تو رُورُو ہے وہی
” جو ہو پوری وہ آرزو ہی نہیں	” جو نہ پوری ہو آرزو ہے وہی
” تجھ سے سوارِ دل چکے لیکن	” تجھ سے ملنے کی آرزو ہے وہی
” اس شان سے وہ آج پئے امتحان چلے	” فتنوں نے پاؤں چوم کے پوچھا کہاں چلے
” اپنی ادائے نیم بنگاہی کا واسطہ	” لے نیخترِ خبر کہ ترے یمجاں چلے
” اٹھتا ہوں میں محوِ دشت سے جانے کو آجوں	” کہتے ہیں خارِ تھام کے دامن ”کہاں چلے“
” آنکھوں میں آکے کون الہی نکل گیا	” کس کی تلاش میں میرے اشک ”اُس چلے
” جب میں چلوں تو سایہ بھی اپنا ساتھ دے	” جب تم چلو زمین چلے آسماں چلے
” ذکرِ حبیب سے نہ ہو غافل کبھی جلیل	” چلتا رہے یہ کام بھی جیتنے باں چلے
” زمانہ ہے کہ گذر اجار ہا ہے	” یہ دریا ہے کہ بہتا جار ہا ہے
” وہ اُٹھے درد اٹھا حشر اُٹھا	” مگر دل ہے کہ بیٹھا جار ہا ہے
” میرے داغِ جگر کو پھول کہہ کر	” مجھے کانٹوں میں کھینچا جار ہا ہے
” بہا ریں لٹادی جوانی لٹادی	” تمہارے لئے زندگانی لٹادی
” باتِ ساقی کی نہ ٹالی جائے گی	” کر کے توبہ توڑ ڈالی جائے گی
” اب تو وعدہ کی بھی مدت ہو چکی	” کب غریبوں کی دعا لی جائے گی
” دیکھتے ہیں غور سے میری شبیہ	” شاید اس میں جان ڈالی جائے گی
” آتے آتے آئے گا ان کو خیال	” جاتے جاتے بے خیالی جائے گی
” کہتے ہیں عاشقوں سے یہ اندازِ چال کے	” رکھ دو قدم قدم پہ کلیجہ نکال کے

لے جیغ ۱۰۳، شاد ۱۵۱، داغ ۱۱۷، آئینہ ۳۶، آغ ۱۱۷، جرات ۸۱، ثاقب ۸۰۔

لے سودا ۱۰۹، (ذوق: تبدیل قافیہ ۱۲۶) ۵۵، رسام ۱۳، آبرہ ۴، لے فیض ۱۸۹۔

اٹری جاتی ہے بل آشتیاں سے	جلیل	کلی کی بوکلی سے پھوٹ نکلی
وہ کچھ کہتے نہیں اپنی زباں سے	”	ادا اک یہ بھی ہے دل مانگنے کی
زین ٹکرا نہ جائے آسماں سے	”	تڑپ میری ترقی کر رہی ہے
یہی ہنسی سی ہنسی ہے ہی سستی سستی ہے	”	وہ جنس دل کی قیمت پوچھتے ہیں تباؤ کیا
ادا میں ناز چوں میں جیا آنکھوں میں سستی ہے	”	جوانی نے دے ہیں اون کو لاکر ہنسی کیا کیا
ہم وہ دل رکھتے ہیں حسیں میں محبت والے	”	دل جتنے ہیں رکھتے ہیں محبت دل میں
سحر کو کیسے کیسے پھول چیتا ہوں میں بستر سے	”	پکٹے ہیں شب غم دل کے تجھے دیدہ تر سے
اور منہ سے کہے جاتے ہیں کہ حال اچھا ہے	”	آنکھ سے دیکھتے جاتے ہیں کہ حالت خراب
تو کس مزے سے وہ فرماتے ہیں کہ جی ہوگی	”	جو پوچھتا ہوں ملاقات بھی کبھی ہوگی
اٹھو گے تم تو قیامت نہ اٹھ کھڑی ہوگی	”	عجیب یہ فکر تھیں ہے کہ ساتھ کون چلے
ہائے کیا دن تھے طبیعت جب کہیں آئی نہ تھی	”	درو سے واقف نہ تھے غم سے شناسائی نہ تھی
آنکھ میں جادو نہ تھا لب پر میسائی نہ تھی	”	یاد ہیں وہ دن کہ تم کو دہری آئی نہ تھی
ہم بھی کہتے تھے ہی جب تک بہا ر آئی نہ تھی	”	سچ کہا دا ہدیہ تو نے زہر قاتل ہے شراب
قیس رسوا تھا تو کیا لیلے کی رسوائی نہ تھی؟	”	میری بدنامی سے تمکو خوش نہ ہونا چاہیے
بات ایسی ہے کہ ہوتا ہے کلیجہ پانی	”	ہائے شیر نہ پایا لب دریا پانی
گئی جس بزم میں لیتی ہوئی آیت نکئی	”	خود نمائی سے تری شکل چھپائی نہ گئی
چوٹ تھی سامنے کی اوس سے بچائی نہ گئی	”	آئینہ دیکھتے ہی لوٹ گیا وہ خود بین
جان من تم سے نظر بھی تو اٹھائی نہ گئی	”	تیرا اٹھتی جو نہ تھی تیر ہی مارا ہوتا
آج تک رشک سے آپس کی جدائی نہ گئی	”	ڈال دی جلوہ دیدار نے پھوٹ آنکھوں میں
گھر سے اپنے وہ کلیجہ کو سنبھالے نکلے	”	رات دل سے میرے اس درد کے نالے نکھے
مر مر کے ہجر یار میں جینا کمال ہے	”	کہدو یہ کوہکن سے کہ مرنا نہیں کمال
پہلو میں دل ہے دل میں تمہارا خیال ہے	”	برساؤ تیر مجھ پر مگر یہ بھی جاں لو

باغبان نے آگ دی جب آشیانے کو میرے
 پر گل ہی جائے گا پہلو میرے تڑپے کا
 اب آپ غیر کا دل لیکے سو گئے کیا ہیں
 مزادیتا ہے جب بادل سو مخانہ آتا ہے
 چلنا روٹھنا یہیں دل کا اک تماشہ ہے
 حواس آئے ہئے پھر کھوئے لیلے نے مجھ کو
 رسائی کی ہوس تجھ کو دل سوخ لے آتا
 جلیل اس سے پتہ چلتا ہے دل کی بیقراری کا
 تھا جو تقدیر میں جلتا تو ہوئے کیوں انساں
 عکس ہے آئینہ دہریں صورت میری
 آئینہ سے اونھیں کچھ انس نہیں بات یہ ہے
 جب صراحی مئے لگلوں سے بھری آتی ہے
 محبت رنگ دیجاتی ہے دل جب ملے ملتا ہے
 ملیں کیا اپنے مشتاقوں سے وہ آتا سمجھتے ہیں
 ہمارا صاف دل ہے ہم تو ملتے ہیں صفائی سے
 وہ مجھ کو دیکھ کر کچھ دل ہی لہجہ چلتے ہیں
 اب کون پھر کے جائے تری جلوہ گاہ سے
 کثرت سے مئے جو پی ہے نظر ہے مال پر
 دیکھا جو حسن یا طبیعت بدل گئی
 ہم تم ملے نہ تھے تو جدائی کا تھا ملال
 پیئے سے کر چکا تھا میں دوبہ مگر جلیل
 دن کی آہیں نہ ٹھیں رات کے نلے نہ گئے

جلیل
 جن پر تیکھ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے
 اداسے کہدو کہ ہم کو ادا نہیں آتی
 ہر ایک پھول میں بوئے وفا نہیں آتی
 صراحی جھومتی ہے وجد میں مایہ آتا ہے
 یہ وہ عاشق ہے جس کو ناز مشوقا آتا ہے
 یہ کہنا تازیانہ تھا تیرا دیوانہ آتا ہے
 کہ زلف یار تک صد چاک ہو کر شایہ آتا ہے
 کہ لب پر شعر جو آتا ہے بیتا بانہ آتا ہے
 شمع ہوتے تری محفل میں رسائی ہوتی
 کچھ حقیقت نہیں اتنی ہے حقیقت میری
 چاہتے ہیں کوئی دیکھا کرے صورت میری
 دل دیوانہ یہ کہتا ہے پری آتی ہے
 مگر مشکل تو یہ ہے دل بڑی مشکل سے ملتا ہے
 کہ ہوتی ہے اویسی کی قدر جو مشکل سے ملتا ہے
 اب اس کو یار تو جائے کہ تو کس دل سے ملتا ہے
 کوئی پروانہ جب شمع سر محفل سے ملتا ہے
 اوشنچ چشم بھونک دے برق نگاہ سے
 رعشہ نہیں ہے کانپ رہا ہوں گناہ سے
 آنکھوں کا تھا قصور چھری دل پہ چل گئی
 اب یہ طلال ہے کہ تمنا نکل گئی
 بادل کا رنگ دیکھ کے نیت بدل گئی
 میرے غمخوار میرے چاہنے والے نہ گئے

عزیز ۵۵ اجایا جلال فرماتے ہیں کہ یہ شعر ثاقب لکھوی کا ہے۔ ۵۵ جلال ۸۲ - فروغ ۱۹۱ - مجر ۹۱ - ۵۵ عزیز ۱۴۵
 داغ ۱۱۹ - ۵۵ آتش ۲۲ - فیاض ۱۸۹ - ۵۵ امیر ۳ - سرور ۱۲۱ - ۵۵ داغ ۱۲۰ - ظہیر ۱۶ - ۵۵ برتر ۱۷۰
 ۵۵ حسرت ۹۹ - صفی ۱۶ - ۵۵ ثاقب ۸۰ - شمیم ۱۵۴ - ظہیر ۱۶۸

تذکرہ سوزِ محبت کا کیا تھا اک بار	جلیل	تا دمِ مرگ زباں سے میرے چھالے نہ گئے
جی جلانے پہ فلک تجھ کو بہت غرہ ہے	۱	کیا کہوں اور کچھ اُوپنچے مرے نالے نہ گئے
خواب ہی میں ہو کسی دن جلوہ گریا مصطفیٰ	۲	دھونڈتی ہیں تم کو آنکھوں میں نظرِ یامصطفیٰ
شوق سے ہم یاد کرتے ہیں تمہیں کس کس طرح	۳	یا نبی۔ یا شاہ۔ یا خیر البشر۔ یا مصطفیٰ

علیؑ سکندر جگر مراد آبادیؒ

۴۰ شعر
۱۲۶۶-۱۲۷۰

ہنہاں کئے سے کہیں راز غم نہاں ہوتا	جگر	زبانِ دہن میں نہ سوتی تو میں زباں ہوتا
تمام اٹھ گئے پردے تو اس سے کیا حاصل	۱	مرا تو جب تھا کہ میں بھی نہ درمیاں ہوتا
وہ حالِ دل لبِ خاموشی سے ہی سنتے ہیں	۲	یہ جانتا تو نہ شرمندہ فغاں ہوتا
یہ سب بنود و نمائش سے تیرے چھینے سے	۳	جو تو نہ پردہ میں ہوتا تو میں کہاں ہوتا
ہمیں معلوم ہے ہم سے سُو محشر میں کیا ہوگا	۴	سب اُس کو دیکھتے ہونگے وہ ان کو دیکھتا ہوگا
کیا خاک جواب اُن کو دوں اُن کے بوالوں کا	۵	لب خشک ہیں زخموں کے منہ بند ہی جھالوں کا
جواب بھی نہ تکلیف فرمائیے گا	۶	تو بس ہاتھ ملتے ہی رہ جائیے گا
گئے جو دل سے تو دل کو خزانہ کے گئے	۷	جو آئے دل میں تو آئے ہمار کی صورت
تو بھی اونا آشنائے دردِ دل	۸	کاش ہوتا مبتلائے دردِ دل
تقدیر نے اُسے بھی نظر سے چھپا دیا	۹	روتے لیٹ کے گرد پسِ کارواں سے ہم
اون کی جفا پر ترکِ وفا کر رہا ہوں میں	۱۰	فطرت کو زندگی سے جدا کر رہا ہوں میں
قدم کی راہ میں کھلے پہلا ہی قدم میں نے	۱۱	مگر احباب اس کو آخری منزل سمجھتے ہیں
شروعِ راہِ محبت ارے معاذ اللہ؟	۱۲	یہ حال ہے کہ قدم ڈگمگائے جاتے ہیں
میری طلب بھی اویسی کے کرم کا صدقہ ہے	۱۳	قدم یہ اٹھتے نہیں ہیں اٹھائے جاتے ہیں
مرنے والے مجھے مرنے کا بھی کچھ ہوش نہیں	۱۴	ماں کا آغوش ہے یہ موت کا آغوش نہیں

لہ امیر ۳۔ لہ حسرت ۹۹۔ (موتیں و ذوق ۲۱۵ و ۱۲۳) تبدیل قافیہ ۳۱ جھٹ ۱۰۱۔ سیاب ۱۲۳۔ آئین ۵۹۔ جگر ۹
ساز ۴۵۔ سردار ۱۲۶۔ شہید ۱۵۴۔ قد ۲۰۰۔ تاج ۷۹ جو شہزادہ تبدیل روئے قافیہ ۵۸۔ (اکبر ۳۴) تبدیل قافیہ
۵۸۔ جگر ۴۳۔ دہقان ۱۲۱۔ لہ آغوش کو رند نے تذکرہ یاد کیا ہے۔ اوز ظفر تائیت۔ (مرواۃ قدس) تاج۔ تبدیل قافیہ

ہنسی پھڑکنے لگی عشق کے فسانے کی	نقاب اٹھاؤ بدل دو فضا زمانے کی
سوزیں بھی وہی اک نغمہ میں ہے جو سازیں ہے	فرق نزدیک کی اور دور کی آوازیں ہے
کسی طرف سے شبِ غم صد انہیں آتی	پکارتا ہوں قضا کو قضا نہیں آتی

۱۱ شعر شہیدِ ملت محمد علی جوہرؒ

۱۲۷۷-۱۲۷۸ فزون

یاں جنبشِ مرہ بھی گستاخِ عظیم ہے	چپ چاپ دیکھتے رہو جو کچھ دکھائے دوست
ملتی نہیں کسی کو سزا امتحاں بغیر	دار و رسن کے حکم کو سمجھو صلائے دوست
لیقوبت پر فضول ہوئے لوگ خندہ زن	یاں لامکاں سے آتی ہے بڑے قبائے دوست
جوہر وہ صبرِ آپ ہی دے گا اگر نہیں	ہے اعتبار وعدہ صبرِ آزمائے دوست
دورِ حیات آپ کا قاتل قضا کے بعد	ہے ابتدا ہمارے تیری انتہا کے بعد
تجھ سے مقابلہ کی کسے تاب ہے ولے	میرا ابو بھی خوب ہے تری خفا کے بعد
قتلِ حسینؑ اصل میں مرگِ یزید ہے	اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کر بلا کے بعد
کچھ بھی وہاں نہ خنجرِ قاتل کا بس چلا	روحِ شہید رہتی ہے نقش و کفن سے دور
خوفِ غارتِ عدالت کا خطر دار کا ڈر	ہیں جہاں اتنے وہاں خوفِ خدا اور ہی
وہ جس سے کہیں ہم تجھے دل شاد کریں گے	سمجھو کہ اسے اور بھی برباد کریں گے
ہم جانتے ہیں لطف و عنایات کو انکی	ہو گا یہی کچھ اور بھی بیداد کریں گے

۸ شعر شیرِ حسنؒ

۱۲۸۵-۱۲۸۶ فزون

اُبھار کر مٹائے جا، بگاڑ کر بنائے جا	جو میں ترا چراغ ہوں جلائے جا بجھائے جا
نُفان کہ مجھ غریب کو حیات کا یہ حکم ہے	سمجھ ہر ایک بھید کو مگر فریب کھائے جا

سوزِ غم دے کے مجھے اس نے یہ ارشاد کیا	جوش	جاتھے کشکش دہرے آزاد کیا
اس کا رونا نہیں کیوں تم نے کیا دلِ برباد	”	اس کا غم ہے کہ بہت دیر میں برباد کیا
اتنا مانوس ہوں فطرت سے کلی جب چٹکی	”	جھک کے میں نے کہا ”کیا مجھ سے کچھ ارشاد کیا“
نہ خنجر ہے جوش ہاتھ میں دامنِ لہو میں تر	”	یہ اُس کے طور ہیں کہ مسیحا کہیں جسے
ہر آوازے دلبری کا آئینہ نیچی نظر	”	سارے عشقوں کا خلاصہ کچھ شرمائی ہوئی
کچھ گمان اک یقین کا پرتو ہے	”	ہر یقین اک گمان ہے پیارے

۱ شعر ۱۲۸۶-۱۲۸۷ جوہرِ بخوری

خدا جانے ابھی کس موج سے طوفان اٹھ جائے	جوہر	ابھی شادان نہوں آثارِ ساحل دیکھنے والے
--	------	--

۲ شعر ۱۲۸۸-۱۲۸۹ لالہ مادھو رام جوہرِ فرخ آبادی

یہ دیکھئے عشق میں تجھ سا کوئی کامل نہیں	جوہر	ہر بانی آپکی بندہ تو اس قابل نہیں
میں نے جو یہ کہا تھیں الفت میری نہیں	”	گردن جھکا کے ناز سے بولے کہ ”جی نہیں“

۱۰ شعر ۱۲۹۸-۱۲۹۹ برج نار این حکیت

دروِ دل پاس وفا جذبہِ ایمان ہونا	حکیت	آدمیت ہے یہی اور یہی انسان ہونا
زندگی کیا ہے عناصر میں ظہورِ رُحیب	”	موت کیا ہے انھیں اجزا کا پریشاں ہونا
چاک ہو کر کفنِ غنچہ بنا جا مسِ گل	”	کھل گیا بچ سے شادی کا نمایاں ہونا

ہے میرا جوش جنون ضبطِ جنون سے بڑھ کر چلکتا	تنگ ہے میرے لئے چاک گریباں ہونا
” رہ کے دنیا میں ہے یوں ترکِ ہوس کی شوش	” جس طرح اپنے ہی سایہ سے گریزاں ہونا
” اکل بھی وہ کُل جو ہے فردائے قیامت نہ اہد	” اور پھر اوس کے لئے کج پریشاں ہونا
” کمالِ بزدلی ہے پست ہونا اپنی نظروں میں	” اگر تھوڑی سی ہمت ہو تو پھر کیا ہونہیں بختا
” نہ کوئی دوست دشمن ہو شریکِ درد و غم میرا	” سلامت میری گردن پر رہے بارِ الم میرا
” رہی ہے ایک ترکِ آرزو کی آرزو باقی	” اسی پر ختم ہے افسانہ درد و الم میرا
” کیا ہے فاش پردہ کفر و دین کا افسانہ میں نے	” کہ دشمن ہے برہمن اور عدو شیخِ حرم میرا



۲ شعر ۱۳۰۱ - افزون

شیخ علی حزیں اصفہانی ۱۱۹

شبِ فرقت میں سچ ہے نیند عاشق کی اچھی ہے	” غصب کی رات ہوتی ہے بڑی شکل سے کٹی ہے
” ہمارا حال سن کر اور بھی غصہ میں وہ آئے	” بنی باتیں بگڑ جاتی ہیں جب ہمت اُلٹی ہے
” فقیرانہ صدا سن کر میری در بات وہ بولے	” یہ کیوں آتا ہے درد پر کیا یہاں خیرات بنتی ہے

۱۲ شعر ۱۳۱۵ - افزون

میر حسن رضا ۱۲۰۷

نہ رہا گل نہ خار ہی آخر حسن	” اک رہا حسنِ یار ہی آخر
” اب جو چھوٹے بھی ہم قصے تو کیا؟	” ہو چکی واں بہار ہی آخر

جَزْ اَشْکِ بِلِیلِ ابِ نہیں گلِ شاخسارِ پر	حسن	کیا اوس بڑگئی ہے جن میں بہارِ پر
اُس شمع نے پھینکا ہے مگر تیسرہ ہوا پر	"	جاتا ہے جودل کا میرے نچر ہوا پر
دامنِ صحرا سے اُنھنے کو حسن کا جی نہیں	"	پاؤں دیوانے نے پھیلائے بیابان کھچکر
نہیں کوئی تیرا نہ ہوگا شریک	"	تیری ذات ہے وحدہ لا شریک
اشکوں سے حسن کیونکہ نہ ہو رازِ دلِ افشا	"	پانی کے چھڑکنے ہی سے بُد ہوتی ہے خس میں
ترے بنِ باغ میں حُبوتِ غنچے گل کے کھلتے ہیں	"	خراشِ ناخنِ غم سے جگر کے زخم چھلتے ہیں
غیر کو تم نہ آنکھ بھردکھو	"	کیا غضب کرتے ہو ادھر دھڑکھو
جانِ و دل ہیں اُداس سے میرے	"	اُٹھ گیا کون پاس سے میرے
یوں غیر کچھ کہیں تو بلا کو بُری لگے؟	"	تو کچھ نہ کہہ کہ ہم غم کو بُری لگے
جو چاہے آپ کو تو اُسے کیا نہ چاہئے	"	انصاف کر تو چاہئے یا نہ چاہئے
مجھ سے نے تجھ کو چاہا تو چاہا عجب نہیں	"	تجھ سا جو مجھ کو چاہے تو پھر کیا نہ چاہئے
عیش و وصال و صحبتِ یارانِ فراغِ دل	"	اس ایک جان کے لئے کیا کیا نہ چاہئے

شمس العلماء خواجہ الطاف حسین حالیؒ (پانی پتی)

۲۰-۱۳۵۵-افزون

قبضہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا	حالی	ایک بندہ نافرمان ہے حمد سدا تیرا
ججتا نہیں نظروں میں نا غلعتِ سلطانی	"	کلی میں مگن اپنی رہتا ہے گدا تیرا
محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نامحرم	"	کچھ کہہ نہ سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا
نشہ میں وہ احسان کے سرشار ہیں اور بخود	"	جو شکر نہیں کرتے نعمت پہ ادا تیرا
سمجھا ہے پرے تجھ کو ادراک کی سرحد سے	"	جس قوم نے رکھا ہے انکار روا تیرا
پیش از ظہور عشق کسی کا نشان نہ تھا	"	تھا حسنِ میزبان کوئی میہاں نہ تھا
ملتے ہی ان کے بھول گئیں کلفتیں تمام	"	گویا ہمارے سر پہ کبھی آسمان تھا

کچھ میری بنخودی سے تہسارازیاں نہیں	حالی	تم جاننا کہ بزم میں اک خستہ جاں نہ تھا
دل سے خیالِ دوست بھلایا نہ جائے گا	ۛ	سینہ میں داغ ہے کہ مٹایا نہ جائے گا
تم کو ہزار شرم سہی مجھ کو لاکھ ضبط	ۛ	الفت وہ راز ہے کہ چھپایا نہ جائے گا
بگڑیں نہ بات بات پر کیوں جانتے ہیں وہ	ۛ	ہم وہ نہیں کہ ہم کو مٹایا نہ جائے گا
وہ امید کیا جس کی ہوا انتہا	ۛ	وہ وعدہ نہیں جو وفا ہو گیا
جہاں میں حالی کسی پر اپنے سوا بھروسہ نہ ہو گیا	ۛ	یہ بھید ہے اپنی زندگی کا بس اس کا چھپا کر کھینچا
ہو لاکھ غیروں کا غیر کوئی نہ جاننا اس کی غیر ہرگز	ۛ	جو اپنا سایہ بھی ہو تو اس کو تصور اپنا نہ ہو گیا
خاکساروں سے خاکساری تھی	ۛ	سر بلندوں سے انکسار نہ تھا
اس کے جاتے ہی یہ کیا ہو گئی گھر کی صورت	ۛ	نہ وہ دیوار کی صورت ہے نہ در کی صورت
کس سے پیمانِ وفا باندھ رہی ہے بلبل	ۛ	کل نہ پہچان سکے گی گلِ ترکی صورت
ہے غم روزِ جدائی نہ نشاِ شبِ وصل	ۛ	ہو گئی اور ہی کچھ شام و سحر کی صورت
اپنے جیسوں سے رہیں سائے نمازی ہیشہ	ۛ	اک بزرگ آتے ہیں مسجد میں خضر کی صورت
کس طرح اس کی لگاؤ کو بناؤ سمجھوں	ۛ	خط میں لکھا ہے وہ القاب جو عنوان میں نہیں
بیقراری تھی سب امیدِ ملاقات کے ساتھ	ۛ	اب وہ اگلی سی درازی شبِ ہجران میں نہیں
آدمی ہو تو کبھی پاسِ محبت کے نہ جائے	ۛ	اب بھی کہتے ہیں کہ ہم غیر کے نقصان میں نہیں
کوئی محرم نہیں ملتا جہاں میں	ۛ	مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زباں میں
ہے جتو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں	ۛ	اب ٹھہرتی ہے دیکھے جا کر نظر کہاں
یا رب اس اختلاط کا انجام ہو بخیر	ۛ	تھا اس کو ہم سے ربط مگر اس قدر کہاں؟
کون و مکان سے ہے دلِ وحشی کنارہ گیر	ۛ	اس خانماں خراب نے ڈھونڈا ہے گھر کہاں
ہم جس پر مر رہے ہیں وہ ہے بات ہی کچھ اور	ۛ	عالم میں تم سے لاکھ سہی تم مگر کہاں ✓
میرے دل میں ہوا اور مجھ سے نہاں ہو	ۛ	مجھے بھی ڈھونڈ لینا تم جہاں ہو
یا رانِ تیز گام نے محل کو جالیسا	ۛ	ہم محو نالہ بحرِ سِ کارواں رہے

فراغت سے دنیا میں دم بھرنے بیٹھو	حالی	اگر چاہتے ہو فراغت زیادہ
مصیبت کا اک اک سے احوال کہنا	”	مصیبت سے ہے یہ مصیبت زیادہ
پھر اوروں کی تکتے پھرو گے سخاوت	”	بڑھاؤ نہ حد سے سخاوت زیادہ
وہ افلاس اپنا چھپاتے ہیں گویا	”	جو دولت سے کرتے ہیں نفرت زیادہ
ہے الفت بھی وحشت بھی دنیا سے لازم	”	یہ الفت زیادہ نہ نفرت زیادہ
فرشتہ سے بہتر ہے انسان بننا	”	مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ
جس کو غصہ میں لگاؤٹ کی ادا یاد ہے	”	آج دل لے گا اگر کل نہ بیا یاد رہے
شوق بڑھتا گیا جو جس کے اس شوق سے عم	”	یہ سبق وہ ہے کہ بھولے سے سوا یاد رہے
بے حجابی جو یہی ہے تیری شوق آنکھوں کی	”	رسم پردہ کی اٹھے گی اسی گھر سے پہلے
اتنی ہی دشوار اپنے عیب کی پہچان ہے	”	جس قدر کرنی ملامت اور کو آسان ہے
چیونٹیوں میں اتحاد اور کیوں میں اتفاق	”	آدمی کا آدمی دشمن خدا کی شان ہے

محترم علی خاں حشمت

اشعر
۱۳۵۶-افزون

پھر وہی تم ہو وہی ہم ہیں وہی باتیں ہیں حشمت پھر وہی عیش وہی دن ہیں وہی راتیں ہیں

محمد علی حشمت

اشعر
۱۳۵۶-افزون

جب آخزانِ حین میں ہوئی آٹائے گل حشمت تب عذیب رو کے پکاری کہ ”ہائے گل“

حیدر علی حیران

۱-شعر
۱۳۵۸-افزون

لہ داغ ۱۱۶-سیتی ۱۴-۳۶-اکبر ۴۶-جلال ۸۴-زندہ ۱۲۹-شاد ۱۵۱-۳۵-صبیب ۹۸-ظہیر ۱۶۹-میکش ۲۷۴-حقیق ۱۰۱-قدیر ۲۰-سیتی ۱۴۶-

دیکھ اُس سے کون کہے تاب التماس کہاں حیران کسے ہے ہوش بجادل کہاں محسوس کیاں

۴ شعر ۱۳۶۲ - افزون جعفر علی حسرت ۱۲۵

کس کا ہے جگر جس پر یہ بیدار کونھے حسرت
شراب گرم یہ جس بجر سے ملے نکلے
تمام دن تھے جدا آپ شمع و پروانہ
شاید اس دامن میں پیالے غن بے تاثیر ہے
لوہم تہیں دل دیتے ہیں کیا یاد کر دو گے
حجاب ہو کے وہیں اس پر آبلے نکلے
ملے جوش کو تو آپ کے سب گلے نکلے
تیرا دامن آج کیوں تیرا گریباں گیر ہے

۲- شعر ۱۳۶۳ - افزون حیا ۱۲۶

ہو چکا وصل وقت نصرت ہے حیا
سانس اک پچانس سہی کھٹکتی ہے
اے اہل جلد آکہ فرصت ہے
دم نکلتا نہیں مصیبت ہے

۸- شعر ۱۳۶۴ - افزون حبیب علی شاہ حبیب حیدر آبادی ۱۲۷

پیر بن مدعا نہیں ملتا حبیب
جب تلک لے نہ سر یہ بدنامی
میں خود اپنے کو ڈھونڈتا ہوں حبیب
برنگ آئینہ محو حیرت ہوا ہے سکتہ کا بچہ عالم
خضر بن راستہ نہیں ملتا
عاشق کا مزا نہیں ملتا
مجھ کو میرا پتہ نہیں ملتا
یہ کس نے دیوانہ کر دیا ہے جال اپنا دکھا دکھا
ہر طرف پھرتے ہیں بھٹکے ہوئے بیزار سے ہم
سر پٹکتے ہیں یہ ہکر درد و دیوار سے ہم
راہ ملتی نہیں کوئی جو یس یار سے ہم
محفل یار ہانست لے یار کجاست

کھلی مجھ پر جو صورت "آینما" کی جیب جدمہ دیکھو او دھر صورت خدا کی
نشہ عجیب اے ساقی تری شراب کی ہے پیالہ ہاتھ میں سینہ میں بکباب کی ہے

۶ شعر ۱۳۶۸- افزون سید محمد کاظم حسین جیب کنتوی ۱۲۸

پاس مجھ کو دل بیمار نے سونے نہ دیا جیب کاوش ہجر ستمگار نے سونے نہ دیا
دم مُردن جو تمنا تھی ترے ملنے کی قبر میں حسرت دیدار نے سونے نہ دیا
وہ چلے گھر سے تو پلٹا میرا دم آنکھوں سے آگیا ہوش میں آنے کی خبر سے پہلے
دُور کیوں جاتے ہو گردل سے ہوشاقی جلا اپنے انفاس کو دیکھو تو نظر سے پہلے
رزقِ مقسوم بہر طور یہیں ملتا ہے آیا ہر پھر کے گیا جو تیرے در سے پہلے
کھل گیا یہ بھی ہیں دو خانہ تقدیر کے نقش نام روشن تھا تیرا شمس و قمر سے پہلے

۸ شعر ۱۳۸۶- افزون پروفیسر محمد عبدالقدیر صدیقی حسرت حیدر آبادی ۱۲۹

میری بُد کی ہی نمود ہے حقیقت اور مجازیں حسرت میں دکھائے لاکھوں نمائشیں ہوں تیرے زہرِ باز میں
ہم نے تو لاکھ ڈھونڈا کچھ بھی پتہ نہ پایا مجنوں کہ ہر چھپا ہے بلی تیری گلی میں
درد تو لا علاج ہوا شبِ غم دراز ہوئے میں رہوں اور بیکسی کوئی نہ چارہ ساز ہوئے
تقدیرِ وسع آئینہ ہوا آئینہِ مگر ظاہر بنا کر آئینہِ خانہ وہی جو تماشا ہے
مرآتِ حقایق ہے یہ دنیا میرے آگے ہر ایک میں ہے یار کا جلوہ میرے آگے
بے وجہ ہیں دل کشی صورتِ باطل باطل میں بھی ہے حق کا تماشیر آگے
وہ باندھ کے بیٹھے دامنِ تیرے دامن سے دیوانہ پر قربان ہے داناؤں کی دانائی
تے لیے خلف نام مجھ کو پکارتے ہیں سرگرم جستجو ہیں سارے جہان والے

۱۰۱- ۱۰۲- ۱۰۳- ۱۰۴- ۱۰۵- ۱۰۶- ۱۰۷- ۱۰۸- ۱۰۹- ۱۱۰- ۱۱۱- ۱۱۲- ۱۱۳- ۱۱۴- ۱۱۵- ۱۱۶- ۱۱۷- ۱۱۸- ۱۱۹- ۱۲۰- ۱۲۱- ۱۲۲- ۱۲۳- ۱۲۴- ۱۲۵- ۱۲۶- ۱۲۷- ۱۲۸- ۱۲۹- ۱۳۰- ۱۳۱- ۱۳۲- ۱۳۳- ۱۳۴- ۱۳۵- ۱۳۶- ۱۳۷- ۱۳۸- ۱۳۹- ۱۴۰- ۱۴۱- ۱۴۲- ۱۴۳- ۱۴۴- ۱۴۵- ۱۴۶- ۱۴۷- ۱۴۸- ۱۴۹- ۱۵۰- ۱۵۱- ۱۵۲- ۱۵۳- ۱۵۴- ۱۵۵- ۱۵۶- ۱۵۷- ۱۵۸- ۱۵۹- ۱۶۰- ۱۶۱- ۱۶۲- ۱۶۳- ۱۶۴- ۱۶۵- ۱۶۶- ۱۶۷- ۱۶۸- ۱۶۹- ۱۷۰- ۱۷۱- ۱۷۲- ۱۷۳- ۱۷۴- ۱۷۵- ۱۷۶- ۱۷۷- ۱۷۸- ۱۷۹- ۱۸۰- ۱۸۱- ۱۸۲- ۱۸۳- ۱۸۴- ۱۸۵- ۱۸۶- ۱۸۷- ۱۸۸- ۱۸۹- ۱۹۰- ۱۹۱- ۱۹۲- ۱۹۳- ۱۹۴- ۱۹۵- ۱۹۶- ۱۹۷- ۱۹۸- ۱۹۹- ۲۰۰- ۲۰۱- ۲۰۲- ۲۰۳- ۲۰۴- ۲۰۵- ۲۰۶- ۲۰۷- ۲۰۸- ۲۰۹- ۲۱۰- ۲۱۱- ۲۱۲- ۲۱۳- ۲۱۴- ۲۱۵- ۲۱۶- ۲۱۷- ۲۱۸- ۲۱۹- ۲۲۰- ۲۲۱- ۲۲۲- ۲۲۳- ۲۲۴- ۲۲۵- ۲۲۶- ۲۲۷- ۲۲۸- ۲۲۹- ۲۳۰- ۲۳۱- ۲۳۲- ۲۳۳- ۲۳۴- ۲۳۵- ۲۳۶- ۲۳۷- ۲۳۸- ۲۳۹- ۲۴۰- ۲۴۱- ۲۴۲- ۲۴۳- ۲۴۴- ۲۴۵- ۲۴۶- ۲۴۷- ۲۴۸- ۲۴۹- ۲۵۰- ۲۵۱- ۲۵۲- ۲۵۳- ۲۵۴- ۲۵۵- ۲۵۶- ۲۵۷- ۲۵۸- ۲۵۹- ۲۶۰- ۲۶۱- ۲۶۲- ۲۶۳- ۲۶۴- ۲۶۵- ۲۶۶- ۲۶۷- ۲۶۸- ۲۶۹- ۲۷۰- ۲۷۱- ۲۷۲- ۲۷۳- ۲۷۴- ۲۷۵- ۲۷۶- ۲۷۷- ۲۷۸- ۲۷۹- ۲۸۰- ۲۸۱- ۲۸۲- ۲۸۳- ۲۸۴- ۲۸۵- ۲۸۶- ۲۸۷- ۲۸۸- ۲۸۹- ۲۹۰- ۲۹۱- ۲۹۲- ۲۹۳- ۲۹۴- ۲۹۵- ۲۹۶- ۲۹۷- ۲۹۸- ۲۹۹- ۳۰۰- ۳۰۱- ۳۰۲- ۳۰۳- ۳۰۴- ۳۰۵- ۳۰۶- ۳۰۷- ۳۰۸- ۳۰۹- ۳۱۰- ۳۱۱- ۳۱۲- ۳۱۳- ۳۱۴- ۳۱۵- ۳۱۶- ۳۱۷- ۳۱۸- ۳۱۹- ۳۲۰- ۳۲۱- ۳۲۲- ۳۲۳- ۳۲۴- ۳۲۵- ۳۲۶- ۳۲۷- ۳۲۸- ۳۲۹- ۳۳۰- ۳۳۱- ۳۳۲- ۳۳۳- ۳۳۴- ۳۳۵- ۳۳۶- ۳۳۷- ۳۳۸- ۳۳۹- ۳۴۰- ۳۴۱- ۳۴۲- ۳۴۳- ۳۴۴- ۳۴۵- ۳۴۶- ۳۴۷- ۳۴۸- ۳۴۹- ۳۵۰- ۳۵۱- ۳۵۲- ۳۵۳- ۳۵۴- ۳۵۵- ۳۵۶- ۳۵۷- ۳۵۸- ۳۵۹- ۳۶۰- ۳۶۱- ۳۶۲- ۳۶۳- ۳۶۴- ۳۶۵- ۳۶۶- ۳۶۷- ۳۶۸- ۳۶۹- ۳۷۰- ۳۷۱- ۳۷۲- ۳۷۳- ۳۷۴- ۳۷۵- ۳۷۶- ۳۷۷- ۳۷۸- ۳۷۹- ۳۸۰- ۳۸۱- ۳۸۲- ۳۸۳- ۳۸۴- ۳۸۵- ۳۸۶- ۳۸۷- ۳۸۸- ۳۸۹- ۳۹۰- ۳۹۱- ۳۹۲- ۳۹۳- ۳۹۴- ۳۹۵- ۳۹۶- ۳۹۷- ۳۹۸- ۳۹۹- ۴۰۰- ۴۰۱- ۴۰۲- ۴۰۳- ۴۰۴- ۴۰۵- ۴۰۶- ۴۰۷- ۴۰۸- ۴۰۹- ۴۱۰- ۴۱۱- ۴۱۲- ۴۱۳- ۴۱۴- ۴۱۵- ۴۱۶- ۴۱۷- ۴۱۸- ۴۱۹- ۴۲۰- ۴۲۱- ۴۲۲- ۴۲۳- ۴۲۴- ۴۲۵- ۴۲۶- ۴۲۷- ۴۲۸- ۴۲۹- ۴۳۰- ۴۳۱- ۴۳۲- ۴۳۳- ۴۳۴- ۴۳۵- ۴۳۶- ۴۳۷- ۴۳۸- ۴۳۹- ۴۴۰- ۴۴۱- ۴۴۲- ۴۴۳- ۴۴۴- ۴۴۵- ۴۴۶- ۴۴۷- ۴۴۸- ۴۴۹- ۴۵۰- ۴۵۱- ۴۵۲- ۴۵۳- ۴۵۴- ۴۵۵- ۴۵۶- ۴۵۷- ۴۵۸- ۴۵۹- ۴۶۰- ۴۶۱- ۴۶۲- ۴۶۳- ۴۶۴- ۴۶۵- ۴۶۶- ۴۶۷- ۴۶۸- ۴۶۹- ۴۷۰- ۴۷۱- ۴۷۲- ۴۷۳- ۴۷۴- ۴۷۵- ۴۷۶- ۴۷۷- ۴۷۸- ۴۷۹- ۴۸۰- ۴۸۱- ۴۸۲- ۴۸۳- ۴۸۴- ۴۸۵- ۴۸۶- ۴۸۷- ۴۸۸- ۴۸۹- ۴۹۰- ۴۹۱- ۴۹۲- ۴۹۳- ۴۹۴- ۴۹۵- ۴۹۶- ۴۹۷- ۴۹۸- ۴۹۹- ۵۰۰- ۵۰۱- ۵۰۲- ۵۰۳- ۵۰۴- ۵۰۵- ۵۰۶- ۵۰۷- ۵۰۸- ۵۰۹- ۵۱۰- ۵۱۱- ۵۱۲- ۵۱۳- ۵۱۴- ۵۱۵- ۵۱۶- ۵۱۷- ۵۱۸- ۵۱۹- ۵۲۰- ۵۲۱- ۵۲۲- ۵۲۳- ۵۲۴- ۵۲۵- ۵۲۶- ۵۲۷- ۵۲۸- ۵۲۹- ۵۳۰- ۵۳۱- ۵۳۲- ۵۳۳- ۵۳۴- ۵۳۵- ۵۳۶- ۵۳۷- ۵۳۸- ۵۳۹- ۵۴۰- ۵۴۱- ۵۴۲- ۵۴۳- ۵۴۴- ۵۴۵- ۵۴۶- ۵۴۷- ۵۴۸- ۵۴۹- ۵۵۰- ۵۵۱- ۵۵۲- ۵۵۳- ۵۵۴- ۵۵۵- ۵۵۶- ۵۵۷- ۵۵۸- ۵۵۹- ۵۶۰- ۵۶۱- ۵۶۲- ۵۶۳- ۵۶۴- ۵۶۵- ۵۶۶- ۵۶۷- ۵۶۸- ۵۶۹- ۵۷۰- ۵۷۱- ۵۷۲- ۵۷۳- ۵۷۴- ۵۷۵- ۵۷۶- ۵۷۷- ۵۷۸- ۵۷۹- ۵۸۰- ۵۸۱- ۵۸۲- ۵۸۳- ۵۸۴- ۵۸۵- ۵۸۶- ۵۸۷- ۵۸۸- ۵۸۹- ۵۹۰- ۵۹۱- ۵۹۲- ۵۹۳- ۵۹۴- ۵۹۵- ۵۹۶- ۵۹۷- ۵۹۸- ۵۹۹- ۶۰۰- ۶۰۱- ۶۰۲- ۶۰۳- ۶۰۴- ۶۰۵- ۶۰۶- ۶۰۷- ۶۰۸- ۶۰۹- ۶۱۰- ۶۱۱- ۶۱۲- ۶۱۳- ۶۱۴- ۶۱۵- ۶۱۶- ۶۱۷- ۶۱۸- ۶۱۹- ۶۲۰- ۶۲۱- ۶۲۲- ۶۲۳- ۶۲۴- ۶۲۵- ۶۲۶- ۶۲۷- ۶۲۸- ۶۲۹- ۶۳۰- ۶۳۱- ۶۳۲- ۶۳۳- ۶۳۴- ۶۳۵- ۶۳۶- ۶۳۷- ۶۳۸- ۶۳۹- ۶۴۰- ۶۴۱- ۶۴۲- ۶۴۳- ۶۴۴- ۶۴۵- ۶۴۶- ۶۴۷- ۶۴۸- ۶۴۹- ۶۵۰- ۶۵۱- ۶۵۲- ۶۵۳- ۶۵۴- ۶۵۵- ۶۵۶- ۶۵۷- ۶۵۸- ۶۵۹- ۶۶۰- ۶۶۱- ۶۶۲- ۶۶۳- ۶۶۴- ۶۶۵- ۶۶۶- ۶۶۷- ۶۶۸- ۶۶۹- ۶۷۰- ۶۷۱- ۶۷۲- ۶۷۳- ۶۷۴- ۶۷۵- ۶۷۶- ۶۷۷- ۶۷۸- ۶۷۹- ۶۸۰- ۶۸۱- ۶۸۲- ۶۸۳- ۶۸۴- ۶۸۵- ۶۸۶- ۶۸۷- ۶۸۸- ۶۸۹- ۶۹۰- ۶۹۱- ۶۹۲- ۶۹۳- ۶۹۴- ۶۹۵- ۶۹۶- ۶۹۷- ۶۹۸- ۶۹۹- ۷۰۰- ۷۰۱- ۷۰۲- ۷۰۳- ۷۰۴- ۷۰۵- ۷۰۶- ۷۰۷- ۷۰۸- ۷۰۹- ۷۱۰- ۷۱۱- ۷۱۲- ۷۱۳- ۷۱۴- ۷۱۵- ۷۱۶- ۷۱۷- ۷۱۸- ۷۱۹- ۷۲۰- ۷۲۱- ۷۲۲- ۷۲۳- ۷۲۴- ۷۲۵- ۷۲۶- ۷۲۷- ۷۲۸- ۷۲۹- ۷۳۰- ۷۳۱- ۷۳۲- ۷۳۳- ۷۳۴- ۷۳۵- ۷۳۶- ۷۳۷- ۷۳۸- ۷۳۹- ۷۴۰- ۷۴۱- ۷۴۲- ۷۴۳- ۷۴۴- ۷۴۵- ۷۴۶- ۷۴۷- ۷۴۸- ۷۴۹- ۷۵۰- ۷۵۱- ۷۵۲- ۷۵۳- ۷۵۴- ۷۵۵- ۷۵۶- ۷۵۷- ۷۵۸- ۷۵۹- ۷۶۰- ۷۶۱- ۷۶۲- ۷۶۳- ۷۶۴- ۷۶۵- ۷۶۶- ۷۶۷- ۷۶۸- ۷۶۹- ۷۷۰- ۷۷۱- ۷۷۲- ۷۷۳- ۷۷۴- ۷۷۵- ۷۷۶- ۷۷۷- ۷۷۸- ۷۷۹- ۷۸۰- ۷۸۱- ۷۸۲- ۷۸۳- ۷۸۴- ۷۸۵- ۷۸۶- ۷۸۷- ۷۸۸- ۷۸۹- ۷۹۰- ۷۹۱- ۷۹۲- ۷۹۳- ۷۹۴- ۷۹۵- ۷۹۶- ۷۹۷- ۷۹۸- ۷۹۹- ۸۰۰- ۸۰۱- ۸۰۲- ۸۰۳- ۸۰۴- ۸۰۵- ۸۰۶- ۸۰۷- ۸۰۸- ۸۰۹- ۸۱۰- ۸۱۱- ۸۱۲- ۸۱۳- ۸۱۴- ۸۱۵- ۸۱۶- ۸۱۷- ۸۱۸- ۸۱۹- ۸۲۰- ۸۲۱- ۸۲۲- ۸۲۳- ۸۲۴- ۸۲۵- ۸۲۶- ۸۲۷- ۸۲۸- ۸۲۹- ۸۳۰- ۸۳۱- ۸۳۲- ۸۳۳- ۸۳۴- ۸۳۵- ۸۳۶- ۸۳۷- ۸۳۸- ۸۳۹- ۸۴۰- ۸۴۱- ۸۴۲- ۸۴۳- ۸۴۴- ۸۴۵- ۸۴۶- ۸۴۷- ۸۴۸- ۸۴۹- ۸۵۰- ۸۵۱- ۸۵۲- ۸۵۳- ۸۵۴- ۸۵۵- ۸۵۶- ۸۵۷- ۸۵۸- ۸۵۹- ۸۶۰- ۸۶۱- ۸۶۲- ۸۶۳- ۸۶۴- ۸۶۵- ۸۶۶- ۸۶۷- ۸۶۸- ۸۶۹- ۸۷۰- ۸۷۱- ۸۷۲- ۸۷۳- ۸۷۴- ۸۷۵- ۸۷۶- ۸۷۷- ۸۷۸- ۸۷۹- ۸۸۰- ۸۸۱- ۸۸۲- ۸۸۳- ۸۸۴- ۸۸۵- ۸۸۶- ۸۸۷- ۸۸۸- ۸۸۹- ۸۹۰- ۸۹۱- ۸۹۲- ۸۹۳- ۸۹۴- ۸۹۵- ۸۹۶- ۸۹۷- ۸۹۸- ۸۹۹- ۹۰۰- ۹۰۱- ۹۰۲- ۹۰۳- ۹۰۴- ۹۰۵- ۹۰۶- ۹۰۷- ۹۰۸- ۹۰۹- ۹۱۰- ۹۱۱- ۹۱۲- ۹۱۳- ۹۱۴- ۹۱۵- ۹۱۶- ۹۱۷- ۹۱۸- ۹۱۹- ۹۲۰- ۹۲۱- ۹۲۲- ۹۲۳- ۹۲۴- ۹۲۵- ۹۲۶- ۹۲۷- ۹۲۸- ۹۲۹- ۹۳۰- ۹۳۱- ۹۳۲- ۹۳۳- ۹۳۴- ۹۳۵- ۹۳۶- ۹۳۷- ۹۳۸- ۹۳۹- ۹۴۰- ۹۴۱- ۹۴۲- ۹۴۳- ۹۴۴- ۹۴۵- ۹۴۶- ۹۴۷- ۹۴۸- ۹۴۹- ۹۵۰- ۹۵۱- ۹۵۲- ۹۵۳- ۹۵۴- ۹۵۵- ۹۵۶- ۹۵۷- ۹۵۸- ۹۵۹- ۹۶۰- ۹۶۱- ۹۶۲- ۹۶۳- ۹۶۴- ۹۶۵- ۹۶۶- ۹۶۷- ۹۶۸- ۹۶۹- ۹۷۰- ۹۷۱- ۹۷۲- ۹۷۳- ۹۷۴- ۹۷۵- ۹۷۶- ۹۷۷- ۹۷۸- ۹۷۹- ۹۸۰- ۹۸۱- ۹۸۲- ۹۸۳- ۹۸۴- ۹۸۵- ۹۸۶- ۹۸۷- ۹۸۸- ۹۸۹- ۹۹۰- ۹۹۱- ۹۹۲- ۹۹۳- ۹۹۴- ۹۹۵- ۹۹۶- ۹۹۷- ۹۹۸- ۹۹۹- ۱۰۰۰- ۱۰۰۱- ۱۰۰۲- ۱۰۰۳- ۱۰۰۴- ۱۰۰۵- ۱۰۰۶- ۱۰۰۷- ۱۰۰۸- ۱۰۰۹- ۱۰۱۰- ۱۰۱۱- ۱۰۱۲- ۱۰۱۳- ۱۰۱۴- ۱۰۱۵- ۱۰۱۶- ۱۰۱۷- ۱۰۱۸- ۱۰۱۹- ۱۰۲۰- ۱۰۲۱- ۱۰۲۲- ۱۰۲۳- ۱۰۲۴- ۱۰۲۵- ۱۰۲۶- ۱۰۲۷- ۱۰۲۸- ۱۰۲۹- ۱۰۳۰- ۱۰۳۱- ۱۰۳۲- ۱۰۳۳- ۱۰۳۴- ۱۰۳۵- ۱۰۳۶- ۱۰۳۷- ۱۰۳۸- ۱۰۳۹- ۱۰۴۰- ۱۰۴۱- ۱۰۴۲- ۱۰۴۳- ۱۰۴۴- ۱۰۴۵- ۱۰۴۶- ۱۰۴۷- ۱۰۴۸- ۱۰۴۹- ۱۰۵۰- ۱۰۵۱- ۱۰۵۲- ۱۰۵۳- ۱۰۵۴- ۱۰۵۵- ۱۰۵۶- ۱۰۵۷- ۱۰۵۸- ۱۰۵۹- ۱۰۶۰- ۱۰۶۱- ۱۰۶۲- ۱۰۶۳- ۱۰۶۴- ۱۰۶۵- ۱۰۶۶- ۱۰۶۷- ۱۰۶۸- ۱۰۶۹- ۱۰۷۰- ۱۰۷۱- ۱۰۷۲- ۱۰۷۳- ۱۰۷۴- ۱۰۷۵- ۱۰۷۶- ۱۰۷۷- ۱۰۷۸- ۱۰۷۹- ۱۰۸۰- ۱۰۸۱- ۱۰۸۲- ۱۰۸۳- ۱۰۸۴- ۱۰۸۵- ۱۰۸۶- ۱۰۸۷- ۱۰۸۸- ۱۰۸۹- ۱۰۹۰- ۱۰۹۱- ۱۰۹۲- ۱۰۹۳- ۱۰۹۴- ۱۰۹۵- ۱۰۹۶- ۱۰۹۷- ۱۰۹۸- ۱۰۹۹- ۱۱۰۰- ۱۱۰۱- ۱۱۰۲- ۱۱۰۳- ۱۱۰۴- ۱۱۰۵- ۱۱۰۶- ۱۱۰۷- ۱۱۰۸- ۱۱۰۹- ۱۱۱۰- ۱۱۱۱- ۱۱۱۲- ۱۱۱۳- ۱۱۱۴- ۱۱۱۵- ۱۱۱۶- ۱۱۱۷- ۱۱۱۸- ۱۱۱۹- ۱۱۲۰- ۱۱۲۱- ۱۱۲۲- ۱۱۲۳- ۱۱۲۴- ۱۱۲۵- ۱۱۲۶- ۱۱۲۷- ۱۱۲۸- ۱۱۲۹- ۱۱۳۰- ۱۱۳۱- ۱۱۳۲- ۱۱۳۳- ۱۱۳۴- ۱۱۳۵- ۱۱۳۶- ۱۱۳۷- ۱۱۳۸- ۱۱۳۹- ۱۱۴۰- ۱۱۴۱- ۱۱۴۲- ۱۱۴۳- ۱۱۴۴- ۱۱۴۵- ۱۱۴۶- ۱۱۴۷- ۱۱۴۸- ۱۱۴۹- ۱۱۵۰- ۱۱۵۱- ۱۱۵۲- ۱۱۵۳- ۱۱۵۴- ۱۱۵۵- ۱۱۵۶- ۱۱۵۷- ۱۱۵۸- ۱۱۵۹- ۱۱۶۰- ۱۱۶۱- ۱۱۶۲- ۱۱۶۳- ۱۱۶۴- ۱۱۶۵- ۱۱۶۶- ۱۱۶۷- ۱۱۶۸- ۱۱۶۹- ۱۱۷۰- ۱۱۷۱- ۱۱۷۲- ۱۱۷۳- ۱۱۷۴- ۱۱۷۵- ۱۱۷۶- ۱۱۷۷- ۱۱۷۸- ۱۱۷۹- ۱۱۸۰- ۱۱۸۱- ۱۱۸۲- ۱۱۸۳- ۱۱۸۴- ۱۱۸۵- ۱۱۸۶- ۱۱۸۷- ۱۱۸۸- ۱۱۸۹- ۱۱۹۰- ۱۱۹۱- ۱۱۹۲- ۱۱۹۳- ۱۱۹۴- ۱۱۹۵- ۱۱۹۶- ۱۱۹۷- ۱۱۹۸- ۱۱۹۹- ۱۲۰۰- ۱۲۰۱- ۱۲۰۲- ۱۲۰۳- ۱۲۰۴- ۱۲۰۵- ۱۲۰۶- ۱۲۰۷- ۱۲۰۸- ۱۲۰۹- ۱۲۱۰- ۱۲۱۱- ۱۲۱۲- ۱۲۱۳- ۱۲۱۴- ۱۲۱۵- ۱۲۱۶- ۱۲۱۷- ۱۲۱۸- ۱۲۱۹- ۱۲۲۰- ۱۲۲۱- ۱۲۲۲- ۱۲۲۳- ۱۲۲۴- ۱۲۲۵- ۱۲۲۶- ۱۲۲۷- ۱۲۲۸- ۱۲۲۹- ۱۲۳۰- ۱۲۳۱- ۱۲۳۲- ۱۲۳۳- ۱۲۳۴- ۱۲۳۵- ۱۲۳۶- ۱۲۳۷- ۱۲۳۸- ۱۲۳۹- ۱۲۴۰- ۱۲۴۱- ۱۲۴۲- ۱۲۴۳- ۱۲۴۴- ۱۲۴۵- ۱۲۴۶- ۱۲۴۷- ۱۲۴۸- ۱۲۴۹- ۱۲۵۰- ۱۲۵۱- ۱۲۵۲- ۱۲۵۳- ۱۲۵۴- ۱۲۵۵- ۱۲۵۶- ۱۲۵۷- ۱۲۵۸- ۱۲۵۹- ۱۲۶۰- ۱۲۶۱- ۱۲۶۲- ۱۲۶۳- ۱۲۶۴- ۱۲۶۵- ۱۲۶۶- ۱۲۶۷- ۱۲۶۸- ۱۲۶۹- ۱۲۷۰- ۱۲۷۱- ۱۲۷۲- ۱۲۷۳- ۱۲۷۴- ۱۲۷۵- ۱۲۷۶- ۱۲۷۷- ۱۲۷۸- ۱۲۷۹- ۱۲۸۰- ۱۲۸۱- ۱۲۸۲- ۱۲۸۳- ۱۲۸۴- ۱۲۸۵- ۱۲۸۶- ۱۲۸۷- ۱۲۸۸- ۱۲۸۹- ۱۲۹۰- ۱۲۹۱- ۱۲۹۲- ۱۲۹۳- ۱۲۹۴- ۱۲۹۵- ۱۲۹۶- ۱۲۹۷- ۱۲۹۸- ۱۲۹۹- ۱۳۰۰- ۱۳۰۱- ۱۳۰۲- ۱۳۰۳- ۱۳۰۴- ۱۳۰۵- ۱۳۰۶- ۱۳۰۷- ۱۳۰۸- ۱۳۰۹- ۱۳۱۰- ۱۳۱۱- ۱۳۱۲- ۱۳۱۳- ۱۳۱۴- ۱۳۱۵- ۱۳۱۶- ۱۳۱۷- ۱۳۱۸- ۱۳۱۹- ۱۳۲۰- ۱۳۲۱- ۱۳۲۲- ۱۳۲۳- ۱۳۲۴- ۱۳۲۵- ۱۳۲۶- ۱۳۲۷- ۱۳۲۸- ۱۳۲۹- ۱۳۳۰- ۱۳۳۱- ۱۳۳۲- ۱۳۳۳- ۱۳۳۴- ۱۳۳۵- ۱۳۳۶- ۱۳۳۷- ۱۳۳۸- ۱۳۳۹- ۱۳۴۰- ۱۳۴۱- ۱۳۴۲- ۱۳۴۳- ۱۳۴۴- ۱۳۴۵- ۱۳۴۶- ۱۳۴۷- ۱۳۴۸- ۱۳۴۹- ۱۳۵۰- ۱۳۵۱- ۱۳۵۲- ۱۳۵۳- ۱۳۵۴- ۱۳۵۵- ۱۳۵۶- ۱۳۵۷- ۱۳۵۸- ۱۳۵۹- ۱۳۶۰- ۱۳۶۱- ۱۳۶۲- ۱۳۶۳- ۱۳۶۴- ۱۳۶۵- ۱۳۶۶- ۱۳۶۷- ۱۳۶۸- ۱۳۶۹- ۱۳۷۰- ۱۳۷۱- ۱۳۷۲- ۱۳۷۳- ۱۳۷۴- ۱۳۷۵- ۱۳۷۶- ۱۳۷۷- ۱۳۷۸- ۱۳۷۹- ۱۳۸۰- ۱۳۸۱- ۱۳۸۲- ۱۳۸۳- ۱۳۸۴- ۱۳۸۵- ۱۳۸۶- ۱۳۸۷- ۱۳۸۸- ۱۳۸۹- ۱۳۹۰- ۱۳۹۱- ۱۳۹۲- ۱۳۹۳- ۱۳۹۴- ۱۳۹۵- ۱۳۹۶- ۱۳۹۷- ۱۳۹۸- ۱۳۹۹- ۱۴۰۰- ۱۴۰۱- ۱۴۰۲- ۱۴۰۳- ۱۴۰۴- ۱۴۰۵- ۱۴۰۶- ۱۴۰۷- ۱۴۰۸- ۱۴۰۹- ۱۴۱۰- ۱۴۱۱- ۱۴۱۲- ۱۴۱۳- ۱۴۱۴- ۱۴۱۵- ۱۴۱۶- ۱۴۱۷- ۱۴۱۸- ۱۴۱۹- ۱۴۲۰- ۱۴۲۱- ۱۴۲۲- ۱۴۲۳-

فیض الحسن حسرت

۲۳ مہر

۱۴۰۹ افزون

شغل بیکار ہیں سب اور مکی محبت کے سوا
اہل عصیاں کو ترے سایہ رحمت کے سوا
بندہ عشق ہے تو یوں قطع رہ مراد کر
ہمت سر بلند سے یاس کا انسداد کر
گھر آگئے ہیں بیدئی ہمرہاں سے ہم
لیکن یہ جب کہ چھوٹ چلیں کارواں سے ہم
اب تم سے دل کی بات کہیں کیا زبان سے ہم
تنگ آگئے ہیں کشمکش امتحان سے ہم
پھر آگئے وہیں پہ چلے تھے جہاں سے ہم
مگر جب یاد آتے ہیں تو اکثر یاد آتے ہیں
ہو کے واقف لطفِ غم سے رات دن ویا کر لو
اور جو میں اب دیدہ دل سے نہیں دیکھا کروں
کیا تیری یاد بھی میرے دل سے نکل گئی؟
داغ دل کوئی نمودار نہ ہونے پائے
یہ خوف ہے کہ نہ سن لے کہیں خدا میری
وہ چاہتے تھے نہ دیکھے کوئی ادا میری
ہم کو اب تک عاشقی کا وہ زمانہ یاد ہے
میں ہوں تجھ سے جدا خدا نہ کرے
میں بے قصور بھی کہہ دوں کہ ہاں ضرور ہوئی
اُس طرف دیکھا نہ جاتا تھا مگر دیکھا کئے

کچھ بھی حاصل نہ ہوا زہد سے نخوت کے سوا
حشر میں تابِ جہنم سے مفرا اور کہاں
جان کو محو غم بنا دل کو وفا نہاد کر
اے کہ نجاتِ ہند کی دل سے ہے تجھ کو آرزو
اپنا سا شوق اوروں میں لائیں کہاں سے ہم
کچھ ایسی دور بھی تو نہیں منسزل مراد
معلوم سب ہے پوچھتے ہو پھر بھی مدعا
میلوس بھی تو کرتے نہیں تم زراہِ ناز
ہے انتہائے یاس بھی اک ابتدا کِ شوق
نہیں آتی تو یاد ان کو مہینوں تک نہیں آتی
کام لوں نا کامیوں سے عشق کا کہنا کروں
مجھ سے تم چھپنے لگے اچھا کیا یوں ہی سہی
تجھ کو فلک نے مجھ سے چھڑایا تو کیسا ہوا
شوق پوشیدہ کا اظہار نہ ہونے پائے
بہت جمل ہے ترے درد سے دعا میری
چھپے جو مجھ سے تو کیا یہ بھی اک ادا نہ ہوئی
چپکے چپکے رات دن آنسو بہانا یاد ہے
تجھ کو کچھ سے خدا جدا نہ کرے
وہ جب یہ کہتے ہیں تجھ سے خطا ضرور ہوئی
اُن کو رخصت کر کے تاحہ نظر دیکھا کئے

دلوں کو فکر دو عالم سے کر دیا آزاد	ترے جنون کا خدا سلسلہ دراز کرے
خرد کا نام جنون پڑ گیا جنوں کا خرد	جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے
ترے کرم کا سزاوار تو نہیں حسرت	اب آگے تری خوشی ہے جو سرفراز کرے

۱۳۱

حسین علی بیگ

۱ شعر

۱۳۱۰ - افزون

حسرت پر اس مسافر بکیں کے روئے	جو تھک گیا ہو بیٹھ کے نزل کے سامنے
-------------------------------	------------------------------------

شیخ ظہور الدین حاتم

۱ شعر

۱۳۱۱ - افزون

آبِ حیات جا کے کونے پیا تو کیا؟ حاتم	مانندِ خضر جگ میں اکیلا گیا تو کیا؟
--------------------------------------	-------------------------------------

خان بہادر ابوالاثر محمد حفیظ حفیظ جالندھری

۲۲ شعر

۱۳۳۳ - افزون

داورِ حشر کا انصاف اشارے ان کے	ہیں یہی ہے کسی بندے کا خدا ہو جانا
خوشی کا کہا سب حال انہوں نے رواں ہو کر	میری آنکھوں سے حسرت چھوٹ نکلی دانت ہو کر
خدا حافظ کسی کے رازِ الفت کا خدا حافظ	کہ اب تو بات بھی منہ سے نکلتی ہے زباں ہو کر
آنکھ مجھت سے اوں نرم میں آنسو نہر کا	ایک قطرہ نے ڈلویا مجھے دریا ہو کر
کوئی ہو دردِ محبت کا مداوا کر دے	ملک الموت ہی آجائے مسیحا ہو کر
مستوں پہ انگلیاں نہ اٹھاؤ بہار میں	دیکھو تو ہوش ہے بھی کسی ہوشیار میں؟
اللہ؟ بات کیا ہے کہ دیوانگی میری	دیوانگی نہیں ہنگمہ ہوشیار میں
عشق سودا عقل ہے اک اہلی میرے لئے	کس قدر بے لطف شے ہے زندگی میرے لئے

۱۳۳۶ء خضر بہ بدیل قافیہ - غالب ۱۸۰ - ۵۵ جلیل ۸۵ - اکبر ۴۱ - خوش ۱۷۶ - وزیر ۲۴۵ - پھر ۱۶۶ - فروغ ۱۹۱ -
 (ایبرہ ۳۵ بہ بدیل قافیہ) بحر ۶۶ - رند ۱۳۴ - داغ ۱۱۱ - (نیم ۲۳۶ بہ بدیل قافیہ) مکہ صائم ۱۳۳ - عیش ۱۶۴

نا آشنا میں رتبہ دیوانگی سے دوست	حفیظ	کنجش جانتے نہیں کیا ہو گیا ہوں میں
قائم کیا ہے میں نے عدم کے وجود کو	»	دنیا سمجھ رہی ہے فنا ہو گیا ہوں میں
اٹھا ہوں اک جہاں خوشی لئے ہوئے	»	ٹوٹے ہوئے دلوں کی صدا ہو گیا ہوں میں
سیکھ دیا ہی میں زاہد محو سے ملنے کے ٹھنڈ	»	ورنہ روئیکا کہ جنت میں بھی رسوائی ہوئی
یہ ہے میرا حاصل گچینی باغ جمال	»	آرزو کی چند کلیاں وہ بھی مڑجھائی ہوئی
امیدیں آرزوئیں کھلتی ہیں لوس کے دل سے	»	پلٹ جاتی ہیں جو جس طرح بٹرا کے ساحل سے
غما زبن گئے ہیں آنسو غم نہاں کے	»	آنکھوں سے گر رہے ہیں ٹکڑے مری فنا کے
عشق میں چھڑ ہوئی دیدہ تر سے پہلے	»	غم کے بادل جو اٹھے تو ہیں برسے پہلے
جز بلب بستن نہیں تاب بیان زندگی	»	ہے فنا تہید شرح داستان زندگی
اے مصوٰر ایک تصویر اس طرح کی کھینچ دے	»	بار دوش بسجی کوہ گران زندگی
ہیں خیالی صورتیں ہنگامہ آرائے وجود	»	محشرستان تو ہم ہے چہاں زندگی
ہے مثال دود اپنا عالم بود و نبود	»	یعنی شاخ شعلہ پر ہے آشیان زندگی
آرزو پھر آرزو کے بعد خون آرزو	»	ایک مصرع میں ہے ساری انسان زندگی
ہے طلوع صبح پیری تک فقط اسکی نمود	»	قطرہ شبنم ہے گویا آفتاب زندگی

۲ شعر آغا محمد شاہ حشر (کا تہمیری) ۱۳۳۵

خود یا شرح خلش ہائے نہاں سے پہلے	حشر	گویا تہید تھی یہ میرے فسانے کے لئے
کہنا پڑتا تھا آہلی تری نعمت کو برا		میں نے پی بھی ہے تو ایمان بچانے کے لئے

۱۰ شعر سید حیدر بادشاہ حمید (حیدر آبادی) ۱۳۳۵

۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-۱۵۷۰-۱۵۷۱-۱۵۷۲-۱۵۷۳-۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۷۶-۱۵۷۷-۱۵۷۸-۱۵۷۹-۱۵۸۰-۱۵۸۱-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۴-۱۵۸۵-۱۵۸۶-۱۵۸۷-۱۵۸۸-۱۵۸۹-۱۵۹۰-۱۵۹۱-۱۵۹۲-۱۵۹۳-۱۵۹۴-۱۵۹۵-۱۵۹۶-۱۵۹۷-۱۵۹۸-۱۵۹۹-۱۶۰۰-۱۶۰۱-۱۶۰۲-۱۶۰۳-۱۶۰۴-۱۶۰۵-۱۶۰۶-۱۶۰۷-۱۶۰۸-۱۶۰۹-۱۶۱۰-۱۶۱۱-۱۶۱۲-۱۶۱۳-۱۶۱۴-۱۶۱۵-۱۶۱۶-۱۶۱۷-۱۶۱۸-۱۶۱۹-۱۶۲۰-۱۶۲۱-۱۶۲۲-۱۶۲۳-۱۶۲۴-۱۶۲۵-۱۶۲۶-۱۶۲۷-۱۶۲۸-۱۶۲۹-۱۶۳۰-۱۶۳۱-۱۶۳۲-۱۶۳۳-۱۶۳۴-۱۶۳۵-۱۶۳۶-۱۶۳۷-۱۶۳۸-۱۶۳۹-۱۶۴۰-۱۶۴۱-۱۶۴۲-۱۶۴۳-۱۶۴۴-۱۶۴۵-۱۶۴۶-۱۶۴۷-۱۶۴۸-۱۶۴۹-۱۶۵۰-۱۶۵۱-۱۶۵۲-۱۶۵۳-۱۶۵۴-۱۶۵۵-۱۶۵۶-۱۶۵۷-۱۶۵۸-۱۶۵۹-۱۶۶۰-۱۶۶۱-۱۶۶۲-۱۶۶۳-۱۶۶۴-۱۶۶۵-۱۶۶۶-۱۶۶۷-۱۶۶۸-۱۶۶۹-۱۶۷۰-۱۶۷۱-۱۶۷۲-۱۶۷۳-۱۶۷۴-۱۶۷۵-۱۶۷۶-۱۶۷۷-۱۶۷۸-۱۶۷۹-۱۶۸۰-۱۶۸۱-۱۶۸۲-۱۶۸۳-۱۶۸۴-۱۶۸۵-۱۶۸۶-۱۶۸۷-۱۶۸۸-۱۶۸۹-۱۶۹۰-۱۶۹۱-۱۶۹۲-۱۶۹۳-۱۶۹۴-۱۶۹۵-۱۶۹۶-۱۶۹۷-۱۶۹۸-۱۶۹۹-۱۷۰۰-۱۷۰۱-۱۷۰۲-۱۷۰۳-۱۷۰۴-۱۷۰۵-۱۷۰۶-۱۷۰۷-۱۷۰۸-۱۷۰۹-۱۷۱۰-۱۷۱۱-۱۷۱۲-۱۷۱۳-۱۷۱۴-۱۷۱۵-۱۷۱۶-۱۷۱۷-۱۷۱۸-۱۷۱۹-۱۷۲۰-۱۷۲۱-۱۷۲۲-۱۷۲۳-۱۷۲۴-۱۷۲۵-۱۷۲۶-۱۷۲۷-۱۷۲۸-۱۷۲۹-۱۷۳۰-۱۷۳۱-۱۷۳۲-۱۷۳۳-۱۷۳۴-۱۷۳۵-۱۷۳۶-۱۷۳۷-۱۷۳۸-۱۷۳۹-۱۷۴۰-۱۷۴۱-۱۷۴۲-۱۷۴۳-۱۷۴۴-۱۷۴۵-۱۷۴۶-۱۷۴۷-۱۷۴۸-۱۷۴۹-۱۷۵۰-۱۷۵۱-۱۷۵۲-۱۷۵۳-۱۷۵۴-۱۷۵۵-۱۷۵۶-۱۷۵۷-۱۷۵۸-۱۷۵۹-۱۷۶۰-۱۷۶۱-۱۷۶۲-۱۷۶۳-۱۷۶۴-۱۷۶۵-۱۷۶۶-۱۷۶۷-۱۷۶۸-۱۷۶۹-۱۷۷۰-۱۷۷۱-۱۷۷۲-۱۷۷۳-۱۷۷۴-۱۷۷۵-۱۷۷۶-۱۷۷۷-۱۷۷۸-۱۷۷۹-۱۷۸۰-۱۷۸۱-۱۷۸۲-۱۷۸۳-۱۷۸۴-۱۷۸۵-۱۷۸۶-۱۷۸۷-۱۷۸۸-۱۷۸۹-۱۷۹۰-۱۷۹۱-۱۷۹۲-۱۷۹۳-۱۷۹۴-۱۷۹۵-۱۷۹۶-۱۷۹۷-۱۷۹۸-۱۷۹۹-۱۸۰۰-۱۸۰۱-۱۸۰۲-۱۸۰۳-۱۸۰۴-۱۸۰۵-۱۸۰۶-۱۸۰۷-۱۸۰۸-۱۸۰۹-۱۸۱۰-۱۸۱۱-۱۸۱۲-۱۸۱۳-۱۸۱۴-۱۸۱۵-۱۸۱۶-۱۸۱۷-۱۸۱۸-۱۸۱۹-۱۸۲۰-۱۸۲۱-۱۸۲۲-۱۸۲۳-۱۸۲۴-۱۸۲۵-۱۸۲۶-۱۸۲۷-۱۸۲۸-۱۸۲۹-۱۸۳۰-۱۸۳۱-۱۸۳۲-۱۸۳۳-۱۸۳۴-۱۸۳۵-۱۸۳۶-۱۸۳۷-۱۸۳۸-۱۸۳۹-۱۸۴۰-۱۸۴۱-۱۸۴۲-۱۸۴۳-۱۸۴۴-۱۸۴۵-۱۸۴۶-۱۸۴۷-۱۸۴۸-۱۸۴۹-۱۸۵۰-۱۸۵۱-۱۸۵۲-۱۸۵۳-۱۸۵۴-۱۸۵۵-۱۸۵۶-۱۸۵۷-۱۸۵۸-۱۸۵۹-۱۸۶۰-۱۸۶۱-۱۸۶۲-۱۸۶۳-۱۸۶۴-۱۸۶۵-۱۸۶۶-۱۸۶۷-۱۸۶۸-۱۸۶۹-۱۸۷۰-۱۸۷۱-۱۸۷۲-۱۸۷۳-۱۸۷۴-۱۸۷۵-۱۸۷۶-۱۸۷۷-۱۸۷۸-۱۸۷۹-۱۸۸۰-۱۸۸۱-۱۸۸۲-۱۸۸۳-۱۸۸۴-۱۸۸۵-۱۸۸۶-۱۸۸۷-۱۸۸۸-۱۸۸۹-۱۸۹۰-۱۸۹۱-۱۸۹۲-۱۸۹۳-۱۸۹۴-۱۸۹۵-۱۸۹۶-۱۸۹۷-۱۸۹۸-۱۸۹۹-۱۹۰۰-۱۹۰۱-۱۹۰۲-۱۹۰۳-۱۹۰۴-۱۹۰۵-۱۹۰۶-۱۹۰۷-۱۹۰۸-۱۹۰۹-۱۹۱۰-۱۹۱۱-۱۹۱۲-۱۹۱۳-۱۹۱۴-۱۹۱۵-۱۹۱۶-۱۹۱۷-۱۹۱۸-۱۹۱۹-۱۹۲۰-۱۹۲۱-۱۹۲۲-۱۹۲۳-۱۹۲۴-۱۹۲۵-۱۹۲۶-۱۹۲۷-۱۹۲۸-۱۹۲۹-۱۹۳۰-۱۹۳۱-۱۹۳۲-۱۹۳۳-۱۹۳۴-۱۹۳۵-۱۹۳۶-۱۹۳۷-۱۹۳۸-۱۹۳۹-۱۹۴۰-۱۹۴۱-۱۹۴۲-۱۹۴۳-۱۹۴۴-۱۹۴۵-۱۹۴۶-۱۹۴۷-۱۹۴۸-۱۹۴۹-۱۹۵۰-۱۹۵۱-۱۹۵۲-۱۹۵۳-۱۹۵۴-۱۹۵۵-۱۹۵۶-۱۹۵۷-۱۹۵۸-۱۹۵۹-۱۹۶۰-۱۹۶۱-۱۹۶۲-۱۹۶۳-۱۹۶۴-۱۹۶۵-۱۹۶۶-۱۹۶۷-۱۹۶۸-۱۹۶۹-۱۹۷۰-۱۹۷۱-۱۹۷۲-۱۹۷۳-۱۹۷۴-۱۹۷۵-۱۹۷۶-۱۹۷۷-۱۹۷۸-۱۹۷۹-۱۹۸۰-۱۹۸۱-۱۹۸۲-۱۹۸۳-۱۹۸۴-۱۹۸۵-۱۹۸۶-۱۹۸۷-۱۹۸۸-۱۹۸۹-۱۹۹۰-۱۹۹۱-۱۹۹۲-۱۹۹۳-۱۹۹۴-۱۹۹۵-۱۹۹۶-۱۹۹۷-۱۹۹۸-۱۹۹۹-۲۰۰۰-۲۰۰۱-۲۰۰۲-۲۰۰۳-۲۰۰۴-۲۰۰۵-۲۰۰۶-۲۰۰۷-۲۰۰۸-۲۰۰۹-۲۰۱۰-۲۰۱۱-۲۰۱۲-۲۰۱۳-۲۰۱۴-۲۰۱۵-۲۰۱۶-۲۰۱۷-۲۰۱۸-۲۰۱۹-۲۰۲۰-۲۰۲۱-۲۰۲۲-۲۰۲۳-۲۰۲۴-۲۰۲۵-۲۰۲۶-۲۰۲۷-۲۰۲۸-۲۰۲۹-۲۰۳۰-۲۰۳۱-۲۰۳۲-۲۰۳۳-۲۰۳۴-۲۰۳۵-۲۰۳۶-۲۰۳۷-۲۰۳۸-۲۰۳۹-۲۰۴۰-۲۰۴۱-۲۰۴۲-۲۰۴۳-۲۰۴۴-۲۰۴۵-۲۰۴۶-۲۰۴۷-۲۰۴۸-۲۰۴۹-۲۰۵۰-۲۰۵۱-۲۰۵۲-۲۰۵۳-۲۰۵۴-۲۰۵۵-۲۰۵۶-۲۰۵۷-۲۰۵۸-۲۰۵۹-۲۰۶۰-۲۰۶۱-۲۰۶۲-۲۰۶۳-۲۰۶۴-۲۰۶۵-۲۰۶۶-۲۰۶۷-۲۰۶۸-۲۰۶۹-۲۰۷۰-۲۰۷۱-۲۰۷۲-۲۰۷۳-۲۰۷۴-۲۰۷۵-۲۰۷۶-۲۰۷۷-۲۰۷۸-۲۰۷۹-۲۰۸۰-۲۰۸۱-۲۰۸۲-۲۰۸۳-۲۰۸۴-۲۰۸۵-۲۰۸۶-۲۰۸۷-۲۰۸۸-۲۰۸۹-۲۰۹۰-۲۰۹۱-۲۰۹۲-۲۰۹۳-۲۰۹۴-۲۰۹۵-۲۰۹۶-۲۰۹۷-۲۰۹۸-۲۰۹۹-۲۱۰۰-۲۱۰۱-۲۱۰۲-۲۱۰۳-۲۱۰۴-۲۱۰۵-۲۱۰۶-۲۱۰۷-۲۱۰۸-۲۱۰۹-۲۱۱۰-۲۱۱۱-۲۱۱۲-۲۱۱۳-۲۱۱۴-۲۱۱۵-۲۱۱۶-۲۱۱۷-۲۱۱۸-۲۱۱۹-۲۱۲۰-۲۱۲۱-۲۱۲۲-۲۱۲۳-۲۱۲۴-۲۱۲۵-۲۱۲۶-۲۱۲۷-۲۱۲۸-۲۱۲۹-۲۱۳۰-۲۱۳۱-۲۱۳۲-۲۱۳۳-۲۱۳۴-۲۱۳۵-۲۱۳۶-۲۱۳۷-۲۱۳۸-۲۱۳۹-۲۱۴۰-۲۱۴۱-۲۱۴۲-۲۱۴۳-۲۱۴۴-۲۱۴۵-۲۱۴۶-۲۱۴۷-۲۱۴۸-۲۱۴۹-۲۱۵۰-۲۱۵۱-۲۱۵۲-۲۱۵۳-۲۱۵۴-۲۱۵۵-۲۱۵۶-۲۱۵۷-۲۱۵۸-۲۱۵۹-۲۱۶۰-۲۱۶۱-۲۱۶۲-۲۱۶۳-۲۱۶۴-۲۱۶۵-۲۱۶۶-۲۱۶۷-۲۱۶۸-۲۱۶۹-۲۱۷۰-۲۱۷۱-۲۱۷۲-۲۱۷۳-۲۱۷۴-۲۱۷۵-۲۱۷۶-۲۱۷۷-۲۱۷۸-۲۱۷۹-۲۱۸۰-۲۱۸۱-۲۱۸۲-۲۱۸۳-۲۱۸۴-۲۱۸۵-۲۱۸۶-۲۱۸۷-۲۱۸۸-۲۱۸۹-۲۱۹۰-۲۱۹۱-۲۱۹۲-۲۱۹۳-۲۱۹۴-۲۱۹۵-۲۱۹۶-۲۱۹۷-۲۱۹۸-۲۱۹۹-۲۲۰۰-۲۲۰۱-۲۲۰۲-۲۲۰۳-۲۲۰۴-۲۲۰۵-۲۲۰۶-۲۲۰۷-۲۲۰۸-۲۲۰۹-۲۲۱۰-۲۲۱۱-۲۲۱۲-۲۲۱۳-۲۲۱۴-۲۲۱۵-۲۲۱۶-۲۲۱۷-۲۲۱۸-۲۲۱۹-۲۲۲۰-۲۲۲۱-۲۲۲۲-۲۲۲۳-۲۲۲۴-۲۲۲۵-۲۲۲۶-۲۲۲۷-۲۲۲۸-۲۲۲۹-۲۲۳۰-۲۲۳۱-۲۲۳۲-۲۲۳۳-۲۲۳۴-۲۲۳۵-۲۲۳۶-۲۲۳۷-۲۲۳۸-۲۲۳۹-۲۲۴۰-۲۲۴۱-۲۲۴۲-۲۲۴۳-۲۲۴۴-۲۲۴۵-۲۲۴۶-۲۲۴۷-۲۲۴۸-۲۲۴۹-۲۲۵۰-۲۲۵۱-۲۲۵۲-۲۲۵۳-۲۲۵۴-۲۲۵۵-۲۲۵۶-۲۲۵۷-۲۲۵۸-۲۲۵۹-۲۲۶۰-۲۲۶۱-۲۲۶۲-۲۲۶۳-۲۲۶۴-۲۲۶۵-۲۲۶۶-۲۲۶۷-۲۲۶۸-۲۲۶۹-۲۲۷۰-۲۲۷۱-۲۲۷۲-۲۲۷۳-۲۲۷۴-۲۲۷۵-۲۲۷۶-۲۲۷۷-۲۲۷۸-۲۲۷۹-۲۲۸۰-۲۲۸۱-۲۲۸۲-۲۲۸۳-۲۲۸۴-۲۲۸۵-۲۲۸۶-۲۲۸۷-۲۲۸۸-۲۲۸۹-۲۲۹۰-۲۲۹۱-۲۲۹۲-۲۲۹۳-۲۲۹۴-۲۲۹۵-۲۲۹۶-۲۲۹۷-۲۲۹۸-۲۲۹۹-۲۳۰۰-۲۳۰۱-۲۳۰۲-۲۳۰۳-۲۳۰۴-۲۳۰۵-۲۳۰۶-۲۳۰۷-۲۳۰۸-۲۳۰۹-۲۳۱۰-۲۳۱۱-۲۳۱۲-۲۳۱۳-۲۳۱۴-۲۳۱۵-۲۳۱۶-۲۳۱۷-۲۳۱۸-۲۳۱۹-۲۳۲۰-۲۳۲۱-۲۳۲۲-۲۳۲۳-۲۳۲۴-۲۳۲۵-۲۳۲۶-۲۳۲۷-۲۳۲۸-۲۳۲۹-۲۳۳۰-۲۳۳۱-۲۳۳۲-۲۳۳۳-۲۳۳۴-۲۳۳۵-۲۳۳۶-۲۳۳۷-۲۳۳۸-۲۳۳۹-۲۳۴۰-۲۳۴۱-۲۳۴۲-۲۳۴۳-۲۳۴۴-۲۳۴۵-۲۳۴۶-۲۳۴۷-۲۳۴۸-۲۳۴۹-۲۳۵۰-۲۳۵۱-۲۳۵۲-۲۳۵۳-۲۳۵۴-۲۳۵۵-۲۳۵۶-۲۳۵۷-۲۳۵۸-۲۳۵۹-۲۳۶۰-۲۳۶۱-۲۳۶۲-۲۳۶۳-۲۳۶۴-۲۳۶۵-۲۳۶۶-۲۳۶۷-۲۳۶۸-۲۳۶۹-۲۳۷۰-۲۳۷۱-۲۳۷۲-۲۳۷۳-۲۳۷۴-۲۳۷۵-۲۳۷۶-۲۳۷۷-۲۳۷۸-۲۳۷۹-۲۳۸۰-۲۳۸۱-۲۳۸۲-۲۳۸۳-۲۳۸۴-۲۳۸۵-۲۳۸۶-۲۳۸۷-۲۳۸۸-۲۳۸۹-۲۳۹۰-۲۳۹۱-۲۳۹۲-۲۳۹۳-۲۳۹۴-۲۳۹۵-۲۳۹۶-۲۳۹۷-۲۳۹۸-۲۳۹۹-۲۴۰۰-۲۴۰۱-۲۴۰۲-۲۴۰۳-۲۴۰۴-۲۴۰۵-۲۴۰۶-۲۴۰۷-۲۴۰۸-۲۴۰۹-۲۴۱۰-۲۴۱۱-۲۴۱۲-۲۴۱۳-۲۴۱۴-۲۴۱۵-۲۴۱۶-۲۴۱۷-۲۴۱۸-۲۴۱۹-۲۴۲۰-۲۴۲۱-۲۴۲۲-۲۴۲۳-۲۴۲۴-۲۴۲۵-۲۴۲۶-۲۴۲۷-۲۴۲۸-۲۴۲۹-۲۴۳۰-۲۴۳۱-۲۴۳۲-۲۴۳۳-۲۴۳۴-۲۴۳۵-۲۴۳۶-۲۴۳۷-۲۴۳۸-۲۴۳۹-۲۴۴۰-۲۴۴۱-۲۴۴۲-۲۴۴۳-۲۴۴۴-۲۴۴۵-۲۴۴۶-۲۴۴۷-۲۴۴۸-۲۴۴۹-۲۴۵۰-۲۴۵۱-۲۴۵۲-۲۴۵۳-۲۴۵۴-۲۴۵۵-۲۴۵۶-۲۴۵۷-۲۴۵۸-۲۴۵۹-۲۴۶۰-۲۴۶۱-۲۴۶۲-۲۴۶۳-۲۴۶۴-۲۴۶۵-۲۴۶۶-۲۴۶۷-۲۴۶۸-۲۴۶۹-۲۴۷۰-۲۴۷۱-۲۴۷۲-۲۴۷۳-۲۴۷۴-۲۴۷۵-۲۴۷۶-۲۴۷۷-۲۴۷۸-۲۴۷۹-۲۴۸۰-۲۴۸۱-۲۴۸۲-۲۴۸۳-۲۴۸۴-۲۴۸۵-۲۴۸۶-۲۴۸۷-۲۴۸۸-۲۴۸۹-۲۴۹۰-۲۴۹۱-۲۴۹۲-۲۴۹۳-۲۴۹۴-۲۴۹۵-۲۴۹۶-۲۴۹۷-۲۴۹۸-۲۴۹۹-۲۵۰۰-۲۵۰۱-۲۵۰۲-۲۵۰۳-۲۵۰۴-۲۵۰۵-۲۵۰۶-۲۵۰۷-۲۵۰۸-۲۵۰۹-۲۵۱۰-۲۵۱۱-۲۵۱۲-۲۵۱۳-۲۵۱۴-۲۵۱۵-۲۵۱۶-۲۵۱۷-۲۵۱۸-۲۵۱۹-۲۵۲۰-۲۵۲۱-۲۵۲۲-۲۵۲۳-۲۵۲۴-۲۵۲۵-۲۵۲۶-۲۵۲۷-۲۵۲۸-۲۵۲۹-۲۵۳۰-۲۵۳۱-۲۵۳۲-۲۵۳۳-۲۵۳۴-۲۵۳۵-۲۵۳۶-۲۵۳۷-۲۵۳۸-۲۵۳۹-۲۵۴۰-۲۵۴۱-۲۵۴۲-۲۵۴۳-۲۵۴۴-۲۵۴۵-۲۵۴۶-۲۵۴۷-۲۵۴۸-۲۵۴۹-۲۵۵۰-۲۵۵۱-۲۵۵۲-۲۵۵۳-۲۵۵۴-۲۵۵۵-۲۵۵۶-۲۵۵۷-۲۵۵۸-۲۵۵۹-۲۵۶۰-۲۵۶۱-۲۵۶۲-۲۵۶۳-۲۵۶۴-۲۵۶۵-۲۵۶۶-۲۵۶۷-۲۵۶۸-۲۵۶۹-۲۵۷۰-۲۵۷۱-۲۵۷۲-۲۵۷۳-۲۵۷۴-۲۵۷۵-۲۵۷۶-۲۵۷۷-۲۵۷۸-۲۵۷۹-۲۵۸۰-۲۵۸۱-۲۵۸۲-۲۵۸۳-۲۵۸۴-۲۵۸۵-۲۵۸۶-۲۵۸۷-۲۵۸۸-۲۵۸۹-۲۵۹۰-۲۵۹۱-۲۵۹۲-۲۵۹۳-۲۵۹۴-۲۵۹۵-۲۵۹۶-۲۵۹۷-۲۵۹۸-۲۵۹

اب اس کے بعد جو بھی فیصلہ ہو اپنی قسمت کا	نئی کا ہاتھ میں دامن ہے اور حشر برپا ہو
گلستان نام ہے میرے لشمیں گلستان کا	جو یہ برباد ہو جائے تو گلشن بھی اُجڑ جائے
کہ بخشش ہو نہیں سکتی کبھی پھونکی چادر سے	عمل کے پھول چن لے مرثیہ الیہ باغ دنیا میں
پیمبر ہو نہیں سکتا کوئی بل کر پیمبر سے	نقدِ ظرفِ صحبت کا اثر پڑتا ہے انسان پر
کہ لیلیٰ سامنے ہے اور پہچانی نہیں جاتی	حدِ عشقِ مجازی سے خیالِ قیس آگے ہے
شرط اتنی ہے شورِ دید پیدا کیجئے	آئینہ کو ہر ذرہ تصویرِ جمالِ دوست کے
غبارِ بن کے بھی ہمراہِ کاروان ہے	تلاشِ مستدلِ جانان میں کامران ہے
خضر کو بھی طلبِ عمر جاو داں ہے	کسی کا وصل جو مرنے پہ منحصر ہو جائے
سرنیاز جھکے تیرا آستان نہ ہے	تو تہمت کی بندش سے ورنہ کیا معنی
آنکھیں ترس گئیں ترے دیدار کے لئے	اے رونقِ خیالِ تمنائے زندگی

حبیب لکھنوی

اشعر
۱۲۴۶-۱۲۵۱

آج مجھ پہ ختم کر دیا دھوں جتنے ہستم حبیب ایک دن کا ظلم اچھا روز کی بیداد سے

۵ شاعر
۱۲۵۱-۱۲۵۶
محمد عبد الرحیم صدیقی حیرت (خجہ آبادی)

تصویر میں مکے کی مدینہ کا ہے خاک کا	دل میں ہے تصور میرے محبوب خدا کا حیرت
بہارِ حسن سے آئینہ کیا کیا گل بدماں تھا	خود آرائی میں جب مصروف وہ رشکِ گلستان تھا
مے کو دو آتش اس طرح کیا کرتے ہیں	کہتے ہیں دستِ خانی میں وہ ساغر لے کر
بن جائے میری صورت و سیرت حسین کی	یارب وہ رنگ لائے محبت حسین کی
پھر کیوں نہ رنگ لائے شہادت حسین کی	راضی رضائے حق پہ رہے سرکش دیا

۱۹۳ قفق ۱۹۳ قفق ۲۳۳ جان ۸۲ ظفر ۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-۱۵۷۰-۱۵۷۱-۱۵۷۲-۱۵۷۳-۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۷۶-۱۵۷۷-۱۵۷۸-۱۵۷۹-۱۵۸۰-۱۵۸۱-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۴-۱۵۸۵-۱۵۸۶-۱۵۸۷-۱۵۸۸-۱۵۸۹-۱۵۹۰-۱۵۹۱-۱۵۹۲-۱

۱ شعر

عزیز ۱۳۵

۱۳۵۲-افزون

دنیا کے عیش و عشرت اے یا رکھ نہ ہوں گے حزن چرچے ہی رہیں گے افسوس ہم نہ ہوں گے

۱ شعر حیرت بدایونی ۱۳۹

۱۳۵۳-افزون

دشمنی کا بھی سلیقہ نہیں الفت تو کجا حیرت آج بیزار ہے انسانیت انسانوں سے

۳ شعر حفیظ جونپوری ۱۴۰

۱۳۵۶-افزون

یہ مانتے ہیں کہ واعظ اور شراب نہیں حفیظ
میرے سوال کو کن پہلوؤں سے ٹال دیا
دکھا کے مدہ بھری آنکھیں کہا یہ ساقی نے
مگر کسی کی مرمت بھی تو ثواب نہیں
یہ کہہ یا کہ "تیری بات کا جواب نہیں"
حرام کہتے ہیں جس کو یہ وہ شراب نہیں

۹ شعر عبدالمجید حیرت ۱۴۲ (پاکستانی)

۱۳۶۵-افزون

زندگی غم نے کیا سے کیا کردی حیرت
یہ قدم خمیر سے جہاں بھی گئے
وہ ملے بھی تو اس تکلف سے
اب کہنے جائیے جو کہنا ہو
رنج و آلام جس قدر گزرے
آپ کو بھی پتہ چلے غم کا
ابتدا ہی میں انتہا کردی
اک قیامت وہیں بپا کردی
رسم جیسے کوئی ادا کردی
یہ لے ہم نے ابتدا کردی
سب ہماری ہی جان پر گزرے
آپ کے دل پہ بھی اگر گزرے

یاس تو خیر اک مصیبت تھی حیرت	ہم تو امید سے بھی درگزر سے
سچ تو یہ ہے کہ بس نہیں چلتا	ورنہ کیا آدمی نہ کر گزر سے
یہ بھی کیا زندگی ہوئی حیرت	انگلیاں اٹھ گئیں جدھر گزر سے



۲ شعبہ سیدین الدین شاہ خاموش حیدر آبادی ۱۲۲

۱۲۶۹-۱۴۶۹

شکل انسان میں خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا خاموش	حق سے ناحق میں جدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
مطلع دل پر میرے چھایا تھا زنگارِ خودی	چاند بدلی میں پھپھاتا تھا مجھے معلوم نہ تھا
بھلا ہوا سو ہوا یا برا سو ہوا	طرف سے یار کے جو کچھ ہوا سو ہوا
اچھے رہیں نزدیک بُرے جائیں کدھر کو	گل ہیں تو تمہارے ہیں وگرا رہتا رہے

۱۰ شعبہ سید محمد صدیق علیہ السلام خلق حیدر آبادی ۱۲۲

۱۲۶۹-۱۴۶۹

عرضِ مطلب کو زبان اٹھ نہیں سکتی اپنی خلق	حُسن کے رعب کے دم بند ہے گویائی کا
کھیلنا ہے جان پر ان کسوں کے عشق میں	پھر گمیں یاں پتلیاں اُن کا تماشا ہو گیا
بگاہِ یار سے پہچان لیتا ہوں جو مطلب ہے	پہنچی ہے خبر مجھ کو نظر کے تار پر کیا کیا؟
سریار کے زانو پہ ہے اور رخ پہ نظر آج	اے خلق جو اک دن تجھے مرنا ہے تو مزاج
صاف دل بن کے محبت میں کیا نرم اسے	شعبہ دیکھئے آئینہ سے پھوڑے پتھر
موت میں پائی ہے کچھ ہم نے حلاوت ایسی	قبر کے چاٹتے رہتے ہیں کھوڑے پتھر

ایک دم اور سینکڑوں غم کیا کریں	غلط	لے کے ایسی زندگی ہم کیا کریں
دو قدم پر منزل مقصود ہے	”	پاؤں ہی اُٹھتے نہیں ہم کیا کریں
کیوں خفا مجھ سے تو اے ماہِ نقار ہوتا ہے	”	کیا گہن چاند کو ہر وقت لگا رہتا ہے؟
یاں اُترتی ہے ہمیشہ ہی خدا کی رحمت	”	یہ وہ دریا ہے جو ہر وقت چڑھا رہتا ہے

میر مستحسن خلیق

۲ شعر

۱۳۸۱-۱۳۸۱

آتشک جو چشمِ خوفشاں سے گرا	خلیق	تھا ستارہ کہ آسماں سے گرا
رشتک آئینہ ہے اوس رشتکِ قمر کا پہلو	”	صاف ادھر سے نظر آتا ہے ادھر کا پہلو

۱۳۵

میر دوست علی خاں خلیل

۱۶ شعر

۱۳۹۶-۱۳۹۶

عاشق ہوں تو تم مجھے جو چاہو سزا دو	خلیل	اللہ کا بندہ ہوں گنہگار تہا سارا
یار نے آکے دم نزع کہا	”	”کیا ارادہ ہے کدھر جائے گا“
سُن کے حالِ شبِ فرقت بولے	”	”کہئے کچھ اور بھی فرمایا گیا“
بات رہ جائے مریضِ غم کی	”	دو گھڑی بیٹھ کے اُٹھ جائیگا
قاتل نے بعدِ قتل میرے مسکرا دیا	”	کیا خوب خوں بہا کے مجھے خوب تہا دیا
بہر کڑی کرتی ہے غل محروئی تقدیر کا	”	اشکِ ترکس نے چرایا دیدہ زنجیر کا
اس کو بھی تعلیم شاید ہے تہا ری شرم کی	”	کوئی کچھ پوچھے مگر چپ ہے دہن تصویر کا
آخر پیدا کیا ہے پیرِ ہن نے جسمِ بجاں کا	”	نہیں دیتا لہو تک زخمِ نوجاں گریباں کا
کہ دور سے تعلق کیا انہیں جو پاک طینت ہیں	”	نہیں ممکن جو اُلجھے خار سے داسِ بیاباں کا
جسیں پغصہ سوزِ زخمی پسین پھرالی آنکھیں بھی چڑھا کر	”	دہن کا بورجوان سے مانگا بچر گئے صانہ بنا کر

حسینو نہیں حسن، صوفیوں میں گلو نہیں، رنگ ہیں کیش خلیل	کیا ہے عالم کو تو نے حیران ہر اک میں جلوہ دکھا دکھا
دل حزین نالاکش ہو کینہ کج کہ جو ہے چشم رنگس کا	ہمارا ناقوس اے برہمن ہو پے خاموش مہر کا کر
قریب ہے اب جو مرگ اے دل ہر ذرا داغ الفتیں کا	سنائے سوتے ہیں لوگ اکثر چراغ جلتا ہوا بجا کر
نہ کر نقور بتوں کا ولیں محل تو ہے کچھ حیا کر	خلیل کعبہ میں بت پرستی خدا خدا کر خدا خدا کر
خالی ہیں ہو شیشے ہیں تہی لیریز شرابے جام نہیں	چلتے ہیں یہاں سے یادہ کشوں نرم میں نانا کام نہیں
ہوں بندہ عشق حسن تباں کچھ دیر و حرم کام نہیں	مذہب ہی جدائے محبت کا یاں کفر نہیں سلام نہیں

۲ شعبہ	حافظ سید محمد عمر قادری	۱۲۹۹-۱۳۰۱
--------	-------------------------	-----------

آسمان پر بجا وہ فرشتوں کو نہیں سیر نصیب	دیکھتے ہیں جو یہاں حضرت انسان دل میں
کیا کل کی خبر جو تجھے کرنا ہے وہ کر آج	وقت آج ہے مال آج ہے زور آج کی زور آج
کعبہ دل کی زیارت کو خلیق کہیں ملک	کبھی ہوئے سے جوا چاہے وہ مہمان دل میں

۹ شعبہ	قائد ملت نواب دریا رنجک خلق	۱۵۰۸-۱۵۰۹
--------	-----------------------------	-----------

اے کہ تیرے وجود پر خالق دو جہاں کو تاز خلق	اے کہ تیرا وجود تھا وجود کا منات
ترے عمل سے کھل گئیں تیرے بیان سے حل ہوئیں	منطقیوں کی الجھنیں فلسفیوں کی مشکلات
اے کہ تری زبان سے رب قدر گلشن	نطق خدا سے تم زیل تھی تری ایک ایک بات
مجھ سے بیاں ہو کس طرح رفعت شان احمدی	تنگ میرے تصورات پست میرے تخیلات
تیری بے نیازی کا پر تو ہے مولا	کہ سب کچھ ٹٹا کر بھی شمار با ہوں
یا تو سرتاج دو جہاں کر دے	یا ہوس ہی نہ رکھ میرے دل میں
یہ تیرے کس کی چھکی سے چھٹا یارب	یاں جو نظر آتا ہے بسمل نظر آتا ہے
حسرت ہی رہی دل کو طوفان سے الجھنے کی	دو چار ہی غوطوں میں ساحل نظر آتا ہے

دنیاے سیاست کے کامل بھی اُدھر ہیں	خلق	ناقص بھی مدینہ کا کامل نظر آتا ہے
۲ شعر ۱۵۱۰- افزون	حافظ خلیل حسن خلیل (ماناکی پری) ۱۳۸	
دل نہ وابستہ ہو کیوں زلف گر بگیر کیا تھے	خلیل	اُس ہو جاتا ہے دیوانے کو زنجیر کے ساتھ دل آج بہت دیر سے پہلو میں نہیں ہے
۳ شعر ۱۵۱۲- افزون	منشی فدا علی خنجر لکھنوی ۱۳۹	
ستم پذیر ہوں بیدا و آشنا ہوں میں	خنجر	جفا کے دوست کے صدقے میں جی رہا ہوں میں رواں دواں ہے سونہستی مری ہستی اہل کی گود میں مدت سے پل رہا ہوں میں بنادیا میرے احساس نے مجھے بندہ خودی کی حد سے گذر جاؤ قہ خدا ہوں میں نہ آنسوؤں میں کمی ہے نہ دل کی سوزش میں بس رہی ہے گھٹا اور جل رہا ہوں میں
۱ شعر ۱۵۱۵- افزون	میر شیر و علی خنجر حیدر آبادی ۱۵۰	
رہنا ہے مجھ کو سرحد کوں مکان سے دور	خنجر	گھر چاہیے زمین سے الگ آسمان سے دور
۲ شعر ۱۵۱۶- افزون	خاتم ۱۵۱	

کیا بُرے ہیں یہ جلے دل کے جلانے والے خاتم اور یہ آگ میں آگ آئے لگانے والے
کہنے سنتے میں کسی کے نہ تم آنا خاتم آگ پانی میں لگاتے ہیں لگانے والے

۱ شعر ۱۵۱۸-افزون آفتاب احمد خلیق ۱۵۲

ایک تو شہر کے غم میں دوسرا شہر کے خلیق مہر و مہر دو داغ ہیں سینہ میں چنچ پیر کے

دیف د

۲۰ شعر ۱۵۵۸-افزون خواجہ میر درد ۱۵۳

جگ میں آکر ادھر ادھر دیکھا درد تو ہی آیا تپسہ جدھر دیکھا
تجھی کہ جو یاں جلوہ نماز دیکھا برابر ہے دنیا کو دیکھانہ دیکھا
سینہ و دل حسرتوں سے بھا گیا بس ہجوم یاس ہے جی گھبرا گیا
اوس نے قصداً بھی مرے تالے کو نہ سنا ہوگا گر سنا ہوگا
چٹکا عبث نہیں کوئی غنچہ چمن میں آہ اے تو سن بہار ہے تجھے تازیانہ تھا
اکسیر پر ہوس اتنا نہ ناز کرنا بہتر ہے کیمیا سے دل کا گداز کرنا
وئے ناکامی کہ وقت مرگ یہ ثابت ہوا خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا
ہیں تو باغ تجھ بن خانہ ماتم نظر آیا ادھر گل پہاڑتے تھے حیرت تو تھی ادھر شہنم
آہ مشتاق ترے مفت موئے جاتے ہیں اک نظر بھولے سے بھی ہو تو جی جاتے ہیں
ان نے کیا تھا یاد مجھے بھول کر کہیں پاتا نہیں ہوں جب کہ میں اپنی خبر کہیں
ترے سوا نہیں کوئی دوں جہان میں موجود ہم جو ہیں بھی تو اپنے گمان میں

درو	تردامنی پریشخ ہمارسی نہ جاسیو
”	ہر چند آیتہ ہوں پر اتنا ہوں ناقبول
”	تجھے در سے اپنے قوٹالے ہے یہ بتا مجھے تو کہاں نہیں
”	آپنے بندہ پہ جو کچھ چاہو سو بیداد کرو
”	آرام سے کبھی بھی نہ اکبار سو گئے
”	اہل فنا کو نام سے ہستی کے ننگ ہے
”	پیش کو دل کی میں سمجھا تھا یہ آنسو بھجادیں گے
”	ہمارے جامہ تن میں نہیں کچھ اور نس باقی
”	ارض و سما کہاں تری وسعت کو پاسکے
”	وحدت میں تری حرف دوئی کا نہ آسکے
”	حجی کی جی ہی میں رہی بات نہ ہونی پائی
”	نہا تھ اٹھائے فلک گو ہمارے کینے سے
”	مجھے یہ ڈر ہے دل زندہ تو نہ مر جائے
”	نال کار تمجہ یا قبول نے ہنس کو
”	نبا ہے کون ترے دل میں گلبدن لے درد
”	روئے ہے نقش پا کی طرح خلق یاں مجھے
”	میرا تو جی وہیں رہتا ہے نت جہاں تو ہے
”	تین گر مٹے دل سے تو کفر آثار ہو جائے
”	کس کی یہ موج حسن ہو ی جلوہ گر کیوں
”	سو مرتبہ یہ ٹھیر چکی اب سے نہ ملے
”	کہتے نہ تھے ہم درد میاں چھوڑیہ باتیں
”	آنسوؤں میں کچھ جگر کے ٹکڑے ہیں بھی بعض بعض
درو	دامنِ پنجوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں
”	منہ پھیر لے وہ جس کے مجھے روبرو کریں
”	کوئی اور بھی ہے تے سوا تو اگر نہیں تو کہاں نہیں
”	یہ نہ آجائے کہیں جی میں کہ آزاد کرو
”	ایسے ہمارے طالع بیدار سو گئے
”	لوح مزار بھی مری چھاتی یہ سنگ ہے
”	ولے یہ آگ تو پانی سے بھڑکی اور بھی ٹنی
”	گریباں میں ہے مثل صبح اک تارِ نفس باقی
”	میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما کے
”	آیتہ کیا مجال تجھے منہ دکھا کے
”	ایک بھی اُس سے ملاقات نہ ہونی پائی
”	کے دماغ کہ ہو دُوبدو کیکنے سے
”	کہ زندگانی عبارت ہے ترے جینے سے
”	یہ نقد مال لگا ہاتھ اس دینے سے
”	کہ بوگلاب نئی آئی ترے پسینے سے
”	اے عمرِ زقہ چھوڑ گئی تو کہاں مجھے
”	اگر چین یہ نہیں جانتا کہاں تو ہے
”	اگر عقدے کھلیں تسبیح کے زناں ہو جائے
”	دریا میں جو حباب تھے آنکھیں چھپا چکے
”	یوں بھی تو نہیں بنتی ہے کیا کچھ اس سے
”	پائی نہ سزا اور وفا کیجئے اس سے؟
”	پر نہیں معلوم تختِ دل کدھر برگر گئے

ہمیں چند اپنے ذمے دھر چلے	درد	کس لئے آئے تھے ہم کیا کر چلے
دوستو دیکھا تماشا یاں کالس!	"	تم رہو اب ہم تو اپنے گھر چلے
شع کے مانند ہم اس بزم میں	"	چشم غم آئے تھے دامن تر چلے
ڈھونڈے ہے تجھے تمام عالم	"	ہر چند کہ تو کہاں نہیں ہے
جون شع نہ راز دل کہوں گا	"	ایسی بھی مری زباں نہیں ہے
اتنا پیغام درد کا کہتا	"	گر صبا کوئے یاریں گزرے
"کونسی رات آن ملے گا	"	دن بہت انتظار میں گزرے"

۱ شعر ۱۵۵۹-۱ افزون کریم اللہ خاں درد ۱۵۴

تعل آتش غم میں دل بیاب کیا جانے	درد	ہرنا ایک دم بھی آگ پر سیاب کیا جانے
---------------------------------	-----	-------------------------------------

۱ شعر ۱۵۶۰-۱ افزون محمد فقیہ دردمند ۱۵۵

قص تک بھی نہ پہنچے اور پڑے دور آشیانے سے	دردمند	عجب ساعت میں بچھڑے تھے جن کے آستانے سے
--	--------	--

۱۳ شعر ۱۵۶۳-۱ افزون میر سلامت علی دبیر ۱۵۶

دفن کرنا مجھ کو کوئے یار میں	دبیر	قبر لبیل کی بنے گلزار میں
ہر میرا لشک کے قابل نے کہا	"	پھل لگا ہے آج نخل دار میں
گرئی خوں کی میرے تاثیر دیکھ	"	پڑ گئے چھالے تیری تلوار میں
قبر میں روزن مری رکھنا ضرور	"	مر گیا ہوں انتظارِ یار میں

میر امرنان کے گھر شادی ہوئی	دیر	خون کے چھاپے لگے دیواریں
جسے عکس گیسو رخ اکبر کہاں کہاں	»	سنبل کہاں کہاں ہے گل ترکہاں کہاں
گلزار میں، جہاں ہیں ختن میں تار میں	»	پھیلی ہے نکست گل جیڈر کہاں کہاں
رواں کرتا تھا خنجر گاہ کا ہے روک لیتا تھا	»	عجب ناز واداسے اوس نے کاٹا میری گردن
دلا ان تنگ چشموں سے نہ چشم رحم تو رکھو	»	کسی کے حال پر روتا نہ دیکھا چشم سوزن کو
تھے ہر قدم پر ایک مہینہ کی راہ تھی	»	رویت ہلال نعل کی اس پر گواہ تھی
تا کمال چار دہ معصوم روش سب یہ ہو	»	چودھویں شب کو رہا کرتی ہے شب بھر چاندنی
شمرنے چاہا کہ حضرت سے جدا عباس میں	»	یہ نہ سمجھا چاند سے چھوٹے گی کیونکر چاندنی
مال زر کا کیا بھروسہ، چاہیے فکر مال	»	فی المثل ہے چار دن کی لے تو نکھر چاندنی

۱۵۷ منکوبیک درخشاں

۱ شعر
۱۵۷۴ - افزون

تھی در آئنا تہ لیلے کی ہر دم یہ صدا	درخشاں	آہ مجنون پاشکستہ رہ گیا نترل سے دود
-------------------------------------	--------	-------------------------------------

۱۵۸ دیوانہ

۱ شعر
۱۵۷۵ - افزون

جتنا جی چاہے ستارے ستم ایجاد مجھے		شکل تصویر ہوں آتی نہیں فریاد مجھے
-----------------------------------	--	-----------------------------------

بلبل ہندوستان جہاں استاد ناظم یا جنگ

۱۵۹ داغ

۲۰۰ شعر
۱۵۷۵ - افزون

فیض الملک نواب مرزا خاں دہلوی

اللہ کے مرتبہ میرے عجز و نیاز کا	دلخ	گویا جواب ہے یہ ترے کبر و ناز کا
کی ترک تھے تو مائل پندار ہو گیا	۔	میں تو یہ کر کے اور گہنگار ہو گیا
روزہ رکھیں نماز پڑھیں حج ادا کریں	۔	اللہ یہ ثواب بھی ہے کس عذاب کا
خاطر سے یا لحاظ سے میں مان تو گیا	۔	جھوٹی قسم سے آپ کا ایمان تو گیا
دل بیکے مفت کہتے ہیں کچھ کام کا نہیں	۔	اُلٹی شکایتیں ہوئیں احسان تو گیا
دیکھا ہے بتکدے میں گلے شیخ کچھ زبوجھ	۔	ایمان کی تویہ ہے کہ ایمان تو گیا
سوس و حواس تاب تو ان داغ جا چکے	۔	اب ہم بھی جانوالے ہیں سامان تو گیا
پامالی سے نشان قبر کے آیا نہ چین	۔	رکھ لیا ظالم نے میرا نام لکھ کر زیر پا
لئے تو چلتے ہیں حضرت دل نہیں بھی اس سخن میں	۔	ہمارے پہلو میں بیٹھے کے تم ہیں پہلو تہی کرنا
ہمیں چاہوں تمہارے چاہنے والوں کو بھی چاہا	۔	میرا دل پھیر دو مجھ سے یہ جھکڑا ہوا نہیں سکتا
دم آخر میری بالیں پہ جمع ہے حسینوں کا	۔	پھر آنا لے اجل اس وقت پردا ہوا نہیں سکتا
بلا سے اضطراب و درد ہی بن کر ٹہر رہنا	۔	کسی صورت سے تم رہنا میرے دل میں گر رہنا
کیونکر اس کی بھگہ ناز سے جینا ہوگا	۔	زہر دے اس پر یہ تاکید کہ پینا ہوگا
چین دیتے نہیں وہ داغ کسی طرح مجھے	۔	میں جو مڑتا ہوں تو کہتے ہیں کہ جینا ہوگا
تم نے اس کے سامنے اول تو بخیر رکھ دیا	۔	پھر کلیجہ رکھ دیا، دل رکھ دیا، سر رکھ دیا
مضفی ہو تو غضب، نامضفی ہو تو ستم	۔	اوس نے میرا فیصلہ موقوف مجھ پر رکھ دیا
زندگی میں پاس سے دم بھرنے ہوتے تھے جدا	۔	قبر میں تنہا مجھے یاروں نے کیونکر رکھ دیا
عجب اپنا حال ہوتا، جو وصال یار ہوتا	۔	کبھی جان صدقے ہوتی کبھی دل تار ہوتا
جو تہاری طرح تم سے کوئی بھوٹے وعدے کرتا	۔	تمہیں مضفی سے کہہ دو تمہیں اعتبار ہوتا ہے
یہ مزا تھا دل لگی کا کہ برابر آگ لگتی	۔	نہ تجھے قرار ہوتا نہ مجھے مستدار ہوتا
ترے وعدے پر شکر ابھی اور صبر کرتے	۔	اگر اپنی زندگی کا ہمیں اعتبار ہوتا
آنکھیں کھلی ہوئی ہیں پس مرگ اس لئے	۔	جانے کوئی کہ طالب دیدار مر گیا

۱۶۹۹ء - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰ - ۱۰۰۱ - ۱۰۰۲ - ۱۰۰۳ - ۱۰۰۴ - ۱۰۰۵ - ۱۰۰۶ - ۱۰۰۷ - ۱۰۰۸ - ۱۰۰۹ - ۱۰۱۰ - ۱۰۱۱ - ۱۰۱۲ - ۱۰۱۳ - ۱۰۱۴ - ۱۰۱۵ - ۱۰۱۶ - ۱۰۱۷ - ۱۰۱۸ - ۱۰۱۹ - ۱۰۲۰ - ۱۰۲۱ - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۳ - ۱۰۲۴ - ۱۰۲۵ - ۱۰۲۶ - ۱۰۲۷ - ۱۰۲۸ - ۱۰۲۹ - ۱۰۳۰ - ۱۰۳۱ - ۱۰۳۲ - ۱۰۳۳ - ۱۰۳۴ - ۱۰۳۵ - ۱۰۳۶ - ۱۰۳۷ - ۱۰۳۸ - ۱۰۳۹ - ۱۰۴۰ - ۱۰۴۱ - ۱۰۴۲ - ۱۰۴۳ - ۱۰۴۴ - ۱۰۴۵ - ۱۰۴۶ - ۱۰۴۷ - ۱۰۴۸ - ۱۰۴۹ - ۱۰۵۰ - ۱۰۵۱ - ۱۰۵۲ - ۱۰۵۳ - ۱۰۵۴ - ۱۰۵۵ - ۱۰۵۶ - ۱۰۵۷ - ۱۰۵۸ - ۱۰۵۹ - ۱۰۶۰ - ۱۰۶۱ - ۱۰۶۲ - ۱۰۶۳ - ۱۰۶۴ - ۱۰۶۵ - ۱۰۶۶ - ۱۰۶۷ - ۱۰۶۸ - ۱۰۶۹ - ۱۰۷۰ - ۱۰۷۱ - ۱۰۷۲ - ۱۰۷۳ - ۱۰۷۴ - ۱۰۷۵ - ۱۰۷۶ - ۱۰۷۷ - ۱۰۷۸ - ۱۰۷۹ - ۱۰۸۰ - ۱۰۸۱ - ۱۰۸۲ - ۱۰۸۳ - ۱۰۸۴ - ۱۰۸۵ - ۱۰۸۶ - ۱۰۸۷ - ۱۰۸۸ - ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰ - ۱۰۹۱ - ۱۰۹۲ - ۱۰۹۳ - ۱۰۹۴ - ۱۰۹۵ - ۱۰۹۶ - ۱۰۹۷ - ۱۰۹۸ - ۱۰۹۹ - ۱۱۰۰ - ۱۱۰۱ - ۱۱۰۲ - ۱۱۰۳ - ۱۱۰۴ - ۱۱۰۵ - ۱۱۰۶ - ۱۱۰۷ - ۱۱۰۸ - ۱۱۰۹ - ۱۱۱۰ - ۱۱۱۱ - ۱۱۱۲ - ۱۱۱۳ - ۱۱۱۴ - ۱۱۱۵ - ۱۱۱۶ - ۱۱۱۷ - ۱۱۱۸ - ۱۱۱۹ - ۱۱۲۰ - ۱۱۲۱ - ۱۱۲۲ - ۱۱۲۳ - ۱۱۲۴ - ۱۱۲۵ - ۱۱۲۶ - ۱۱۲۷ - ۱۱۲۸ - ۱۱۲۹ - ۱۱۳۰ - ۱۱۳۱ - ۱۱۳۲ - ۱۱۳۳ - ۱۱۳۴ - ۱۱۳۵ - ۱۱۳۶ - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸ - ۱۱۳۹ - ۱۱۴۰ - ۱۱۴۱ - ۱۱۴۲ - ۱۱۴۳ - ۱۱۴۴ - ۱۱۴۵ - ۱۱۴۶ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۸ - ۱۱۴۹ - ۱۱۵۰ - ۱۱۵۱ - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۴ - ۱۱۵۵ - ۱۱۵۶ - ۱۱۵۷ - ۱۱۵۸ - ۱۱۵۹ - ۱۱۶۰ - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۲ - ۱۱۶۳ - ۱۱۶۴ - ۱۱۶۵ - ۱۱۶۶ - ۱۱۶۷ - ۱۱۶۸ - ۱۱۶۹ - ۱۱۷۰ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۲ - ۱۱۷۳ - ۱۱۷۴ - ۱۱۷۵ - ۱۱۷۶ - ۱۱۷۷ - ۱۱۷۸ - ۱۱۷۹ - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲ - ۱۱۸۳ - ۱۱۸۴ - ۱۱۸۵ - ۱۱۸۶ - ۱۱۸۷ - ۱۱۸۸ - ۱۱۸۹ - ۱۱۹۰ - ۱۱۹۱ - ۱۱۹۲ - ۱۱۹۳ - ۱۱۹۴ - ۱۱۹۵ - ۱۱۹۶ - ۱۱۹۷ - ۱۱۹۸ - ۱۱۹۹ - ۱۲۰۰ - ۱۲۰۱ - ۱۲۰۲ - ۱۲۰۳ - ۱۲۰۴ - ۱۲۰۵ - ۱۲۰۶ - ۱۲۰۷ - ۱۲۰۸ - ۱۲۰۹ - ۱۲۱۰ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۲ - ۱۲۱۳ - ۱۲۱۴ - ۱۲۱۵ - ۱۲۱۶ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۸ - ۱۲۱۹ - ۱۲۲۰ - ۱۲۲۱ - ۱۲۲۲ - ۱۲۲۳ - ۱۲۲۴ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۶ - ۱۲۲۷ - ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ - ۱۲۳۰ - ۱۲۳۱ - ۱۲۳۲ - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۴ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۶ - ۱۲۳۷ - ۱۲۳۸ - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۱ - ۱۲۴۲ - ۱۲۴۳ - ۱۲۴۴ - ۱۲۴۵ - ۱۲۴۶ - ۱۲۴۷ - ۱۲۴۸ - ۱۲۴۹ - ۱۲۵۰ - ۱۲۵۱ - ۱۲۵۲ - ۱۲۵۳ - ۱۲۵۴ - ۱۲۵۵ - ۱۲۵۶ - ۱۲۵۷ - ۱۲۵۸ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - ۱۲۶۲ - ۱۲۶۳ - ۱۲۶۴ - ۱۲۶۵ - ۱۲۶۶ - ۱۲۶۷ - ۱۲۶۸ - ۱۲۶۹ - ۱۲۷۰ - ۱۲۷۱ - ۱۲۷۲ - ۱۲۷۳ - ۱۲۷۴ - ۱۲۷۵ - ۱۲۷۶ - ۱۲۷۷ - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰ - ۱۲۸۱ - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۳ - ۱۲۸۴ - ۱۲۸۵ - ۱۲۸۶ - ۱۲۸۷ - ۱۲۸۸ - ۱۲۸۹ - ۱۲۹۰ - ۱۲۹۱ - ۱۲۹۲ - ۱۲۹۳ - ۱۲۹۴ - ۱۲۹۵ - ۱۲۹۶ - ۱۲۹۷ - ۱۲۹۸ - ۱۲۹۹ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۱ - ۱۳۰۲ - ۱۳۰۳ - ۱۳۰۴ - ۱۳۰۵ - ۱۳۰۶ - ۱۳۰۷ - ۱۳۰۸ - ۱۳۰۹ - ۱۳۱۰ - ۱۳۱۱ - ۱۳۱۲ - ۱۳۱۳ - ۱۳۱۴ - ۱۳۱۵ - ۱۳۱۶ - ۱۳۱۷ - ۱۳۱۸ - ۱۳۱۹ - ۱۳۲۰ - ۱۳۲۱ - ۱۳۲۲ - ۱۳۲۳ - ۱۳۲۴ - ۱۳۲۵ - ۱۳۲۶ - ۱۳۲۷ - ۱۳۲۸ - ۱۳۲۹ - ۱۳۳۰ - ۱۳۳۱ - ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ - ۱

سر بھی جائے تو نہ جائیگا یہ سووا ہو کر داغ
 کیا تا شاہے کہ جب غیر سے ہوتے ہیں خفا
 اپنی آنکھوں سے تو دیکھی نہیں دل کی چوری
 دوستی کا ہر زمانہ میں بھروسہ کس پر
 امتحان نالہ دل کا تو کہا دوں لیکن
 یوں تو معشوق گل و شمع بھی کھلاتے ہیں
 فتنہ پر وازہ دغا باز، فسون گر، عیار
 میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
 دل لگانا تھا زمانہ کی ہوا کو دیکھ کر
 اب تو دیکھا تم نے اپنے داد خواہوں کا ہجوم
 حضرت زاہد؟ ہماری پھیر کی عادت نہیں
 غیر نے ہندی لگائی اس کے ہاتھوں میں جو داغ
 غیر بھی میری طرح کرتے ہیں آہیں کیونکر
 نہ دلاسا، نہ تسلی، نہ تشفی، نہ وقار
 زیر دیوار کبھی جھانک کے تم دیکھ تو لو
 چاہ کا نام جب آتا ہے بگڑ جاتے ہو
 شرم سے آنکھ ملاتے نہیں دیکھا ان کو
 تنگ ہے دل و سوت داماں محشر دیکھ کر
 رکھتے اب بہر عیادت نہ قدم گن گن کر
 تھا، ہیں ہجر میں اک ایک ہینہ برسوں
 بزم اغیار کا ظاہر ہے اثر آنکھوں پر
 وہی دوست ہیں وہی آشنا وہی آسمان وہی زمین

مجھ کو پتا ہے جنوں جھاڑ کا کاشا ہو کر
 گالیاں دیتے ہیں وہ نام ہمارا لے کر
 کیوں گنہ گار ہوں میں نام کسی کا لے کر
 تو مجھے چھوڑ چلا اے دل شیدا کس پر
 یہ تو سمجھو کہ فلک ٹوٹ پڑیگا کس پر
 دیکھنا یہ ہے کہ مرنے کا زمانہ کس پر
 ہائے افسوس دل آیا بھی تو آیا کس پر؟
 بندہ پرور مہی کرنا خدا کو دیکھ کر
 آشنا کو دیکھ کر، نا آشنا کو دیکھ کر
 اب تو آنکھیں کھل گئیں روز جزا کو دیکھ کر
 گد گدی، موتی ہے دل میں بارسا کو دیکھ کر
 خون آنکھوں میں اتر آیا حسرت کو دیکھ کر
 میں بھی دیکھوں تو پٹی ہیں نگاہیں کیونکر
 دوستی اوس بت بد خو سے نبھائیں کیونکر
 ناتواں کرتے ہیں دل تھام کے آہیں کیونکر
 وہ طریقہ تو بتا دو تمہیں چاہیں کیونکر
 پار ہوتی ہیں کلیجے کے نگاہیں کیونکر
 اے جنوں؟ ہم پاؤں پھیلاتے ہیں جاہ دیکھ کر
 لے رہا ہے یہ مریض آپ کا دم گن گن کر
 دن گزارے ہیں تیرے سر کی قسم گن گن کر
 مہرباں آپ کی خفت میرے سر آنکھوں پر
 محبت اتفاق زمانہ ہے کہ شہر نہیں ہے شہرے خوش

بتان ہوش اُجڑی ہوئی منزل میں رہتے ہیں د آغ
 ہزاروں حسرتیں وہ ہیں کہ روکے سے نہیں رکھتیں
 یہاں تک تھک گئے ہیں چلتے چلتے تیرے ہاتھوں
 "خدا رکھے" محبت نے کئے آباد دو نو گھر
 تن آسانی کہاں تقدیر میں ہم دل گرفتوں کے
 ہمیں دشوار جینا عار تم کو قتل کرنے سے
 کوئی نام و نشان بچھے تو اے قاصد بتا دینا
 مجال کس کی ہے اے سنگڑے جو تھک چکا باتیں
 الہی کیوں نہیں ٹھٹی قیامت ماجرا کیا ہے
 یہ گستاخی یہ چھیڑا چھی نہیں ہے اے دل نادان
 فسوں ہے یا دعا ہے یہ تمنا تھل نہیں سکتا
 بہت رُویا ہوں میں جبکہ یہ نے خواب بچھا
 بچے بناتی کے سوا اور کوئی کیفیت
 دیکھے راہ میں ٹھوکر سے نہ ٹھل جائے گروہ
 سنگ گل، نغمہ بلبل، اثر باد بہار
 تم مجھے ہاتھ اٹھا کر اس ادا سے کو سو
 دل ہی تو ہے نہ اے کیوں دم ہی تو ہر نہ جا کیوں
 نہ پوچھو د آغ ہم سے انتظار یا ر کی صورت
 سب لوگ جدھر تم ہو اُدھر دیکھ رہے ہیں
 اس طرح بیٹھے ہیں سرکاٹ کے میرا سر نرم
 اوس تو بہ پر ہے ناز مجھے زائد اس قدر
 راز الفت چھپ سکا ہم سے نہ اس کے روبرو

کہ جس کی جان جاتی ہے اُسی کے دل میں رہتے ہیں
 بہت ارمان ایسے ہیں کہ دل کے دل میں رہتے ہیں
 کہ اب چھپ چھپ کے ناوک سیٹھ بسل میں رہتے ہیں
 میں ان کے دل میں رہتا ہوں میرے دل میں رہتے ہیں
 خدا پر خراب و شر ہے کہ جس شکل میں رہتے ہیں
 بڑی شکل میں رکھتے ہو بڑی شکل میں رہتے ہیں
 تخلص د آغ ہے وہ عاشقوں کے دل میں رہتے ہیں
 بھلا کیا اعتبار تو نے ہزار منہ ہے ہزار باتیں
 ہمارے سامنے پہلو میں دشمن کے بیٹھے ہیں
 ابھی پھر روٹھ جائیں گے ابھی وہ من کے بیٹھے ہیں
 وہ کچھ پڑھتے ہوئے آگے میرے دفن کے بیٹھے ہیں
 کہ آپاں سو بہائے سامنے دشمن کے بیٹھے ہیں
 میرے قور میں نہیں آپ کے پیمان میں نہیں
 ایک فتنہ ہے یہ دل گوشہ داماں میں نہیں
 جب ہم قید ہوئے کوئی نگاہ میں نہیں
 دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ دعا کرتے ہیں
 ہم کو خدا جو صبر دے تجھ صاحبین بجا کیوں؟
 یہ آنکھیں جاتی ہیں غم جو نقشے گزرتے ہیں
 ہم دیکھنے والوں کی نظر دیکھ رہے ہیں
 مجھ پہ گو پا کہ وہ احسان کئے بیٹھے ہیں
 جو ٹوٹ کر شریک ہو میرے گناہ میں
 صاف دل کی حسرتیں منہ پر نمایاں ہو گئیں

دوست نادان ہے دانا دشمن	تہیں کر لے نہ ٹھکانا دشمن
لے چلے جاتے ہیں ناچار چلے جاتے ہیں	ہم تری بزم سے اے یار چلے جاتے ہیں
ورنہ طالب دیدار چلے جاتے ہیں	نظر دیر سے ہیں جلوہ دکھا دے ظالم
اب بجز بے ہنری مجھ میں ہنر کچھ بھی نہیں	عیب بے عیب ہے جب حد سے گزر جاتا ہے
آپ ہی سب کچھ ہیں گویا دوسرا کچھ بھی نہیں	دیکھو تصویر یوسف اُکھدیا کچھ بھی نہیں
ہائے اس انداز سے گویا سنا کچھ بھی نہیں	سُن کے حال دل میرا کہتے ہیں کانوں پر ہاتھ
مجھ سے کہاں چھپیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں؟	جلوسے میری نگاہ میں کون و مکان کے ہیں
جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں؟	کبھی فلک کو پُر دل جلوں سے کام نہیں
مگر اونچیں تو کسی بات پر قیام نہیں	وہ کاش وصل کے انکار ہی پر قائم ہوں
جو میں کہوں تو کہیں "آپ سے کلام نہیں"	سُناے جاتے ہیں در پردہ گالیاں مجھ کو
سناؤں دردِ دل طاقت اگر ہو سننے والے میں	فناں میں آہ میں فریاد میں شیوں میں تلے میں
"خدا بختے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں"	خبر سُن کر میرے مرنے کی وہ بولے رقبوں سے
تہیں رہتے ہو ملے میں تہیں ہو ماہِ کامل میں؟	ملے مجھ سے تو فرمایا تمہیں کو داغ کہتے ہیں
اپنی خبر کو جاؤں الہی کدھر کو میں	کھو گیا ہوں دیکھے پتہ نامہ بر کو میں
چلتا ہوں چھوڑ چھوڑ کے ہر رہ گزر کو میں	اپنا طریق عشق جدا ہے جہان سے
جہاں بختے ہیں نقاسے وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں	فلک دیتا ہے جن کو عیش اُن کو غم بھی ہوتے ہیں
پریشان تم بھی ہوتے ہو پریشان ہم بھی ہوتے ہیں	گلے شکوے کہاں تک ہوں گے ادھی رات تو گزری
کہاں سے آگئی ظالم تری رفتار پہلو میں	کیجئے پیستا ہے دل مسکتا ہے کوئی میرا
کمی ہے کونسی یارب تیرے خزانے میں	کسی کا مجھ کو نہ محتاج رکھ زمانے میں
لب دشمن سے بھی نکلی صدائے آفرین رسول	یہ شمشیر قاتل اس ادا سے جان دی میں نے
غضب تو یہ ہے گنگار ہم تمہارے ہیں	خدا کی شانِ کریمی کا پوچھنا کیا ہے
در در رہ جائے گا کہیں نہ کہیں	چوٹ کھانا دل حزیں نہ کہیں

۱۔ تشنہ ۷۸۔ قدر ۱۹۷۔ آئیر ۳۵۔ فضل ۱۸۹۔ تبدیلِ قافیہ) ۲۔ قدر و تشنہ و آئیر ۱۹۷۔ ۷۸۔ ۳۵۔ تبدیلِ بحر و قافیہ
 فضل ۱۸۹۔ ۳۵۔ فاضل ۱۶۲۔ تبدیلِ قافیہ) ۳۔ ناخ ۲۲۰۔ ۵۵۔ فانی ۱۹۰۔ قلاب ۱۸۲۔ ۸۵۔ حلیل ۸۵۔
 ۴۔ ناب ۲۳۹۔ قدر و فضل و آئیر ۱۸۹۔ ۱۹۵۔ ۲۲۰۔ تبدیلِ قافیہ) ۵۔ آئیر ۲۵۰۔ ثانی ۱۵۵۔ بحر ۱۴۷۔

دل کے سوانہ کعبہ میں ہے وہ نہ دیر میں	دآغ گرے تو بس یہیں ہے نہیں تو کہیں نہیں
وہ نہایت، میں مغرور نظر آتے ہیں	پاس بیٹھے ہیں مگر دُور نظر آتے ہیں
سازیکینہ ساز کیا جائیں	ناز والے نساز کیا جائیں
کب کسی دُور کی حبیب سائی کی	شیخ صاحب نساز کیا جائیں
جو گذرتے ہیں دآغ پر صدے	آپ بندہ نواز ہے کیا جائیں
آدم ملتے بڑھ کے رتبہ کر دیاں نہیں	مجبور اس سے ہے کہ زیں آسماں نہیں
دنیا میں آدمی کو مصیبت کہاں نہیں	وہ کوئی زیں ہے جہاں آسماں نہیں
میخانے کے قریب تھی مسجد بھلے کو دآغ	ہر ایک پوچھتا تھا کہ "حضرت ادھر کہاں؟"
وہ طریقِ ہرورہ وفا، تمہیں یاد ہو کہ زیادہ	تمہیں روزِ یاد دلا دوں گا، تمہیں یاد ہو کہ زیادہ
ہیں کسی کی شرم و لحاظ کیا یہ خدا کے واسطے کیا کہا	تمہیں آئینہ سے بھی تھی حیا، تمہیں یاد ہو کہ زیادہ
وہ کسی کا شکوہ کوئی نجل، وہ کسی کا دآغ کسی کا دل	وہ کسی کا کوئی تھا آشنا، تمہیں یاد ہو کہ زیادہ
اگر ڈائی لینے میں جو دوپٹہ سرک گیا	گھبرا کے دیکھتے ہیں کوئی دیکھتا نہ ہو
یہ مصرع لکھ دیا ظالم نے میری لوحِ تربت پر	جو ہر فرقت کی بیتیابی تو یوں خراب گراں کیں ہو
خدا شاہد، خدا شاہد ہے، کیوں کہتے ہو عدو کا	خدا کو کیا غرض میرے تمہارے درمیان کہوں ہو
عرصہ حشر میں اللہ کرے گم مجھ کو	اور پھر وڈھونڈھتے گھبرائے ہوئے تم مجھ کو
ہنتے ہنتے کبھی روتا ہوں تصور میں ترے	روتے روتے کبھی آتا ہے تبسم مجھ کو
دیکھنا پسیر مغاں حضرت زاہد تو نہیں	کوئی بیٹھا نظر آتا ہے پس خم مجھ کو
گھر سے جیب وادئی غربت میں قدم رکھا تھا	دُور تک یادِ وطن آئی تھی سمجھانے کو
نہیں ہوتی بندہ سے طاعت زیادہ	بس اب "خانہ آباد دولت زیادہ"
ماریضِ محبت کی اچھی دوا کی	اوسے کل سے ہے آج غفلت زیادہ
الہی زمانے کو کیا ہو گیا ہے	محبت تو کم ہے خداوت زیادہ
عدم سے سب آتے ہیں یاں چار دن کو	نہیں ہوتی منظورِ رخصت زیادہ

۱۱۶

لے آتش ۲۲۔ اکبر ۲۴۔ جرات ۸۱۔ کیفی ۲۰۲۔ میر ۲۰۹۔ نظیر ۲۲۹۔ علیہ طیل ۸۶۔ تہ آتش ۲۱۔ ہفتراہ آذر ۲۰۹۔ غالب ۱۸۳۔ قتل ۱۹۵۔ مومن ۲۱۵۔ ناسخ ۲۲۰۔ تہ عالی ۹۵۔ محرم ۲۲۰۔ ناسخ ۲۲۰۔ شہ مومن ۲۱۶۔ دلائل ۲۲۴۔ تہ غالب ۱۸۳۔ لا حد ۲۵۳۔ تہ امیر ۳۶۔ بیتاب ۷۷۔ جلال ۸۳۔ قتل ۱۹۵۔ شہ طیل ۸۶۔ جرات ۸۱۔ امیر ۳۶۔

تیرے تیرے تری رحمت زیادہ	داغ	میری بندگی سے میرے جرم افزوں
یہ خدا کی قسم انداز سوال اچھا ہے	”	تا کہ کر دل کو یہ فرماتے ہیں مال اچھا ہے
آپ کی جس میں خوشی ہو وہ طال اچھا ہے	”	آپ کی جس میں ہو مرضی وہ مصیبت اچھی
برخ بھی اتنے اٹھائے ہیں کہ جی جانتا ہے	”	لطف وہ عشق میں پائے ہیں کہ جی جانتا ہے
ایسے جلوے نظر آئے ہیں کہ جی جانتا ہے	”	کعبہ و دیر میں پتھر اٹھیں دونوں نکھیں
تو نے انداز وہ پائے ہیں کہ جی جانتا ہے	”	سادگی، بانچہن، اغماض اثرات شوخی
خاک میں اتنے لائے ہیں کہ جی جانتا ہے	”	اپنی قدموں نے تہا ہے انھی قدموں کی قسم
اس طرح کھینچ کے لائے ہیں کہ جی جانتا ہے	”	دلخ و وارفتہ کو ہم آج ترے کوچ سے
جواب دینے لگی طاقت سوال مجھے	”	ہو اجوا دن کی خوشی سے کچھ طال مجھے
میرے خدا نے پچایا ہے بال بال مجھے	”	اسیر حلقہ کا کل نہ میں ہوا لے داغ
یہ ہمارے سامنے کی بات ہے	”	بات بھی کرنی نہ آتی تھی تہیں
جب دل نہ رہا تو آرزو کی	”	جست پاؤں تھکے تو جستجو کی
اٹھ اٹھ کے اجل کی جستجو کی	”	جب تم نہ ملے تو درد دل نے
کیا بات ہے تیری گفتگو کی	”	مطلب کی کہی نہ ایک ظالم
آئے گی صدا ”سبوسبو“ کی	”	ہم بادہ کشوں کی خاک سے بھی
چین بھی تو نہیں اس کو یہ وہ کافر دل ہے	”	صبر آنا تو محبت میں بہت مشکل ہے
لب پر رہ جاتی ہے آکے شکایت تیری	”	کہنے دیتی نہیں کچھ منہ سے محبت تری
کر چکے ہم تو محبت میں حفاظت تیری	”	اب تیرا اے دل بیتاب خدا حافظ ہے
بھول جاتا ہوں مگر دیکھ کے صورت تیری	”	یاد سب کچھ ہیں مجھے ہجر کے صد ظالم
مجھ کو ہے ناز کہ لیجاؤ نکاح سرت تیری	”	عدم آباد کو جاتے ہیں بشر خالی ہاتھ
مجھ کو خبر نہیں میری مٹی کہاں کی ہے	”	کبھی کی ہے ہوس کبھی کوئے بتاں کی ہے
پر مرغ نامدبر ہے یا کوئی پروانہ آتا ہے	”	سرتیا، لوتیا، اڑتا بوجہ بیتا بانہ آتا ہے

اور ہر جاگہ ہے دھندلا ہوا
 یہ سب نام نہ رہے یا کوئی پروا نہ آتا ہے
 صراحی سر جھکا دی ہے جب پیانہ آتا ہے
 دل بے مدعا دیا تو نے
 اوس سے مجھ کو سوا دیا تو نے
 پھر جہنم کو کیا دیا تو نے
 بڑے، بڑھکر اتنے دم بھر چلے چلکر ذرا ٹھہرے
 کیا گذرتی ہے ترے حال پر مرنے والے
 وہی اچھے رہے صدقے میں اترنے والے
 آج اترائے ہوئے پھرتے ہیں مرنے والے
 رکنتی ہے زبان نامہ بر کی
 اجل مر رہی تو کہاں آتے آتے؟
 وہی رو گئی درمیاں آتے آتے
 نکل جائے دم، پچکیاں آتے آتے
 یوہنی لب پہ آہ و فغاں آتے آتے
 اُونھیں آئیں گی شوخیاں آتے آتے
 چمن اُڑ گیا آندھیاں آتے آتے
 بہت دیر کی ہمد باؤں آتے آتے
 کہ آتی ہے اردو زبان آتے آتے
 مفت دیتا ہوں اگر مان لے احساں کوئی
 دل کو تھا مانا ان کا دامن تھام کے
 ٹھوٹے کر ڈالے ہمارے نام کے
 میری جاں چاہنے والی بڑی مشکل سے ملتا ہے

رخ روشن کے آگے شمع رکھ کر وہ یہ کہتے ہیں
 تہید و ستون کا رتبہ اہل دولت کی زیادہ ہے
 لاکھ دینے کا ایک دینا ہے
 جس قدر میں نے تجھ سے خواہش کی
 مجھ گنہگار کو جو بخش دیا
 ترے کوچہ میں، کن شوخوں سے جایا ٹھہرے
 پوچھتا جا میری مرقد پر گذرنے والے
 خوش فوائی نے رکھا ہم کو اسیر صیاد
 قتل ہوں گے ترے ہاتھوں سے خوشی لگتی ہے
 کیا بات ہے خیر ہو الہی
 پھرے راہ سے وہ یہاں آتے آتے
 سنانے کے قابل جو تھی بات ان کو
 مجھے یاد کرنے سے یہ مدعا تھا
 کیلجہ میرے منہ کو آئے گا اک دن
 ابھی سن ہی کیا ہے جو بیسیا کیاں ہوں
 میرے آشیان کے تو تھے چار تنکے
 نہ جانا کہ دنیا سے جاتا ہے کوئی
 نہیں کھیل اے داغ یاروں سے کہدو
 بیچتا ہوں جو خریدے میرے ارمان کوئی
 ہاتھ نکلے دونوں اپنے کام کے
 داغ کے سب حرف نکھتے ہیں جدا
 ملاتے ہو اسی کو خاک میں دل کو ملتا ہے

آرزو یہ ہے کہ بھلے دم تہا سے سامنے داغ
 وا د کس کی دوں جو ہوں دونوں برابر سامنے
 بند کرتے ہو جو ہاتھوں سے تم آنکھیں اپنی
 آپ اب میرا منہ نہ کھلوائیں
 دل میں عاشق کئے تصور سے کھٹکتی ہے
 اس بہانے سے بہائے سر غفل آنسو
 جلوہ بے پردہ تو ہوتا ہے فقط ہوش ربا
 سہمے جاتے ہیں ڈرے جاتے ہیں وہ عاشق
 جس نے سونگھی ہے وہ خوشبو کوئی اوس سے بچے
 سادہ دل ہیں جو انہیں آئینہ رو کہتے ہیں
 اس نزاکت پر سنے کیا وہ کسی کی فریاد
 روح کس مست کی پیاسی گئی میخانے سے
 بعد مردن بھی تعلق ہے یہ میخانے سے
 یہ خاموشی تری اے دلر با کچھ اور کہتی ہے
 سنوں کس کس کی ہیں یا رب یقین کس کس کو جھکوں
 بعد میرے کیوں نوید وصل یا ر آنے کو بھتی
 نہ سمجھا مگر گزری اوس بت خود کو سمجھاتے
 شبِ فرقت تڑپنا داغ کا دیکھا نہیں جاتا
 مٹے نامیوں کے نشان کیسے کیسے
 نسکایت حکایت ہی میں ات گزری
 اطاعت میں اغیار خامی کریں گے
 اس لئے وصل سے انکار ہے ہم جان گئے

تم ہمارے ساہے ہوں ہم تہا سے سامنے
 وہ جب آتے ہیں تو آتا ہے قدر سامنے
 کیا کہوں میں کہ میرا دھیان کہاں جاتا ہے
 یہ نہ کہئے کہ مدعا کیئے
 ان حسینوں کی غضب نوک پکارتی ہے
 کہدیا اون سے کہ آنکھوں میں کھٹکتی ہے
 وہ قیامت ہے جو چلن کی جھلک ہوتی ہے
 کمسنی ہے ابھی اس سن میں جھپک ہوتی ہے
 باسی لاروں کے جو پھولوں میں ہنک ہوتی ہے
 آئینہ میں کہیں بجلی کی چمک ہوتی ہے
 غنچہ چٹکا تو کہا سر میں دھمک ہوتی ہے
 مے اڑھی جاتی ہے ساقی ترے پیانے سے
 میرے حصہ کی جھلک جاتی ہے پیانے سے
 ادا کچھ اور کہتی ہے حیا کچھ اور کہتی ہے
 کہ قاصد کا بیان کچھ ہے صبا کچھ اور کہتی ہے
 وہ چین ہی مٹ گیا جس میں بہا ر آنے کو بھتی
 بگل کر موم ہو جاتا اگر پتھر کو سمجھاتے
 گذر جاتی ہے ساری رات سائے گھر کو سمجھاتے
 زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے
 رہے تذکرے درمیاں کیسے کیسے
 ہمیں بسندہ پرور، غلامی کریں گے
 یہ نہ سمجھے کوئی کیا جلد ہما مان گئے

وہ آئے خندہ پیشانی کہیں سے	داغ	تبسم ہے عیاں چینِ جبین سے
بڑا مزہ ہو جو محشر میں ہم کریں شکوہ	”	وہ منتوں سے کہیں چپ لہ ہو خدا کے لئے

۲ شعر

دہقانی

۱۶۷۷-افزون

چھلک رہا ہے تبسم سے اک حسین گت	دہقانی	شکستِ توبہ کے انداز پائے جاتے ہیں
خدا کا گھر جسے کہتے ہیں وہ ہے میرا دل	”	کہ جس میں سینکڑوں عالم سائے جاتے ہیں

۳- شعر

دل شاہجہاں پوری

۱۶۸۰-افزون

پامال دل کے در سے عالم پر چھا رہے ہیں	دل	سب سے الگ یہ اپنی دنیا بنا رہے ہیں
سجدوں سے مدعا ہے کب آستان پرستی	”	ناصحِ مقدار اپنا ہم آؤ ما رہے ہیں
گو نطفِ میر گلشن اک خواب ہو چکا ہے	”	میری نظر میں اب تک وہ مسکرا رہے ہیں

۱- شعر

نواب بشیر جنگِ دل

۱۶۸۱-افزون

زندگی ہائے ایسے بیکس کی	دل	جس کا کوئی نہ ہو زمانے میں
-------------------------	----	----------------------------

ملک الشعراء خاقتی ہند

ذوق

شیخ محمد ابراہیم دہلوی

۱۰۰ شعر

۱۸۸۱-افزون

جنت ہے زندگی میں زمانہ شباب کا ذوق
یوں لائے واں سے ہم دل صد پارہ ڈھونڈ
زادہ شراب پینے سے کافر ہو ایں کیوں
میرے طالع میں ہے کیا کام لے گردوں ستارے کا
لکھتے او سے خط میں کہ تم اٹھ نہیں سکتا
اتنا ہوں تری تیغ کا شرمندہ احساں
کیوں کہہ کے مکتا ہے کہیں کچھ نہیں کہتا
ذوق کے مرنے کی سن کر پہلے وہ کچھ رک گئے
مذکور تری بزم میں کس کا نہیں آتا
قیمت ہی سے لاجار ہوں لے ذوق و گزرتا
گر پڑا آگ میں پروانہ دم گرمی نشوق
کسی بیکس کو اے بیدار گراما تو کیا مارا
گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نہ کرنے میں
اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر
نام منظور ہے تو فیض کے اسباب بنا
سرمہ چشم عزیاں نہ بنا میں لے چرخ
تو اگر آپ کو دیکھے تو میری آنکھ سے دیکھ
آہ کے ساتھ جو نکلا شر آتش دل
نام یوں بستی میں بالاتر ہمارا ہو گیا
ہے برا تو ہی اگر آیا نظر تجھ کو برا
اے جواں بخت مبارک تجھے سر پر ہرا
تابنے اور بنی میں رہے اخلاص بہم

پیری ہے پہلے مرگ سے ہونا عذاب کا
دیکھا جہاں پڑا کوئی تنکا اٹھا لیا
کیا ڈیڑھ چلو پانی میں ایمان یہ گیا
چاک جانا ہے کافی آتش غم کے شرابے کا
پر ضعف سے ہاتھوں میں قلم اٹھ نہیں سکتا
سر میرا ترے سر کی قسم اٹھ نہیں سکتا
کہہ جو تجھے کہنا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا
پھر کہا تو یہ کہا منہ پھیر کر ”اچھا ہوا“
پر ذکر ہمارا ”ہیں آتا نہیں آتا“
ہرفن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا
سمجھا اتنا بھی نہ بخت کہ جل جاؤں گکا
جو خود ہی مر رہا ہو اوس کو گراما تو کیا مارا
اگر لاکھوں برس سجدہ میں سر مارا تو کیا مارا
آرام میں ہے وہ جو تکلف نہیں کرتا
پل بنا، چاہ بنا، مسجد و تالاب بنا
کیا بنا خاک، غبار دل احباب بنا
اپنا آئینہ میرا دیدہ پڑ آب بنا
چرخ پر جا کے وہ خورشید چھلنا بنا
جس طرح پانی کتوں کی تہ میں تارا ہو گیا
تو ہی اچھا ہے تجھے معلوم گرا چھا ہوا
آج ہے یمن و سعادت کا ترے سر سہرا
گو نہ تھے سوراہ اخلاص کو پڑھ کر سہرا

رندِ خراب حال کو زاہد نہ چھیٹ تو ذوق
 بجائے جسے عالم اوسے بجا سمجھو
 نفس کی آمد و شد ہے نماز اہل حیات
 عبت تم اپنی رکاوٹ سے منہ بتاتے ہو
 موت ہی سے کچھ علاجِ دردِ فرقت ہو تو ہو
 ہو تو ہوا باد کیونکر یہ خراب آبادوں
 اب زباں پر بھی نہیں آتا کبھی الفت کا نام
 کہتے ایک جب سُن لے انسان دو
 لیتے ہیں ثمر، شاخِ مٹور کو جھکا کر
 تہمت وہ ترک کہ جس کے نہیں جنا کی پناہ
 ترسے کو چہ کو وہ بیمار غم دار الشفا سمجھے
 ستم کو ہم کرم سمجھے، جفا کو ہم وفا سمجھے
 حسابِ اصلا نہ پوچھو مجھ سے میرے دل کے زخموں کا
 کل جہاں سے کہ اٹھلائے تھے احباب مجھے
 رخصت اے زندانِ جنوں، بنجور رکھنا گئے
 سرِ بوقتِ فوج میرا اون کے زیرِ پاے ہے
 کیرا ذرا سا اور وہ پتھر میں گھر کرے
 الہی کس بگینہ کو مارا سمجھ کے قاتل نے کشتی ہے
 بے محبت نہیں ہے ذوقِ شکایت کے مزے
 تیغ تو اوچھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپسے
 واں ہلے ابرو یہاں گردن پہ پھیری ہم نیت
 اک صدمہ دردِ میری جان پر تو ہے

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو
 زبانِ خلق کو نفتِ رہِ خدا سمجھو
 جو یہ قضا ہو تو اے غافلِ قضا سمجھو
 وہ آئی لب پہ ہنسی دیکھو مسکراتے ہو
 غسلِ میت ہی ہمارا غسلِ صحت ہو تو ہو
 عشقِ غارتگر اگر دنیا سے غارت ہو تو ہو
 اگلے مکتوبوں میں کچھ رسمِ کتابت ہو تو ہو
 کہ حق نے زبانِ ایک دی کان دو
 جھٹکتے ہیں سخی وقتِ محرم اور زیادہ
 اور اس کی آنکھ وہ کافر کہ بس خدا کی پناہ
 اجل کو جو طیب اور مرگ کو اپنی دوا سمجھے
 اور اس پر بھی نہ سمجھے وہ تو اُس بت کو خدا سمجھے
 حسابِ دوستاں دردِ دل اگر وہ دلربا سمجھے
 لے چلا آج وہیں پھر دل بیتاب مجھے
 مژدہ خارِ دشت پھر ملو امیر اکھلائے ہے
 یہ نصیب ہے "اللہ اکبر" لوٹنے کی جگہ ہے
 انسان وہ کیا نہ جو دلِ دلبر میں گھر کے
 کہ آج کو چہ ہیں اس کے شورِ بایّٰ دُنبِ قلقلتی
 بے شکایت نہیں ہے ذوقِ محبت کے مزے
 دل کو قاتل کے بڑھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے
 بات کا ایسا بھی پانا کوئی ہم سے سیکھ جائے
 لیکن بلا سے، یار کے زانو پہ ہر تو ہے

کیا غرض لاکھ خدائی میں ہوں دولت والے
 حرص کے پھیلنے ہیں پاؤں بقدر وسعت
 ناز ہے گل کو نزاکت پہ چین میں اے ذوق
 پاک رکھ اپنا دہن ذکر خدائے پاک سے
 مزے جھوٹ کے عاشق کبھی بیان کرتے
 اگر یہ جانتے چن چن کے چکو ٹوڑیں گے
 نہیں ثبات بندتی عزت و شال کے لئے
 نہ چھوڑ تو کسی عالم میں راستی کہ یہ شے
 وہ مول لیتے ہیں جس دم کوئی نئی تلوار
 دشنام جو کہ وہ ترش آبرو ہزار دے
 اے شمع تری عمر طبعی ہے ایک رات
 پشہ سے سیکھے شیوہ مردانگی کوئی
 اس جبر پر تو ذوق بشر کا یہ حال ہے
 سب کو دنیا کی ہوس خوار لئے پھرتی ہے
 بدنہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری نے
 درو دل سے لوٹا ہوں کس کو میرا درد ہے
 الفت کا مزاج کوئی مر جائے تو جائے
 گرد و رہے کھونا دل مضطر سے کسی کے
 یاں کے آنے کا مقرر قاصدا وہ دن کے
 شال بدرجو حاصل ہوا کمال مجھے
 بچہ کا وار تھا دل پر پھر کئے جان لگی
 لحد کو چاہئے یوں پیر لپٹ خم دیکھے

آنکا بندہ ہوں جو بندے ہیں محبت والے
 تنگ ہی رہتے ہیں دنیا میں فراغت والے
 اوس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے؟
 کم نہیں ہرگز زباں منہ میں تے سواک سے
 مسیح و خضر بھی مرنے کی آرزو کرتے
 تو گل کبھی نہ تمنائے رنگ و بو کرتے
 کہ ساتھ اوج کے پتی ہے آسمان کے لئے
 عصا ہے پیر کو اور سیف ہے جواں کے لئے
 لگاتے پہلے مجھی پر ہیں امتحان کے لئے
 یاں وہ نشہ نہیں جسے ترشی آثار دے
 ہنس کر گذار یا اسے رو کر گزار دے
 جب قصہ خون کو آئے تو پہلے پکار دے
 کیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے
 کون پھرتا ہے یہ مُردار لئے پھرتی ہے
 ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے
 ہوں میں نقطہ درد جس پہلو سے اٹھو درد ہے
 یہ درد ہر ایسا ہے کہ سر جائے تو جائے
 پانی دو پلا گھول کے سر پر سے کسی کے
 جو تو مانیک گکا وہی دو گکا خدا وہ دن کرے
 گھا گھا کے فلک نے کیا ہلال مجھے
 جلی تھی برچی محسوس پر کسی کے آن لگی
 سہرا کو جیسے تھکا اونٹ دم دم دیکھے

یہ اقامت ہمیں پیغامِ سفر دیتی ہے	دوق	زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے
یوں پھر اس آشفۃ حال اہل کمال افسوس ہے	”	اے کمال افسوس ہے تجھ پر کمال افسوس ہے
لائی حیات آئے تھالے چلی چلے	”	اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے
بہتر تو ہے یہی کہ دنیا سے دل لگے	”	پر کیا کریں جو کام نہ بے دل لگی چلے
ہو غمِ خضر بھی تو ہو معلوم وقتِ مرگ	”	ہم کیا رہے یہاں ابھی آئے ابھی چلے
کھل کے گل تو کچھ بہا رہا نذر ادا کھلا گئے	”	حسرت اور غمِ غنچوں پہ ہے جون کھلے بھائے
ہم اور غیر اک جا دو تو ہم نہ ہوں گے	”	ہم ہوں گے وہ نہ ہوں گے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے
اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے	”	مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے
آگ و دوزخ کی بھی ہو جائے گی پانی پانی	”	جب یہ عاصی عرقِ شرم میں تر جائیں گے
تو بھلا ہے تو برا ہو نہیں سکتا لے ذوق	”	ہے برا وہ ہی کہ جو تجھ کو برا جانتا ہے
اور اگر تو ہی برا ہے تو وہ سچ کہتا ہے	”	کیوں برا کہنے سے اس کے تو برا جانتا ہے
کہتے ہیں ذوق آج جہاں سے گذر گیا	”	کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے

ردیف

۱۰۰ شعر
۱۹۸۱-۱۹۸۲ افروز

نواب سید محمد خاں رند

حور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا	رند	سب سے بیگانہ ہے اے دوستِ سا تیرا
دیدِ لیل کے لئے دیدہ مجنون ہے ضرور	”	میری آنکھوں سے کوئی دیکھے تماشا تیرا
اختیاری نہیں ہر بار بنے ایسی شکل	”	کچھ کیا صانعِ ایجاد سے نقشہ تیرا
تو ہی رسوائی کے خونِ شہد اور پے ہیں	”	دامنِ یاربِ خدا ڈھاک لے پردا تیرا
آج مرجانے پر راضی ہوں تے سر کی قسم	”	ہو یقین مجھ کو اگر گور پہ آنا تیرا

فلک کا جو رستم اب نہیں سہا جاتا رند
 محیطِ دہر میں اسادہ صورتِ کشتی ”
 کوئی یہ بڑھ کے میرے ساتھ والوں سے کہے ”
 قریب آگئے کیا اے جنوں بہا کے دن ”
 ہماری آہنی بس آج سے ہنسی موقوف ”
 وہ کروٹوں کا بدلنا تھا تاب و طاقت ”
 اللہ دل کے داغ کو روشن رکھے سدا ”
 طریقِ عشق میں پیش آئے مرحلے کیا کیا ”
 دمِ اخیر سے بیچارہ جاں بلب ہے آج ”
 سکتے کہاں جو کرے تیرا ناتواں فریاد ”
 گئیں جو حسرت دیدار لے کے دنیا سے ”
 جہاں گمیاں گیا دام لیکے وال صیاد ”
 دکھایا کجِ قفس مجھ کو آب و دانے نے ”
 اداس دیکھ کے مجھ کو چین دکھاتا ہے ”
 ساقی نہیں شیشہ میں مئے ہو شرابند ”
 نکلے نہ کبھی دودِ جگر بے مددِ آہ ”
 موقوف ہوئے نالہ دل گور میں اے رند ”
 چھوٹیں گے قبروں سے فوائے لہو کے قاتل ”
 یاد رکھیے گا بھی تک ہیں یہ سارے غمزے ”
 اپنے مرنے کا اگر رنج مجھے ہے تو یہ ہے ”
 پھر ہو سنخ ہو اجسم میں کالا ہو کر ”
 مرتبہ پست ہو عشق کا اُعلیٰ ہو کر ”

زمین کاش پھٹی جاتی میں سما جاتا
 دکھائی دیتا ہوں سب کو یہ ہوں چلا جاتا
 یہ ناتواں ہے پس قافلہ رہا جاتا
 جو خود بخود ہے گریباں مراٹھا جاتا
 ذرا سی بات پہ غصہ ہے تم کو آ جاتا
 تیرے مریض سے اب تو نہیں ہلا جاتا
 تو نے چراغِ گور بجھایا تو کیا ہوا
 معین، ویاور و ناصر، رہا خدا دل کا
 معاف کیجئے! اتو کہا سنا دل کا
 اُسے تو آہ کا یار انہیں کہاں فریاد
 کریں گی حشر کو آنکھوں کی پتلیاں فریاد
 پھر تلاش میں میرے کہاں کہاں صیاد
 دگر نہ دام کہاں میں کہاں کہاں صیاد
 کئی برس میں ہوا ہے مزاجداں صیاد
 مینا میں کیا خطر نے یہ آبِ بقا بند
 بھرتا ہے دھنواں گھر میں جو ہوتی ہے بند
 منزل پہ پہونچ کر ہوئی آوازِ دراستہ
 جوش میں آئیگا خونِ شہد امیرے بعد
 بھول جاؤ گے یہ سب تاز و ادایرے بعد
 کون اٹھائیکا تیرے جو رجھامیرے بعد
 رہ گیا اب کے برس بھی مجھے سودا ہو کر
 پھر وہی قطرہ کا قطرہ رہا وریا ہو کر

خاکساری نے یہ ترکیب سمجھائی ہے مجھے رتہ
 رات گزری مجھے پھرتے ہوئے اندر باہر
 یادیں روئے کتابی کے ہوا ہوں تشریح
 قتل ہو کر بھی رہا خانہ زنجیر سے انس
 میں وہ مجرم ہوں جہنم میں اگر جاؤں گا
 آپ کو سو بار سانچے میں اگر ڈھلوں گے شمع
 اور میں راز دنیا ز عشق سے واقف نہیں
 ہے ایک پاؤں پہ استادہ سر کیا باعث
 نہ کمزرت رندان خموش اے واعظ
 ہمیشہ رہتا ہے برگشتہ راستبازوں سے
 مثال گردیں قافلہ ہوں سرگردان
 حیف اویسی نفس تجھ کو خبر ملتی نہیں
 غیر ممکن ہے کہ بے صندل لگائے دُور ہو
 دیکھئے جس بے ہنر کو آج مالا مال ہے
 نہ دکھا شکسبیا اوسے ہر بار آنکھیں
 مالکِ نوبت و نشان تھے جو کل
 پھیرنا خلق پہ خنجر تھے کیا یاد نہیں
 بند کر اپنی زباں پھر نہیں دشمن کا خطر
 بل رہے گا تجھے اک روز محبت کا صلہ
 نہ سنا در پہ پڑا رہنے نے کیا لیتے ہیں
 بہار آئی کہاں اب رتہ دیوانہ گلستاں میں
 دم تریں جو افشاں اوس نے پھر کا اپنی زلفوں
 چوم لے اوس کے قدم نقش کف پا ہو کر
 کبھی دالاں میں بچھایا کبھی بستر باہر
 ہیں رگیں جسم کی مثل خطِ مسطر باہر
 دھڑکڑپ کر گیا زنداں میں ہا سر باہر
 اہلِ دوزخ بھی کہیں گے مجھے "باہر باہر"
 پرگدازی جسم کی تیرے کہاں سے لائے شمع
 یہ تو دیکھا ہے سر پروانہ تھا اور پائے شمع
 روان ہے کس لئے آبِ رواں نہیں معلوم
 وہ کس کے حال پہ ہے ہر باں نہیں معلوم
 خلاف ان سے ہے کیوں آساں نہیں معلوم
 گیا کدھر کو میرا کارواں نہیں معلوم
 نبض اس بیمار کی دودو پہر ملتی نہیں
 دردِ سر کی بھی دوا بے دردِ سر ملتی نہیں
 کون کہتا ہے کہ دولت بے ہنر ملتی نہیں
 پھیر دیگا کوئی دم میں تیرا بیمار آنکھیں
 آج نوبت یہ ہے نشان نہیں
 کاٹ ڈال اپنا گلا آپ جو جلا نہیں
 مرغِ قصور کو اندیشہ صیاد نہیں
 ہو نہ مایوسِ مشقت تیری برباد نہیں
 اے شہِ حُسنِ غریبوں کی دعا لیتے ہیں
 پیسے نہ پڑا ہو گا کسی جانب بیا باں میں
 نظر آنے لگے جگنو ہی جگنو سنبلاں میں

دہان یار میں دیکھی زبان تو یہ خیال آیا
 مشکلاشی ترے افلاک کے سب تارے ہیں
 سرسبز ہوتا ہے نگاہ یار پر بار اندنوں
 مشق کر مشق کہ تا لطف سخن پیدا ہو
 نیچی کر لیتے ہیں شر مار دم گرفتار آنکھ
 آپ آسکتے نہ تھے دن کو تو کیا رات تھی
 کیا سبب آپ کے تشریف نہ لانے کا ہوا
 سانس دیکھی تن بسل میں جو آتے جاتے
 سیر کی خوب پھرے پھول چنے شاد ہے
 جہاں کے عیش و غم روزگار دیکھ چکے
 جنوں نے خوب دکھائی بہا حیب و کنار
 نہ پہونچا ایک بھی ذرہ تمہارے دامن تک
 کلاہ کچ کو ہٹا کر دکھا دیا ابرو
 کان کھولے ہوئے گل گوش براواز ہے آج
 دام میں پھنس کے نکلتا ترانا ممکن ہے
 خداوند ارض و سما ایک ہے
 برابر ہے اپنا وجود و عدم
 جنہیں کفر و الحاد کہتا ہے شیخ
 وعدے پر تم نہ آئے تو کچھ ہم نہ مر گئے
 ہم آفتاب بام ہیں یا میں چرخ صبح
 رو کر کہا جو میں نے کہ مڑتا ہوں میری جاں
 پھولے پھلے نہ آ کے گلستانِ دہر میں

کسی نے چھوڑ دی ہے لال محبلی حوضِ کوثر میں
 جو ثوابت ہیں وہاں چرخ کے سیاہے ہیں
 ناتواں سے ناتواں ہے چشمِ بیاراندنوں
 خود بخود شعر میں میساختہ بن پیدا ہو
 بات بھی کرتے نہیں مجھ سے وہ کر کے چار آنکھ
 بس یہی کہتے کہ منظور ملاقات نہ تھی
 راستے بند نہ تھے شہر کے برسات نہ تھی
 اور چرکا دیا جلا دنے جاتے جاتے
 باغیاں جاتے ہیں گلشنِ ترا آباد رہے
 جو دیکھتا تھا سو پروردگار؟ دیکھ چکے
 ہوا میں اڑتے ہوئے تار تار دیکھ چکے
 اڑا کے خاک بھی ہم خاکسار دیکھ چکے
 قسم علی کی کبھی ذوالفقار دیکھ چکے
 درود دل جو تھے کہنا ہو سناے بلبل
 تا بمقدور پرو بال ہلا لے بلبل
 قسم ہے خدا کی خدا ایک ہے
 ہماری بقا اور فنا ایک ہے
 فقط پھیرے راستہ ایک ہے
 کہنے کو بات رہ گئی اور دن گذر گئے
 کیا اعتبارِ شام گئے یا سحر گئے
 ہنس کر دیا جواب کہ پھر کیوں نہ مر گئے
 ہم وہ شجر ہیں باغ سے جو بے ثمر گئے

نہ ترپنے کی اجازت ہے نہ زیادہ کی ہے رند
 بیڑیاں ہو گئیں منت کی میرے حق میں جنوں
 ہجر کی رات کسی طور نہیں ٹھننے کی
 ستم کیا کیا شبِ فرقت میں تو نے مجھ پر توڑا ہے
 آڑیوں دھجیاں کر کے نہ تو میرے گریبان
 لطف سے باغِ جہاں میں صورتِ شبنم ہے
 وہ میرے دم توڑنے کی سیر اگر دیکھا کریں
 کیا ملا عرضِ مدعا کر کے
 یوں نہ ٹھکراؤ مزارِ شہدا وقتِ حرام
 خدا جانے لہو کس بے گنہ کا اس میں شامل ہے
 لباسِ شال و زلفیت اہلِ دولت کو مبارک
 قافلے یاروں کے ہر روز چلے جاتے ہیں
 یاد رکھ دیکھ کے دنیا کے نشیب اور فراز
 مجھ بلا نوش کو تلچھٹ بھی ہے کافی ساقی
 جامِ جم چاہیے رندوں کو نہ شاہی ساقی
 جامِ بھر بھر کے مئے ہوش ربا دے ساقی
 رت کیا جانش کہ ہر دیر ہے کعبہ ہے کہا
 کوئی آفت تیرے میخانہ پر آ سکتی ہے؟
 ہیں یہ سارے جیتے جی کے واسطے
 بے کسی میرے لئے پیدا ہوئی
 ذرا دیکھ عبرت سے سوتے ہیں غافل
 خدائے بنائے ترے گیسوؤں میں

گھٹ کے مرجاؤں یہ مرضی میرے صیاد کی ہے
 بر برس پاؤں میں زنجیر پڑا کرتی ہے
 توپ تا صبح قیامت بھی نہیں چلنے کی
 سزا ہے تری اودل تجھ پر جو کچھ ہو سو تھوڑا ہے
 جنوں کن دقتوں میں نے اک اک تار جوڑا ہے
 ایک ہی شب گورے لیکن نگلوں میں ہم رہے
 حشر تک زندہ رہوں پر نزع کا عالم ہے
 بات بھی کھوئی التجا کر کے
 لوگ کہتے ہیں براتم کو انہیں چالوں سے
 ترے ہاتھوں کی ہندی سنج ہے خونِ کبوتر سے
 غریبوں کی بھی کٹ جائیگی سردی ایک چادر سے
 بستی ان لوگوں کی آخر ہمیں بستی ہو گی؟
 اب بلندی ہے جہاں پھرو ہیں بستی ہو گی
 بھر دے چلوں جو ہوشیشہ میں باقی ساقی
 سلطنت ہے ترے کوچہ کی گدا کی ساقی
 آج اتنی تجھے توفیقِ خدا دے ساقی
 عمر ساری تیری بھٹی میں گزاری ساقی
 سب دعا گو ہیں یہ جتنے ہیں شرابی ساقی
 کون مرتا ہے کسی کے واسطے
 میں بنا ہوں بی کسی کے واسطے
 مزاروں میں پہنے کفن کیسے کیسے
 خم و پیچ و زلف و شکن کیسے کیسے

رنگہ نظر اوس کی عطا پر تو خطا سے پہلے	زند	خوف کو دخل نہ دے دلیس جا سے پہلے
یوں نہ ٹھکراتے تھے تم گورغریباں کو کبھی	”	بچکے چلتے تھے مزارِ شہدا سے پہلے
اس طرح پھیل کے سوتے تھے شبِ وصل میں	”	تھوڑے تھوڑے ہوئے جاتے تھے حیا سے پہلے
تھی نہ پامالی عشاق تمہیں بد نظرس	”	راہ کب چلتے تھے اس ناز و ادا سے پہلے
دیکھ کر زار و زبون چھوڑ نہ تجھ کو سگ یار	”	لطف ان ہڈیوں کا پوچھ ہمارے پہلے
شیاب باعثِ فسق و فجور ہوتا ہے	”	گناہ مجھ سے ترا یا غفور ہوتا ہے
وہ بادہ نوش ہوں کہتے ہیں خبر کن دریا نوش	”	جو خم چڑھاؤں تو کچھ کچھ سُور ہوتا ہے

۴۔ شعر میر علی اوسط رشک ۱۶۵

کھول کر زلف کہا اثرِ درِ موسیٰ کیا ہے	رشک	ہاتھ چمکا کے وہ بولے ”یدِ بیضا کیا ہے“
اتھ گئے ہم سفر ہمنفساں سے پہلے	”	چمن اپنا ہوا پایا مالِ خزان سے پہلے
آدمی وہ ہے جو انجام نہ بھولے اپنا	”	گور کی فکر ہو تمیرِ مکان سے پہلے
ذرا سے بچ میں ہم کو حلال کرتے ہو	”	اسی سے کہتے ہیں غصہ حرام ہوتا ہے

۲ شعر روشِ صدیقی ۱۶۶

ہر چند جامِ مرگ بھی ہے راحتِ آفریں	روش	اے دردِ زندگی ترا درمان کچھ اور ہے
بتائی خرد ہے نہ بیستابیِ جنون	”	اے دوست رازِ چاکِ گریبان کچھ اور ہے

۲۔ شعر سید آلِ رضا رضا (لکھنوی) ۱۶۷

۱۶۷ شیخ ۱۵۶ - نظر ۱۶۷ - علم ۵۷ - اسد ۶۰ - شمعِ جب ۹۸ - شیخ ۱۵۶ - نظر ۱۶۷ - حالی ۹۶ - خیتا ۱۰۱
 رنہ ۱۳۱ - تمیر ۱۶۹ - میکش ۲۲۲ - پرتیل قانیہ

۱۳- شعر
۲۰۰۲- افزون
محمد عبد الرحمن الأسخ (دهلوی) ۱۶۵

مرنے والوں کا الہی کہیں پردہ ڈھک جائے
کچھ تم بھی بولتے ہو جیلا کوڑیوں کے مول
بل بل کی لینے لگیں زلفیں ترے رخساروں
چشم و ابرو کے شہیدوں کی دلا دیجئے نیاز
دم نہیں، جان نہیں، حال نہیں، تاب نہیں
کئے شباب میں جتنے گناہ عفو ہوئے
پر تو فلک ہے عارض ساقی شراب میں
گذری سیاح کاری میں یارب تمام عمر
مجھ سے گناہگار کو دوزخ میں ڈال کر
قیامت کی ہے برپا آئینہ میں عکس کا کل نے
کس کا وعدہ ہے میری جان کہاں جاتا ہے
کو بچ زلف سے روکا ہے یہ کھنکھول کو
خُم کے خُم پی کے بھی ہم نے تو دیکھا زاہد

۱- شعر
۲۰۰۳- افزون

شیخ غلام علی راسخ (عظیم آبادی) ۱۶۹

ہوئے ہیں ہم ضعیف اب دیدنی رونا ہمارا ہے

لاستخ پلک پر اپنی آنسو صبح پیری کا ستارہ ہے

رضوان ۱۷۱

۳۔ شعر

۲۰۰۶۔ افزون

اترائیں نگاہیں جو بڑھیں سوئے محمد	رضوان	دل لوٹ گیا دیکھتے ہی روئے محمد
اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا	»	دیکھا جو کبھی آئینہ روئے محمد
خورشید کا جلوہ نہ تجلی ہے قمر کی	»	پھیلی ہوئی ہے روشنی روئے محمد

سید بندہ رضا (بلگرامی) ۱۷۱

۲۔ شعر

۲۰۰۸۔ افزون

ہوئی ایدائیں احک ہے احسانِ شمعِ جاں کا رضا	لب زخمِ جگر پر لی جو چٹکی لگ گیا ہاتھ کا
زینہ نے تور سوائی میں کچھ باقی نہ رکھا تھا	خدا پر وہ نہ رکھ لیتا اگر یوسف کے دامن کا

سید ریاض احمد ریاض خیر آبادی ۱۷۲

۱۲۔ شعر

۲۰۲۰۔ افزون

نہ آیا ہیں عشق کرنا نہ آیا	ریاض	مرے عمر بھرا اور مرنا نہ آیا
میں پرانا ہوں ترا چاہنے والے دوست	»	وہ بھی جلوے میری آنکھوں میں ہیں جب طور تھا
روگ تھا، آزار تھا، اچھا ہوا جاتا رہا	»	ایسے دل کا بچ کیا جاتا رہا جاتا رہا
شرم ہے صبح شب وصل اور بھی دہنی مگر	»	شام کو جو تھا وہ انداز حیا جاتا رہا
ہنگامِ نزع، گریہ یہاں یکسی کا تھا	»	تم ہنس پڑے یہ وقت بھلا کیا ہنسی کا تھا
کھٹکتے ہیں نگاہ باغیاں میں	»	جو ہیں دو چار تنکے آشیاں میں
کیا قیامت ہے میری قبر پر وہ آتے ہیں	»	اپنے سایہ کو جو چلتے ہوئے ٹھکراتے ہیں
دڑھنے کہ اس نے خون کسی کا کیا نہ ہو	»	اتنا بھی شونخ ہاتھ کا رنگ خانا نہ ہو
وہ بھی یہ چاہتے ہیں ٹھہر جائے دل ذرا	»	ہم بھی یہ چاہتے ہیں کہ تاوگ خطا نہ ہو

ہٹا دے آئینہ او بے ضرورت دیکھنے والے	ریض	تجھے کیا حق ہے ہم ہیں اسکی صورت دیکھنے والے
کوئی گناہ نہ کرتے شراب ہی پیتے	”	یہ کیا کیا کہ گنہ تو کئے شراب نہ پی
رُخ پُر نور میں جبکہ تھی کہاں	”	رکھنے والے کو دیکھئے تل کے

۱۔ شعر رحمت اللہ خاں رحمت ۱۴۲

۲۰۲۱-افزون

عکسِ ابروئے رنگیں میں نہیں ہے ساقی	رحمت	مچھلیاں تیر رہی ہیں ترے پیمانے میں
------------------------------------	------	------------------------------------

۲۔ شعر امیر خاں رنگ ۱۴۴

۲۰۲۳-افزون

وہ آئیں یا نہ آئیں موت کا آنا تو بوج ہے	رنگ	بہر صورت تجھے صحت دل بیمار ہوتی ہے
یہ ایوان و محل سب جیتے جی کے ہیں یقین مانو	”	پس مژدن وہی دو گز میں درکار ہوتی ہے

۳۔ شعر غلام مصطفیٰ رسا ۱۴۵

۲۰۳۰-افزون

شعلہ دل پر داغ کا آہوں سے ہوا تیز	رسا	یہ شمع جلا کرتی ہے داماں ہوا میں
و حشتِ صیاد و خوف با قبال کہتے نہیں	”	ہم وہ بلبل ہیں چین میں آئیاں کہتے نہیں
جن کے دل گویا ہیں ان کے لب پر ہر مسکوت	”	کہتے ہیں سب کچھ مگر منہ میں زباں کہتے نہیں
وصل ہر چند ستمگر تجھے منظور نہیں	”	گر خدا چاہے تو وہ دن بھی کوئی دور نہیں
اس کو پی جاتے یہ ہر ایک کا مقدور نہیں	”	بادِ عشق ہے یہ، بادِ انگور نہیں
سب خوبیاں ہیں قدر شناسی پر منحصر	”	اچھا وہی ہے آپ بس اچھا کہیں جسے
کیا چڑھاؤ گے میری تربت پر پھول	”	خاک بھی تم سے نہ ڈالی جائے گی

۱۵۰۔ ماجوس ۲۲۳۔ ناخ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱

رواق ۱۶۶

۲۔ شعر
۲۰۳۲۔ افزون

عفو ہو جائیں گی محشر میں خطائیں ساری رونق داور حشر کو دُونگامیں حوالہ تیرا
لے خبر جلد میری ناز سے سونے والے ہو گیا فرش زین چاہنے والا تیرا

۱۔ شعری
۲۰۳۳۔ افزون
محمد عبد الرزاق راشد سی سی یس حیدر آبادی

آزل سے اوس کی مشق طاقت تیر آزمائی کو رشتہ بر تعمیر شویدا تھی ضرورت اک نشانہ کی

۲۔ شعر
۲۰۳۴۔ افزون
سعادت یار خان رنجین (دہلوی)

کیا کرتے ہو ناصح تم نصیحت رات دن مجھ کو رنجین اُسے بھی ایک دن تم جا کے سمجھاتے تو کیا ہوتا

۵۔ شعری
۲۰۳۹۔ افزون
نواب عباس یار خٹک رشید (حیدر آبادی)

آپ کرتے ہیں وفا مجھ سے جفاؤں کے عوض رشید اس نئے انداز سے مجھ کو نہ رسوا کیجئے
بہار آگئے وہ عبرت فرا سماں نہ رہے وہ مسکرائیں تو دور خزاں خزاں نہ رہے
ہوا متیاز بہار و خزاں اُسے کیونکر وہ بد نصیب جسے پاس آشیان نہ ہے
بلند اتنا تو میسار زندگی ہو جائے مدد بھی ہم سے کبھی دل میں بد گمان نہ ہے
جوش و شہت نے کہا بڑھ کے یدویانوں سے قصص گل آگئی ہشیار گر بیانوں سے

۳۔ شعری
۲۰۴۲۔ افزون
حکیم ست کرو پرشاد رہبر (حیدر آبادی)

زلفت میں سے رخ زیبا نظر آتا ہے مجھے رہبر ابر سے چاند نکلتا نظر آتا ہے مجھے
کبھی شوخی نہ تھی اور کبھی تمکین جیہ ان کی آنکھوں میں تماشہ نظر آتا ہے مجھے
خواب میں دستِ خنائی کی جھلک دیکھی ہے خون ارمان کا ہوتا نظر آتا ہے مجھے

۱۔ زندہ ۱۲۶۔ شوق ۱۵۵۔ ظہر ۱۶۸۔ عاشق ۱۷۱۔ فاضل ۱۹۲۔ (کینٹی ۲۰۱ بر تبدیل قافیہ) وطن ۲۴۷۔

۲۔ آخر ۵۳۔ اسد ۵۶۔ آباد ۶۲۔ سید ۱۲۴۔ سرور ۱۴۸۔ علی ۱۷۸۔ غایہ ۱۷۸۔ مونس ۲۲۹۔ حیدر ۱۰۲۔ غایہ ۱۷۸۔
۳۔ حیدر ۱۰۲۔ غایہ ۱۷۸۔ علی ۱۷۸۔ غایہ ۱۷۸۔ مونس ۲۲۹۔ آباد ۶۲۔ اثر ۵۳۔ خراج ۲۲۵۔ غایہ ۱۷۸۔ سعد ۱۴۵۔



منظر علی زار ۱۸۱

۲۔ شعر
۲۰۴۴۔ افزون

چھوٹ جاؤں غم سے ہر دم کے جو نکلے دم نہیں زار ۱۸۱
یجاؤ گے تم اس کی لگی سے یہاں مجھے ۱۸۱
خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں ۱۸۱
آرام جو یہاں ہے نہ ہو گا وہاں مجھے ۱۸۱

زار ۱۸۲

۱۔ شعر
۲۰۴۵۔ افزون

ہم تو پڑھ لیتے ہیں مندی تیری طرف کر کے نماز ۱۸۲
نہیں معلوم کہ کعبہ بھی ادھر ہے کہ نہیں ۱۸۲

سید غلام محمد زعم (حیدر آبادی) ۱۸۳

۲۔ شعر
۲۰۴۶۔ افزون

اس دل کے عوض اور کوئی دل مجھے دیدے زعم ۱۸۳
قیس نے نالہ اگر منہ سے نکالا ہی نہیں ۱۸۳
بندوں پہ الہی تیرے احسان بہت ہیں ۱۸۳
اتنی پھر بے چلن لیلے کس لئے محل میں ہے ۱۸۳

سید علی احمد زریک (قنوجی) ۱۸۴

۳۔ شعر
۲۰۵۴۔ افزون

در حضرت پر جب سائی ہے زریک ۱۸۴
دور ملک عرب قضا نزدیک ۱۸۴
گر یہ عجب شاہ کے صدقے ۱۸۴
وہ انوکھا گناہگار ہوں میں ۱۸۴
دل ہلا دیتا ہے افتاد محبت کا خیال ۱۸۴
خوب تقدیر کی بن آئی ہے ۱۸۴
نار سائی سی نار سائی ہے ۱۸۴
فرد عصیاں دھلی دھلائی ہے ۱۸۴
میرے لینے کو رحمت آئی ہے ۱۸۴
یاد آ جاتی ہیں اگلی ٹھو کریں کھائی ہوئی ۱۸۴

اور کیا ہوتا حسینوں کی محبت کا قاتل
لاشِ بیل کی دھری ہے دفن کو گلزاریں
دل کا دل کھوٹھے رسوائی کی رسوائی ہوئی
چادرِ سوجِ شہیم گل سے کفنائی ہوئی



۵۵ شعر
مرزا محمد رفیع سودا
۲۱۰۹ - افزون ۱۸۵

میں دشمنِ جان ڈھونڈ کے اپنا جو نکلا
توڑے تڑی بچھ سے اگر دلِ حباب کا
موجِ آتش ہے میں آنکھوں میں
نہ جیا تیری چشم کا مارا
اس گلشنِ ہستی میں عجب دید ہے لیکن
ہستی سے عدم تک نفسِ چند کی ہے راہ
دکھاؤں کا تجھے زاہد اس آفتِ دیں کو
قطرہ اشک ہوں پیاسے میرے نظرِ کس
لطف لے اشک کہ جوں شمع گھلا جاتا ہوں
جو گزری مجھ پرست اس سے کہو ہو اسو ہوا
اب تک اشک کا طوفان نہ ہوا تھا سو ہوا
دامنِ صبا نہ چھو سکے جس شہسوار کا
ہنیں ہلالِ فلک پر مہِ محرم کا
زخم کا دل کے تروتازہ ہے انکورِ سدا
جسکی ہم تیغِ بچھ سے ہوئے گھائلِ یارب

سو حضرتِ دل "سلمہ اللہ تعالیٰ"
پانی بھی پھر پیس تو مزا ہے شراب کا
شاید اس دل کا ابلہ چھوٹا
نہ تری زلف کا بندھا چھوٹا
جب آنکھ کھلی گل کی تو موسم ہے خزاں کا
دنیا سے گذرنا سفرِ ایسا ہے کہاں کا؟
خللِ دماغ میں تے ہے پارسائی کا
کیوں خفا ہو تے پل مار تے دھن جاؤں گا
رحم لے آہِ شرِ براء کہ جل جاؤں گا
بلاکشانِ محبت پہ جو ہو اسو ہوا
تجھ سے لے دیدہ گریاں نہ ہوا تھا سو ہوا
پہونچے کب اوس کو ہاتھ ہمارے غبار کا
چڑھا ہے چرخِ پرتینا مصیبت و غم کا
جاری رہتا ہے میری چشم سے ناسورِ سدا
چشمِ زخمِ اوس سے زمانہ میں ہے دوسرِ سدا

ہے انہیں شوق کو دل کے لہو پیسنے کا سودا
 ہوا ہے داغ میرا دل انار کے مانند
 ہر ایک پاٹ ہے دامن کا تختہ گلا
 صدا نہ دل سے ہوئی دیکھ کر یہ مگوں چشم
 ہوئی ہے عمر کہ ہم لگ رہے ہیں دامن سے
 اشک کے قطرہ سے نیاں کا اثر رکھتی شمع
 کون ہے میرا بجز پروانہ مرغ نامہ بُر
 غیر کے پاس یہ اپنا ہی گمان ہے کہ نہیں
 تاؤگ نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
 ہم ساتھ تو ایک ہیں تجھ سے ہیں کئی
 کسی کی مرگ پر ایدل نہ کھینچو چشم تر ہرگز
 خانہ دل کہ ہو خون ہونے کا آئین جس میں
 وہ خط اوس رُوسے کتابی پہ ہم پہنچا ہے
 جی تک تو دیکھے لے لوں جو ہو کارگر ہمیں
 عداوت سے تمہاری کچھ اگر ہوے تو میں جانا
 نہ اندیشے کرو پیاسے کہ شب بے وصل کی تھوڑی
 کیفیت چشم اس کی مجھے یاد ہے سودا
 خوابوں میں دل ہی کی روش کم بہتے ہاں
 چشم ہوس اٹھائے تماشے سے جو خواب
 اس دردِ دل سے موت ہو یا دل کو تاب ہو
 جس روز کسی اور پہ بیدار کرو گے
 ہر ایک شے میں سمجھ تو ظہور کس کا ہے

دیکھتا ہوں تری آنکھوں کو میں محمور سدا
 جھڑے ہے آنکھ سے آنسو شرار کے مانند
 رواں ہے چشم سے خوں آنسو شرار کے مانند
 تری نگاہ سے توٹا خمار کے مانند
 جھٹک نہ دیجو پیارے غبار کے مانند
 سر سے لیکر تا قدم سلک گھر رکھتی ہے شمع
 شمع سے مکتوب کے میرے خبر رکھتی ہے شمع
 جلوہ گرد نہ میرا یہ کہاں ہے کہ نہیں
 ترپے ہے مرغِ قبلہ نما آشیانے میں
 جا دیکھ لے تو آپ کو آئینہ خانے میں
 بہت سارے ان کو جو اس جینے پر مرتے ہیں
 ہے وہ اک بیت کہ سو معنی ہیں رنگیں جس میں
 سینکڑوں مشقِ ستم کے ہیں مضامین جس میں
 اے آہ کیا کروں کہ نہیں بکبت اثر کہیں
 بھلا تم زہر ہے دیکھو اثر ہوے تو میں جانوں
 تم اپنی زلف کو کھو لو سحر ہوے تو میں جانوں
 ساغر کو میرے ہاتھ سے لینا کہ چلائیں
 خواہاں جاں جو چاہو تو عالم بہت میریاں
 نادیدنی کی دید، بس اک دم بہت گیاں
 قسمت میں جو لکھا ہے الہی کتاب ہو
 یہ یاد رہے ہر کو بہت یاد کرو گے
 شر میں روشنی شعلہ میں نور کس کا ہے

عشرت سے دو جہاں کی یہ دل ہاتھ دھو کے	سودا	ترے قدم کو چھوڑ سکے، یہ نہ ہو سکے
میری آنکھوں میں تو رہتا ہے مجھ کو کیوں لاتا ہے	۱	سمجھ کر دیکھ لو اپنا بھی کوئی گھر ڈوبتا ہے؟
عیاں ہے شوق طے کا میرے نار کے کاغذ سے	۲	کہ جب کھولے ہے تو اس کو تو وہ لپٹا جاتا ہے
بدلتے ترے ستم کا کوئی تجھ سے کیا کرے	۳	اپنا ہی تو فریفتہ ہووے خدا کرے
گر ہو شراب و خلوت و معشوقِ خوبرو،	۴	زائد، تجھے قسم ہے جو تو ہو تو کیا کرے
افنی ستم کو یہ طاقت ہے کہ اوس سے بسرئے؟	۵	وہ زلفِ سیاہ اپنی اگر اہر پر آئے
گویا دل عاشق بھی ہے اک قیل یہ مست	۶	رکنا نہیں رُو کے سے کسو کے جدھر آئے
سب سے کہے دیتا ہوں یہ کہدیں کہ پھر آنا	۷	بالیں پہ میری شورِ قیامت اگر آئے
اب کے بھی دن بہار کے یوں ہی چلے گئے	۸	پھر پھر گل آچکے، پر صنم تم بھلے گئے
رستم سے بھلا کہ تو سر تیج تلے دھڑے	۹	پیارے، یہ ہیں سے ہو "ہر کالے و ہر مرد"
جب اس چمن سے چھوڑ کے ہم آشیاں چلے	۱۰	اک ہمصفر نے بھی نہ پوچھا "کہاں چلے"
غافل؟ ہماری آہ سے رہنا بے خطر	۱۱	کر خوف ایسی آہ سے جو بے کماں چلے
جرم کے عفو کی تدبیر بہت اچھی ہے	۱۲	بے گنہ رہنے سے تقصیر بہت اچھی ہے
لیکے کعبہ سے کیا سیر میں میخانہ تک	۱۳	خانہٴ دل ہی کی تعمیر بہت اچھی ہے
سودا کی جو بالیں پہ گیا شورِ قیامت	۱۴	خدا مِ ادب بولے ابھی آنکھ لگی ہے
گل پھینکے ہے اوروں کی طرف بلکہ غر بھی	۱۵	اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی
یہ چمن یونہی رہیگا اور ہزاروں جانور	۱۶	اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گے
چاک کو تقدیر کے ممکن نہیں کرنا رفو	۱۷	سوزن تدبیر ساری عمر کو سیتی ہے

۹ شعبی

سوز ۱۸۶

۲۱۸ - افزون

سر دیوان پر اپنے جو بسم اللہ میں لکھتا سوز بجائے مد بسم اللہ مد آہ میں لکھتا

لکھ درو ۱۰۹ بہ تبدیل قافیہ۔ ۷۷ مد شش ۱۸۶۔ قافی ۱۹۱۔ مین الدین ۲۲۱۔ ۲۱۳۔ لکھ جلیل ۸۶۔
(ذوق ۱۲۹ بہ تبدیل قافیہ)۔

عاشق ہوا اسیر ہوا مبتلا ہوا	سوز کیا جائے کہ دیکھتے ہی دل کو کیا ہوا
نہ لگے دردِ جدائی کو قیامت کا رنج	روزِ معشر کو نہ میری شبِ ہجران سے ملا
کم نہیں ہوتا غبارِ خاطر جاناں ہنوز	خاک سے میری جھٹکتا ہے کھڑا داماں ہنوز
یوں کُتب رہا ہے گل کے کلیجہ میں خاریف	جیتی ہے عندلیب تو اب تک ہزار حریف
اور تو بس نہیں چلتا ہے رقیبوں کا فیلے	سوز کے نام کو لکھ لکھ کے مٹا دیتے ہیں
امید وصل جز طمعِ خام کچھ نہیں	ہر صبح ہے قسم پر قسم شام کچھ نہیں
کہوں اک بات میں تجھ سے اگر جی کی اماں پاؤں	مجھے قربان ہونے دے ترے قربان ہو جاؤں
مثل نے ہر استخواں میں سوز کی آواز ہے	کچھ نہیں معلوم یا رب سوز ہے یا ساز ہے

۴ شعر سراج الدین دکنی سراج ۱۸۷

۲۱۲۲ - افزون

اگر چہ بار ہے میرے سلام ہونے کا سراج	کہاں ہے تاب مجھے ہم کلام ہونے کا
شربتِ زندگی اُسے ہے تلخ	جس نے پایا مزاِ جدائی کا
دُور سی نہیں ہے سُرخ تری چشمِ مست میں	شاید چڑھائے خون کسی بے گناہ کا
وہ ظالم مجھ کو جلتا دیکھ کر اتنا نہیں کہتا	کہ کیا ثابت قدم کیوں نہ ہو، آخر سراج اپنا

۵ - شعر رجب علی سرور ۱۸۸

۲۱۲۴ - افزون

سر اسر دل دکھاتا ہے کوئی ذکر اور ہی تھیرد	پتہ خانہ بدوشوں سے نہ پوچھو آشیانے کا
لازم ہے سوزِ عشق کا شعلہ عیاں نہ ہو	جل بجھے اس طرح سے کہ پیدا دُھواں نہ ہو
گلِ خندہ زن ہے چہے کرتی ہے عندلیب	بھولی ہوئی چین میں کہیں زعفران نہ ہو
دور بنگی زمانہ کی مشہور ہے	کہیں سایہ ہے اور کہیں نور ہے

بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ طُحْكَانے لگی محنت میری سودا طے ہوئی آج کی منزل میں مسافت میری

۲ شعر ۲۱۲۹ - افزون

میر محمد سجاد سجاد ۱۸۹

لیقویٰ کے جب عشق پڑا سر پہ ٹوٹ کر سجاد آنکھوں نے اوسکی رو دیا آخر کو پھوٹ کر
ماہر و بن یہ شمع محفل میں " جیسی روشن ہے سب پہ روشن ہے

۳ - شعر ۲۱۳۲ - افزون

ساک ۱۹۰

احباب عیادت کو میری آئے ہوئے ہیں ساک پر حال کچھ ایسا ہے کہ گھبرائے ہوئے ہیں
انکار ہم آغوشی اختیار بجائے " گل میری ہی بستر کے تو کھلائے ہوئے ہیں؟
تنگدستی اگر نہ ہو ساک " تندرستی ہزار نعمت ہے

۲ - شعر ۲۱۳۴ - افزون

سعدی ۱۹۱

بہار آئی ہے بھر دے بادۂ گلگلوں سے پیماں سعدی رہے لاکھوں ساقی ترا آباد میں نہانہ
نبیہ کیونکر ہمارا اوس پر پیکی سے یار اند " وہ بے پروا میں سودائی، وہ سنگین دل میں دلوانہ

۲ - شعر ۲۱۳۶ - افزون

سکندر ۱۹۲

کیا کمان ابرو نے اک تیر نظر رہ مارا سکندر جس کے لگتے ہی جگر ہو گیا پارا پارا
ہم نے پھینکی تھی کلی اوس کے طرف لاکہ کی " اوس نے شوخی سے ہیں پھول ہزار مارا

۲- شعر
۲۱۳۸- افزون
پروفیسر وحید الدین سلیم
۱۹۳۲

چشمہ آب ہو تم سوتے ہو کیوں زیرِ زمین
آپن سے رنج و مصیبت کی نہ کچھ خوف کرو
سنگِ خار کے نگافوں سے اُبنا سیکھو
موم کی طرح سے ہر سانچے میں ڈھلنا سیکھو

۲۰- شعر
۲۱۵۸- افزون
نشی در گاہِ سہائے سرور جہاں آبادی
۱۹۴۲

کسی مستِ خواب کا ہے عبث انتظار سوجا
یہ نسیم تھنڈی تھنڈی یہ ہوا کے سر دھونکے
یہ تری صدائے نالہ مجھے مٹہم نہ کر دے
نہ ترپ زمین پہ ظالم تجھے گود میں اٹھا لوں
سکوتِ شام میں ہے جلوہ بہارِ شفق
کہاں وہ فوقِ تماشا کہاں وہ ابر بہار
شباب ہٹا کہ میں طفلی کی نیند سوجاؤں
رُلا نہ خوں میرے بچپن کو کھیل لینے دے
وہ آنکھ ہوں کہ ہوں خوبابِ ریزِ زنگِ نشاط
میں بزمِ دہر میں ہوں حیرت طرازِ عشق
رُسو اچھن میں شاہدِ گل ہونہ عندلیب
ہر آئینہ میں عکس ہے اس کے جمال کا
سنتا ہوں بامِ یار کا پایہ بند ہے
میں بھی تیشِ فروش ہوں پروانہ بزم میں
لگا رہا ہے جتنا کون ترے ہاتھوں میں

سرور کہ گزر گئی شبِ آدھی دلِ معیار سوجا
تجھے دیر ہے ہیں لوری مرے غمگسار سوجا
میرے پردہ دار سوجا میرے راز دار سوجا
تجھے سینہ سے لگا لوں تجھے کر لوں سار سوجا
کنول کے پھول ہیں یازنتِ کستارِ شفق
لہو کی بوند ہے اک دلیں یادگارِ شفق
”نسیم“ دے مجھے لوری لبِ کستارِ شفق
بھی سے شامِ جوانی نہ کر فشارِ شفق
وہ زخم ہوں میرے پہلو میں ہے مزارِ شفق
مکڑے دل دجگو کے ہیں آئینہ سازِ عشق
اے تنگ حوصلہ نہ کرا فٹائے رازِ عشق
اہلِ نظر ہے شرطِ مگر امتیازِ عشق
گردوں پہ پھیکتا ہوں کندہ درازِ عشق
لیکن ہے ضبط مانعِ افشائے رازِ عشق
رُلا رہی ہے مجھے خونِ آرزو تیری

کبھی ہے قصدِ حرم کا کبھی ہے عزمِ کشت سُئل	کشاں کشاں لئے پھرتی ہے جستجو تیری کہ اس میں رہتی ہے "بیدرد" آرزو تیری
سُئل سمجھ کے دلِ درد مند کو میرے	پڑی نگاہ میں تمکینِ حیا کے دن آئے
شبابِ جوش پر آیا پری جسمالوں کا	شہید چونک اٹھے خونِ بہا کے دن آئے
بتوں نے ہاتھوں میں ہندی لگائی سادوں کی	مئے نشاطِ تبسمِ فزا کے دن آئے
"نسیم" چوم کے کہتی ہے منہ شگوفوں کا	

سائل دہلوی

۱۹۵

۳ شعر

۲۱۶۱-افزون

زیادہ خوفِ سوائی نہیں ہے سوزِ پنہاں میں سُئل	دُھواں ہوتا ہے لیکن کم چراغِ زیرِ اماں میں
ہمیشہ پی کے مے جامِ وُضّاحی توڑ دیتا ہوں	نہ میرا دل ترسا ہے نہ فرق آتا ہے ایماں میں
یہاں تک تو نبھایا میں نے ترکِ مئے پرستی کو	کہ پیٹنے کو اٹھالی اور لی انگڑائیاں کھدی

عاشقِ حسینِ سیما بکبرا بادی

۱۹۶

۵ شعر

۲۱۶۶-افزون

مردِ گل سے خاکِ گل تک اک دنیا بدلتی ہے سیما	شمارِ انقلاباتِ گلستان ہو نہیں سکتا
مذاقِ ضبط و قیدِ جبرے مجبور ہوں اتنا	کہ با وصفِ پریشانی پریشاں ہو نہیں سکتا
ہے غارتِ چمن میں یقیناً کسی ہاتھ	شاخوں پہ آنکلیوں کے نشان دیکھتا ہوں میں
سعیِ آزادی بھی آزادی کی اک توہین ہے	مجھ کو فطرت کی طرح آزاد ہونا چاہیے
ہم تو آزادی میں اس دستور کے پابند ہیں	حلقہٴ زنجیر بھی آزاد ہونا چاہیے

میرِ یاقوت علی سیف

۱۹۷

۱۲ شعر

۲۱۷۸-افزون

(حیدر آبادی)

آنکھوں کو ان کی ورد نے دل کا پتہ دیا سیف
 جاگے نہ تابہ شرجھی خشتگان خاک
 پھرتے ہیں اے دل تو پھرنے کے تلاش نہیں پاؤں
 گریوہی پھیلائے وحشت نے دل مضطرب پاؤں
 ٹھان کر نکلا ہوں جی میں اب رکھوں گھر میں پاؤں
 آرزوئیں کہتی ہیں مجھ کو کفن میں دیکھ کر
 اے ہوس کبتک تلاشِ دولت دُنیا تجھے
 ہوں غلامِ ساقی کو تر پیو بنگا کھم کے خم
 دل شگفتہ نہ ہوا بعد فنا بھی انا
 بتکدول میں جو ترے حُسن کے جلوے تھیں
 بال کیا اوس نے سر راہ گزر کھول دیئے
 ہاتھ نہ کھا نہیں سینہ پر پسی کے لئے

چوروں سے ل کے بھیدی نے سب گھر ٹا دیا
 کس کا فسانہ کہہ کے اجل نے سُلا دیا
 راہ پر آجائیں گے خود ایک دوٹھو کر میں پاؤں
 رہ چکے آرام سے بس ٹاک چکے اب گھر میں پاؤں
 ٹوٹ کر رہ جائیں یا رب کوچہ دلبر میں پاؤں
 سوئے اب چین سے پھیلا کے اس چادر میں پاؤں
 پھرتے پھرتے تھک گئے کلبخت دُنیا بھر میں پاؤں
 سیف کیا لعش کریں گے ایک ساغر میں پاؤں
 پھول تربت پر ہیں و امان کفنِ خالی ہے
 انگلیاں بت بھی اٹھائیں کہ خدا برحق ہے
 طائرِ ظلم کے صیاد نے پرنکھول دیئے
 اور ظالم نے میرے زخمِ جگر کھول دیئے

۱۱۔ شعری نواب تراب یار جنگ سعید (حیدر آبادی) ۱۹۸۹ء - ۲۱۸۹ء (فزون)

دیکھا گیا نہ آپ سے یہ اور بات ہے سعید
 خدا کا شکر و انوس پیکٹ تے ہیں آنکھوں سے
 ہم حوصلہ دل کو اپنے خود آپ ہی سو کرتے ہیں
 یاس کی نظریں بھی پستی کی طرف مائل تھیں
 گلشن سے ہم گئے بھی تو کس آن بان سے
 اپنی قسمت کا گلہ یا ان کا شکوہ سمجھے
 آپ نے کیں چار آنکھیں عاشقِ ناشاد سے

لبس کا حال دید کے قابل ضرور تھا
 مصیبت ٹوٹے جب دیکھتا ہوں اپنے دشمن
 مرنے کا قرینہ یاد نہیں جینے کی تمنا کرتے ہیں
 جل رہا تھا آشیان، ہم آسمان دیکھا کئے
 اک آشیان تھا وہ بھی جلا کر چلے گئے
 ہو گئے درو آشنا، نا آشنا کیا کیجئے؟
 دل گئیں موجیں تسم کی لب فریاد سے

کنایوں اور اشاروں میں تم سے کہتا ہوں	سعد	جو صاف صاف کہوں لطفِ آستان نہ ہے
کسی طرح سے بھی گلشن کی خیر ہو یا رب	”	رہے رہے نہ رہے ”اپنا آشیانہ نہ ہے
تم میں اور مجھ میں ہے فرق تہین تکاروں	”	”ہے تمنا کوئی“ اور کوئی امتیازی ہے
پہنچ دیتی ہے مکمل تری تصویرِ شباب	”	ابو معراج پہ ظالم تری انگڑائی ہے

ساز

۱ شعر
۲۱۹۰-افزون

دل مجھ رہا ہے حالِ دگر ہے حواسِ گم	ساز	تکمیلِ انتظار کئے جا رہا ہوں میں
------------------------------------	-----	----------------------------------

ساغر نظامی

۳ شعر
۲۱۹۳-افزون

اشاروں اشاروں میں کیا کہ گئے وہ ساغر	”	نگاہوں نگاہوں میں کیا ہو گئے ہم
تیا ہی بھی ہے اک نشانِ ہدایت	”	لئے اس قدر ہنما ہو گئے ہم
نظرِ کرم کی فراوانیوں پہ پڑتی ہے	”	پھر اپنے دامنِ خالی کو دیکھتا ہوں میں

ساغر بریلوی

۳ - شعر
۲۱۹۶-افزون

نہ اب وہ درد کی شدت نہ حاجت ہے درد کی	ساغر	ہوئی مدت کہ بستی ٹٹ گئی امید و ارماں کی
جنوں جس کو یہ نعمت بخش ہے اس کا مقدر ہے	”	یہ آزادی کا عالم اور یہ خاموشیِ پاباں کی
خدا جانے یہ فصلِ گل میں کیا تاثیر ہوتی ہے	”	بدل جاتی ہے صورتِ اندوں سے گریباں کی

ساغر دہلوی

۳ شعر
۲۱۹۹-افزون

آ حلقہ زندان میں مبت مئے لا ہو جا	ساحر	ہستی سے گذراے دل اور دم میں قبا ہو جا
پردہ در کوئی نہ تھا اور نہ در پردہ کوئی	”	غیرت عشق نہ تھی عالم تنہائی تھا
کوئی حرم سے دیر سے منسوب ہے کوئی	”	اک رہ گیا ہوں میں کہ تمہارا کہیں جسے

۱ شعر	۲۲۰۰ - افزون	سدرشن	۲۰۳
-------	--------------	-------	-----

تاروں کا گو شمار میں آنا محال ہے	سدرشن	لیکن کسی کو نیند نہ آئے تو کیا کرے؟
----------------------------------	-------	-------------------------------------

۳ شعر	۲۲۰۳ - افزون	سید شاہ محبی عالم سردار حیدر آبادی	۲۰۳
-------	--------------	------------------------------------	-----

وہ مسکرا رہے ہیں میرا حال دیکھ کر	سردار	سچ تو یہ ہے اسی سے جئے جا رہا ہوں میں
کیونکہ نہ مسکرائیں میرے زخم ہائے دل	”	تارِ نظر سے ان کو سئے جا رہا ہوں میں
سردار کیا بتاؤں گذرتی ہے کس طرح	”	ماں نام پر کسی کے جئے جا رہا ہوں میں

۴ شعر	۲۲۱۰ - افزون	آغا سید صادق سرور	لکھنؤی ۲۰۵
-------	--------------	-------------------	------------

نظر ملا کے کسی سے اک آہ کر نہ سکا	سرور	گنا ہنگار بھی ٹھہرا گناہ کر نہ سکا
گناہ کتنے ہی کرتا رہا بشکلِ ثواب	”	کسی ثواب کو لیکن گناہ کر نہ سکا
حقیقت میں جس کا کنارہ نہیں ہے	”	وہ آنسو کا قطرہ ہے دریا نہیں ہے
رحمت کا سمندر کیا اُبلے اور برکرم کیا ناز کر	”	جپ چشمِ نہارت گر کر اک اشک کا قطرہ ناز کر
اک بار اگر سر جھک جائے تقدیر بدل ہی کر اٹھے	”	ایسا تو بنائے نقشِ جبین حسنِ نقشِ پیچہ ناز کر
اور کچھ اور کہا لیا ہوئے لگا تیر مجھے	”	دیکھنا ہے تری بہت فلکِ پیر مجھے
دامنِ عفو میں پیش کا مزہ بھی نہ ملا	”	کھینچ کر لائی کہاں جرأتِ تقصیر مجھے

۱۶ جوش ۹۶ - اختر ۵۲ - صفر ۵۳ - رسالہ ۱۳ - غالب ۱۸۶ - ۱۸۷ - سودا ۱۳۹ - معین الدین ۲۲۱ - فانی (۹۱)
 ۱۸۷ - دور ۲۰ - ساز ۱۵ - جگر ۹ - تاج ۶۹ - امین و خٹا و سیاب و شہید ۵۹ - ۱۰۱ - ۱۲۳ - ۵۷ (بتدیل فانی)
 ۵۷ - ۵۸ - ۵۹

<p>۲۰۶</p>	<p>۱ شعر ۲۲۱۱-افزون</p>
<p>آگ لگ جائیگی کہیں نہ کہیں</p>	<p>آہ کرنا دلِ حزیں نہ کہیں</p>
<p>۲۰۷</p>	<p>۳ شعر ۲۲۱۲-افزون</p>
<p>چنے تھے پھول وہ بھی ہو گئے سب دامنِ کھو گئی یوں دولتِ بیدار ہاتھ آئی ہوئی میری رسوائی ہوئی یا تری رسوائی ہوئی؟</p>	<p>۲۰۸</p> <p>۸ شعر ۲۲۲۲-افزون</p> <p>سید حسین سیفی حیدر آبادی ۲۰۸</p>
<p>رات کو جب تک کہ روشن شمع تھی پروانہ تھا دنیا میں کسی کو بھی نہیں کل کی خبر آج شاید مقصود کا جلوہ کہاں ہوتا نہیں؟ وہ آخر اٹھائیں گے خفتِ زیادہ وہ رہتے ہیں آخر مصیبتِ زیادہ دیکھتے تھے جو عنایت کی نظر سے پہلے بلندی کی ہر اک شے جب نظر آتی دھچکائی سی ہنسی ہنسی میں ہنسی چاہیں نہ ہو جائے</p>	<p>چانے والے بھی غربت میں جدا ہو جائیں گے امید ہی امید پہ ہر شخص ہے زندہ طور پر موقوف کیا ہے قابلیت چاہیے بڑھائیں گے جو شان و شوکت زیادہ جو سنتے نہیں ہیں بڑوں کی نصیحت اب وہ کترا کے چلے جاتے ہیں اللہ اللہ جھارت سے غریبوں کو تو نگر گویں دیکھیں گے مذاق حد سے زیادہ نہ کیجئے کہ کہیں</p>
<p>۲۰۹</p>	<p>۵ شعر ۲۲۲۶-افزون</p> <p>میر عبد علی سعید حیدر آبادی ۲۰۹</p>

آئیں لمبیوں ہچکیاں نہیں معلوم	ستید	کون ہے مہرباں نہیں معلوم
خود بخود جھک گئی جبین نیاز	”	کس کا ہے آستان نہیں معلوم
یاد اتنا ہے برق چمکی تھی	”	کیا ہوا آشتیاں نہیں معلوم
سُرمِ محفل دل تنہا پہ ہنسی آتی ہے	”	مجھ کو اس غنچہ صحرا پہ ہنسی آتی ہے
ہاں ترا وعدہ فردا تھا کبھی وہمِ حیات	”	اب اوسی وعدہ فردا پہ ہنسی آتی ہے

۵ شعر ۲۲۳۲-افزون سیدھی الدین بی بی بی ٹی سیف حیدر آبادی ۲۱۰

عیش میں جس نے عمر گزاری لذتِ غم وہ کیا جانے	سیف	کشتی جب تک غرق نہ ہو اندازہ طوفان کیا ہوگا
جامہ تن سے نکل جاؤں مگر ڈرتا ہوں	”	چاک ہو جائے نہ پردہ کہیں رسوائی کا
کیا پھول ہی میں جذبِ محبت پر الہی	”	ہر شاخ پہ کیوں شورِ عناد دل نہیں ہوتا؟
ہر شخص کی آبرو جو سمجھ	”	دنیا میں اسی کی آبرو ہے
یہ سمجھ کر وہ بخش دیتا ہے	”	آدمی سے قصور ہوتا ہے

۱ شعر ۲۲۳۳-افزون سرور حیدر آبادی ۲۱۱

دید سے پہلے شعورِ دید پیدا کیجئے	سرور	وادئی امین ہے موسیٰ یا برہنہ کیجئے
----------------------------------	------	------------------------------------



۲ شعر ۲۲۳۵-افزون شہرت ۲۱۲

۱۔ اختر ۹۳- ۲۰۸- ۱۸- بتدیل قافیہ - ۲۳- آتش - ۳۰- امیر - ۳۱- ثاقب - ۸۰- خلق - ۱۰۳- ۵۳- ۵۹- ۶۲- ۱۴۸- ۱۴۹- ۲۲۹- ۱۴۶- حیدر - ۱۰۲- سفید - ۱۲۲-

کفر و دیں میں تھا نہ کچھ جھگڑا۔ بجز بندِ نفاقِ شہت
پہلے دعوائے خدائی اوس بت کا فر کو تھا
اس کے کھلے ہی یہ کارِ مشکل آسان ہو گیا
کچھ درستی پر جو آج آیا تو انساں ہو گیا

٦ شعر نواب مصطفیٰ خاں شفیقہ ۲۲۴۱ - انزوں ۲۱۳

آرام سے ہے کون جہانِ خراب میں شیفۃ
سب اس میں مٹو اور یہ سب کے علیحدہ
معنی کی فکر چاہئے صورت سے کیا حصول
رہ جائے کیوں نہ ہجر میں جان کے تلیک
آجائے کاش موت ہی تسکین نہ ہو نہ ہو
شاید اسی کا نام محبت ہے شیفۃ

گل سینہ چاک اور صبا اضطراب میں
آئینہ میں ہے آب نہ آئینہ آب میں
کیا فائدہ ہے موج اگر ہے مراب میں
ہے آرزوئے بوسہ پہنچا م اب تلک
ہر وقت بقیہ رہے کوئی کب تلک
اک آگ سی ہے سینہ کے اندر لگی ہوئی

۲۲ شحر
۲۲۶۳- افزون
کرامت علی خاں شهیدی
۲۱۴

اودھرا اللہ سے وصل اودھ بندوں میں بھی شامل
 خدامتہ چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے
 سنگِ گر سینہ میں اوس کے عوض دل ہوتا
 عام ہیں اوس کے تو الطاف شہیدی سب پر
 مار شاگردی سے ہو جس حامل بے عقل کو
 میری مرقد پر کہا کس نے قیامت پر قریب
 وصل شمعِ شب آٹھ چلا دھجکے حیران چھوڑ کر
 دیدہٴ عبرت سے گورستان کی جانب کز نگاہ

اوس کی تصویر شب روز رہی سینہ میں	شہید	عکس رائل نہ ہوا آکے اس آئینہ میں
ظلم و جفا کا طور و طرز آنکھوں کھا دیا کہ یو	»	ہر و وفا کے باب میں نہ سے نہ کچھ کہا کہ یوں
بس اتھی پر ہے نگہ اوس کے پری خانے میں	»	اس قدر ہوش ابھی ہیں تھے دیوانے میں
میر کی میت سے یہ نفرت ہے کہ ہر ایک سے آپ	»	پوچھتے ہیں کہو کیا دیر ہے لیجانے میں
آیا تھا عیادت کے لئے یار کئی دن	»	میں کیوں نہ رہا اور بھی بیمار کئی دن
حم میں اکسیر بھرے پر مغناں رکھتے ہیں	»	چاہتے ہیں جسے تازیت جوان رکھتے ہیں
شورِ محشر کو سمجھتے ہیں فساد اپنا	»	سخت بیدار عجب خواب گراں رکھتے ہیں
اسی دو سطر میں ہو ختم کتاب آداب	»	لب خاموش مرے طرفہ بیاں رکھتے ہیں
ایسی آساں جان لی جانا کی مہمانی خلیل	»	باندھنا آنکھوں میں پٹی شرط قربانی نہ ہو
جی چاہے گا جس کو اسے چاہا نہ کریں گے	»	ہم عشق و ہوس کو کبھی بیجا نہ کریں گے
کیوں دل سے نمٹ جائیگا اندیشہ حرماں	»	جب ہم نے یہ ٹھانی کہ تمنا نہ کریں گے
یہ نئی چھتر نکالی ہے کہ ظالم صیاد	»	رکھتے ہیں مرغ گرفتار کے پر میں کانٹے
یوں لہنا ہجر کی شب چھوڑ دیا کیوں یارب	»	بڑ گئے کیا دہن مرغِ سحر میں کانٹے
ہائے وہ سر و خرماں تھا جہاں آٹھ پہر	»	نظر آتے ہیں اگے اب اسی گھر میں کانٹے

شعر ۲۲۴۰ - افزون - راجہ بہادر چند و لعل شاداں حیدر آبادی

لاچ ہے بُری چیز خبردار ہو شاداں	شاداں	جان اپنی گنوا تی ہے نگس میٹھے کی لالچ
نہ آس کی ہے ہوس بہتر نہ او کی ہوس بہتر	»	جو اوس کی یاد میں گزرتے وہی ہے اک نفس بہتر
کیا کسی کے عارضِ روشن سے شرما تی و شمع	»	پردہ فانوس بجا ہر نہیں آتی ہے شمع
آپ سے کیا عزیز ہے ہیکو	»	دل تو دیتے ہیں اور جو لو تم ؟
شکل ہستی سراب کی سی ہے	»	بے ثباتی حباب کی سی ہے

جلد غائب ۱۸۱ - شہ ناخ ۲۳۱ - ماجد حسن ۲۲۳ - رحمت ۱۳۲ - شہ ناخ ۲۳۱ - گمہ ضامن ۱۶۳ -
 قریض ۷۸ - مومن ۲۱۴ - شہ ۱۴۵ - یقین ۲۵۰ (سودا ورنہ - ۱۲۸ و ۱۳۸ - بتبدیل قافیہ میر ۲۱۰ -

جس وقت اشارہ وہ کیا جان گئے ہم کہاں ہے چال صبا کی ترے چلن کی سی	شاد	نشا، تھا کہ قربان ہو قربان گئے ہم نہیں ہے غنچہ میں تنگی تیرے دہن کی سی
--	-----	---

۱۱ شعر ستمین السلطنت شاد مہاراجہ بہادرشن پرشاد (حیدرآبادی) ۲۲۸۱-افزون

مجھے اس گلشنِ عالم میں ملاک آرام اب جواں ہو کے بھی کڑ وصل سے تھکوا نگر	شاد	بھول اس باغ کا کب حق میں سے خار تھا بھولی باتیں نہیں جاتیں تیری نادان تک
جاں نثاروں میں ترے عمر گزاری شاہا ہمیروں میں کوئی ایسا انتخاب نہیں	”	ہم وفادار رہے تابع فرمان اب تک حضور احمد مختار کا جواب نہیں
ظاہر ہے ذرہ ذرہ میں وہ مثل آفتاب قیامت یوں بپاکی کراؤں نے آج محفل میں	”	واغظ؟ بتا دے مجھ کو کہ کس جا خدا نہیں؟ میرے پہلو سے اٹھ کر متصل دشمن کے بیٹھے ہیں
روز روز ہوتا ہے وعدہ فردا قافلے سینکڑوں یاں سے جو چلے جاتے ہیں	”	روز روز شمار کی باتیں آخر افونکی کہیں بستی بھی تو بستی ہوگی
دیکھ کر آبرو ہوا اور گھٹا ساون کی یاد جس بت کی میرے دل سے بھلائی نہ گئی	”	روح میخواروں کی مرقد میں ترستی ہوگی بھول جانا ہی میرا کاش او سے یاد ہے
شریعت میں احمد ہے بندہ خدا کا	”	حقیقت میں واللہ اعلم وہ کیا ہے

۵ شعر مشردانیال سقراطیس شکر نیشنل گارڈ ۲۱۷۷-افزون

ہندی شب وصال لگائی ہے یار نے تم بھی اسی طرح سے جگر میں ہو جانشین	شکر	گل ہو گیا چراغ شب انتظار کا جیسے نہاں آتار میں دانہ آتار کا
پہنچا ہے بعد مرگ فلک پر میرا غبار	”	رتبہ بلند خاک میں ہے خاکسار کا

زمین و آسمان کے درمیاں ہے شکر مُعلق مُرغِ دل کا آشیاں ہے
اُٹھالوں کو ہر غم مثلِ پیر کاہ مگر سر دوش پر بارِ گراں ہے

۱۱ شعر شمس العلماء، شبلی امجد نعمانی ۲۱۵
۲۲۹۶ افزون

تیرِ قاتل کا یہ احساں رہ گیا شبلی
کی دزدستِ جنوں نے کو تھی
حسنِ چمکا یار کا اب آفتاب
پوچھتے کیا ہو جو حالِ شبِ تنہائی تھا
اثر کے پیچھے دلِ حزیں نے سراغ چھوڑا نہیں کیا
وہی لڑکپن کی شرمخیاں ہیں اگلی ہی شرمیں ہیں
حکومت پر زوال آیا تو پھر نام و نشان کبتک
قبائے سلطنت کے گرنے کے گردے پڑے
حرم کی سمت بھی حسیداں گنوں کی جنگاں ہیں
ضعف میں بھی یہ میرے تیرِ فناں میں رہے
اب بھی آجاتی ہے کالج سے خوشامد کی صدا

جائے دل سینہ میں پیکاں رہ گیا
چاک آکر تاگریباں رہ گیا
اک چراغِ زیرِ داماں رہ گیا
رخصتِ صبر تھی یا ترکِ شکیبائی تھا
گئے ہیں نالے جو سوائے گردوں تو اس کے رخ کیا کر
سائے ہو گئے تو ہاں بھی ہو گئی ابھی تو سچ نہیں نہیں کا
چراغِ کشتہ مغل سے اٹھیکا دھواں کبتک
فضائے آسمانی میں اڑینگے دھجیاں کبتک
تو پھر سمجھو کہ مُرغانِ حرم کے آشیاں کبتک
روک لے اس کو کہاں یہ آسمان میں نہ رہے
جاچکا قافلہ اب بانگِ جرس باقی ہے

۳۰ شعر سید محمد علی شاہ عظیم آبادی ۲۱۹
۲۳۲۶ افزون

رہے دلِ سبکی غم سے بڑھے سوز و گداز اوس کا شاد
صدیِ جنوں کی تیرے بارِ خاطر ہو تو ہو لیے
تہ چھوڑے جستجوئے یار، خضرِ شوق سے کہد
گر ہکھل جائیگی دل کی تو کھل جائیگا راز اوس کا
اُٹھاتے ہیں مزا صحرانوردانِ جہاز اوس کا
کسی دن خود لگا لے گی پتہ علمِ دراز اوس کا

مرتے مارتے ہوش باقی تیرے دیوانہ بن تھا	شاد	کچھ کہے جاتا تھا غرقِ اپنے ہی افسانہ میں تھا
جام پر دامنِ ترکہ کے ذرا چھان لیا	ۛ	دُرو دینا ہے جو ساقی تو ترّد کیا ہے
زندگی اچھوڑ دے پچھا میرا میں باز آیا	ۛ	اب بھی ایک عمر پہنچنے کا نہ انداز آیا
آرزو دل میں ہے دل آنکھوں میں کھینچے دوست	ۛ	مطمئن کیونکر نہ ہوں آسودگانِ کئے دست
وائے حسرت کس جگہ آکر تھکا بازو دوست	ۛ	خط گلے پر پڑ چکا تھا خونِ تپتی تھیں گیس
کون شے رہ رہ کے دل کو کھینچتی ہو دوست	ۛ	تو بڑا عاقل ہے ناصح تو ہی سمجھانے مجھے
وہ دوست کیا کہ جس نے ہو اعتبار دوست	ۛ	ایسا وہ دل کہ جس میں ہو جاگزینِ خلوص
دلکش ہے وصلِ دوست بھی انتظارِ دوست	ۛ	آنکھیں لگی ہیں دسے ترپتی ہے تن میں روح
رہ رہ کے کھینچتی ہے ہوائے دیارِ دوست	ۛ	کیونکہ مسافرِ انِ عدم کی چڑھیں نہ سانس
یہ کس گناہ کی یادِ اش ہے نہیں معلوم	ۛ	ایسے جسم ہوں میعادِ قید لا معلوم
نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم	ۛ	سُنی شکایت ہستی تو درمیان سے سُنی
یوں شبِ وصل وہ سوئے کہ جگا بھی نہ سکول	ۛ	ان کے سونے کی ادائیں ہیں کچھ ایسی دلکش
بی لیتے ہیں اٹھ کے کبھی چھانتے نہیں	ۛ	رندوں کا بھی لحاظ ہے ساقی کا بھی خیال
مزا یہ ہے کہ ہر دھک میں تجھی کو یاد کرتے ہیں	ۛ	تماشہ ہے کہ دکھ دینے کا بھی الزام تجھ پر
کہلونے دے کے بھلا یا گیا ہوں	ۛ	تمناؤں میں اُلجھایا گیا ہوں
میں آپ آیا نہیں لایا گیا ہوں	ۛ	دلِ مضطر سے پوچھ لے رونقِ بزم
بھری محفل سے اُٹھوایا گیا ہوں	ۛ	لحد میں کیوں نہ جاؤں نہ چھپائے
اگر یہ نقشِ مٹا دیں تو تو ہی تو نکلے	ۛ	نہ دوست اور نہ کسی کا کوئی عدو نکلے
جہاں کی خاک کر دیں وہیں لہو نکلے	ۛ	ہر ایک ذرہ ہے شاہد میری شہادت کا
تجھے قسم ہے جوابِ میکہ سے تو نکلے	ۛ	یہیں کی خاک میں ہے بادِ کشِ ملاذِ خاک
ساقیا ٹوٹ کے آئے گی جدھر آئے گی	ۛ	تحم نہ دکھلا کہ یہ کج بختِ طبیعتِ میری
جو بڑھ کے خود اُٹھالے ہاتھ سے ساغر اسی کا	ۛ	یہ بزم ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی

چھوڑا جسم رُوح پر رماں نے شکر ہے	شاد	عرضی میرے لفا فہ خطا سے جدا ہوئی
دل اُن کے اختیار میں عقل اُن کے ہاتھ میں	»	اب تک نہ کچھ کھلا کہ میری کیا خطا ہوئی
دونوں سے صاف آتی ہے ہمدردیوں کی بو	»	پھولوں کا پیر ہن کہ تمہاری قبا ہوئی
دنیا کی فکر موت کا ڈرا عاقبت کا دھینا	»	دودن کی زندگی میرے حق میں ملا ہوئی
پس معشوق مرزا عشق کو بدنام کرتا ہے	»	خدا مجنوں کو بخشے مر گیا ہم کو بھی مرنے ہے

۳ شعر سید محمد کاظم حسین شفیقہ کنٹوری ۲۲

روبرو یار کے دو حرف نکالے نہ گئے	شفیقہ	دل پہ قابو نہ رہا ہوش سنبھالے نہ گئے
زلف و کاکل کے قصور سے نہ فرصت پائی	»	خانہ دل سے کسی وقت یہ کالے نہ گئے
پہچنات ہمارے تو ہے ظالم سے محال	»	یہ غنیمت ہے کہ محفل سے نکالے نہ گئے

۱۹ شعر مفتی میر اعظم علی سیاق حیدر آبادی ۲۲۱

بے چلے سوئے جہنم جو فرشتے مجھ کو	سیاق	رحمت حق نے صدادی یہ گنہگار نہ تھا
میں نہ تھا لطف و کرم کے ترے لائق ہی	»	کیا ترے جو روستم کے بھی سزاوار نہ تھا
گوشہ اٹھا جو دن کو کسی کے نقاب کا	»	گل ہو گیا فلک پہ چراغ آفتاب کا
گر کھاکے کانگلوں سے ہے پر ہیز کس لئے	»	انگور کھا کے شیخ ہے دشمن شراب کا
دہلیز محمد پہ مدینہ میں ہے سر آج	»	اللہ؟ میری موت میں تو دیر نہ کر آج
تھا تصور میں ہمارے جو محمد کا رخ	»	خود بخود مرنے ہی کعبہ کی طرف پٹا رخ
نزع میں کہتی تھی رورؤ کے یہ لیلے ہر دم	»	کون سمجھائے گا مجنوں کو خدا میرے بعد
وہ بھی آئے ہیں جنانے پہ کھلے سر رونے	»	لو اثر میری محبت کا ہوا میرے بعد

شہزادہ نواب میر شجاع علی خان بہادر

مُعَظَّم جَاہُ شَجِیع

۹ شہ
۲۳۶۵ - افزون

وہ دمیں ہیں مگر دل کی پریشانی نہیں جاتی	شجیع محبت حدیٰ برحق ہی تو پہچانی نہیں جاتی
مجھ کو وہ چین مرنے بھی نہ دیں گے شاید	آگے ہیں میری بالینِ قضا سے پہلے
دل کی قسمت میں غم تھا رہا ہے	جس پہ اب زلیلت کا سہارا ہے
دیکھے دل سے کیا جواب آئے	نام لے کر ترا پکارا ہے
کیا کہوں شامِ غم کا حال شجیع	وقت گزرا نہیں گذارا ہے
آئے گھر ان کی مہربانی سے	موت اچھی ہے زندگانی سے
سادگی دل کی قیامت ہو گئی	آنکھ ملتے ہی محبت ہو گئی
میری میت پر وہ رو کر یوں کہے	سونے والے اٹھ قیامت ہو گئی
پہلے او کی یاد تھی دل میں شجیع	رفتہ رفتہ دل کی فطرت ہو گئی

۶ شعر ۲۳۷۱ - افزون نواب شہید یار جنگ شہید حیدر آبادی ۲۲۵

انسانیت کے راز کو سمجھا رہا ہوں میں	شہید	لوکا پتی ہے شمع کی تھرا رہا ہوں میں
دنیا کے نیک و بد اسی دنیا میں چھوڑ کر	ۛ	آیا تھا جس جگہ سے وہیں جا رہا ہوں میں
رحمت میری تلاش میں پھرتی ہے چاروں	ۛ	تاریخی گنہ میں چھپا جا رہا ہوں میں
اے مرگ ناگہاں تجھے کیا انتظار ہے	ۛ	رات آرہی ہے ہجر کی گھبراہٹوں میں
منزل کا کچھ پتہ ہے نہ کوئی دلیل راہ	ۛ	یہ بھی خبر نہیں کہ کہاں جا رہا ہوں میں
پیری نے پڑکالے ہے منزل کے شوق میں	ۛ	ہر سانس میں قریب ہوا جا رہا ہوں میں

۶ شعر ۲۳۷۲ - افزون انسا، اند شوکت تھا نوی ۲۲۶

زلف کے نیچے ہنساں خاستاں ہو گیا	شرکت	شب نمایاں ہو گئی خورشید ہنساں ہو گیا
زلف کا غم تھا جو عشق عارض کفاح تھا	ۛ	صبح سے پہلے میرے دل کو خیالِ شام تھا
رات بھر دیدہ خوں بارنے سونے نہ دیا	ۛ	ہائے بیمار کو بیمار نے سونے نہ دیا
آج تم نے کر دیا اندھیر عالم میں بیا	ۛ	روئے رشک ہر پر زلف بمعبر چھوڑ کر
نیک امزہ الفت قامت میں جب پائے کوئی	ۛ	پہلے نخل دار پر خوش ہو کے چڑھ جائے کوئی
وحشتِ دل دامن صحرانہایت تنگ ہے	ۛ	جائے مشکل ہے کہ کیونکر پاؤں پھیکے کوئی

۱ - شعر ۲۳۷۸ - افزون حسن علی شوق ۲۲۷

ما تم میں میرے کوئی نہ رویا تو غم نہیں	شوق	تربت پر میری شمع کا ہنسا بھی کم نہیں
--	-----	--------------------------------------

۱۰ شعر ۲۳۸۸۔ افزون

شیخ احمد علی شاد

۲۳۸۔ اوزنگ آبادی

بار تہی سے کیا اوس نے سبکدوش مجھے	شاد	تیغ رکھدی میری گردن پر کہ احسان اپنا
خطا معاف جو کر دی ہے شرمساری پر	۔	خطا معاف نہ کی بلکہ شرمسار کیا
تم میری زندگی کی تصویر اس کو سمجھو	۔	جو شمع جل رہی ہو بادِ سحر سے بچ کر
واپس کوئی بھٹک کے نہ آیا کوئی یہاں	۔	ثابت نہیں ہوئی کبھی راہِ عدم غلط
اک شکر کا مقام ہے اک صبر کی جگہ	۔	اور کیا بتاؤں میں نفس و آشیاں کا فرق
دے اگر ترغیب خود بینی تو فوراً توڑ دو	۔	آئینہ ہو گا اسی کا متقی ہر آئینہ
چلتا ہے اور پاؤں کا چلتا نہیں پتہ	۔	لکھتا ہے اور نظر نہیں آتے قلم کے ہاتھ
مستون کو دیر ہی ہیں گھٹائیں نوید عید	۔	اور شیخ ہیں کہ بہہ رتے توبہ لئے ہوئے
محروم نہیں عشق کی گرمی سے کوئی شے	۔	پتھر میں بھی اک قلب ہے اور اوس میں پھر بھی
جان جاتی ہے آرزو میں تری	۔	پر تری آرزو نہیں جاتی

۱۔ شعر ۲۳۸۹۔ افزون

خواجہ حسن شریف شوق

۲۳۹۔ حیدر آبادی

کچھ ایسا ہوں میں آشیانے میں اپنے شوق کہ جیسے میرا آشیانہ نہیں ہے



۱۰ شعر ۲۳۹۹۔ افزون

میر وزیر علی صبا

۲۳۰۔ لکھنوی

لے صبا جذب پہ جس دم دل ناشاد آیا	صبا	میرے آغوش میں اُرکروہ پر یزاد آیا
دل میں اک درد اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر گئے	ۛ	بیٹھے بیٹھے ہیں کیا جانے کیا یاد آیا
مر گئے پر نہیں تکلیف احب منظور	ۛ	شرم سے لاش گڑی جاتی ہے دفن کیا
بچھ چلا تھا شبِ فرقت میں چراغِ ہستی	ۛ	کام آیا تیری تصویر کا روغن کیا
دل ہی کچھ جانتا ہے عشقِ مژہ جیسا ہے	ۛ	آپ کیا جانیں بکجہ میں ہے روزن کیا
نکھت گل پھر کہاں بادِ بہاری پھر کہاں	ۛ	باندھ لے لے باغبان اپنی ہوا دو چار د
رہنے والے تھے یہ نادان کہ جانے والے	ۛ	خاک سمجھے نہ مکافوں کے بنانے والے
کو کچھ عشق کی راہیں کوئی ہم سے پوچھے	ۛ	خضر کیا جانے غریب اگلے زمانے والے
سہجہ میں صورت پھنکے حشر کا سماں ہو جائے	ۛ	کل جو ہونا ہے وہ آج آدل ناداں ہو جائے
وصل منظور کرو خطِ غلامی لکھ دوں	ۛ	عہد ہو جائے میرے آپ کے پیمان ہو جائے

۳ شعر صاحبِ عالم ۲۳۱ھ

۲۴۰۲-افزون

غم وہ کیا ہے جو جا نگذانے ہوا	صاحبِ عالم	درد وہ کیا جو لا دوا نہ ہوا
درد کیا جس میں کچھ نہ ہوتا شیر	ۛ	بات کیا جس میں کچھ مزانہ ہوا
شکوہ یار اور زبانِ رقیب؟	ۛ	کھیل ٹھیرا کوئی گلہ نہ ہوا

۵ شعر آغا محمد واؤد ابوالعلانی صحو ۲۳۲ھ

۲۴۰۴-افزون

مزنے جو عشق میں دیکھے دکھاؤں میں تہیں کیا کیا	صحو	زبان یاں گنگے پیارے سناؤں میں تہیں کیا کیا
روسید ہوئے تیگنہ نام روشن اور کا	ۛ	یہ تو فرمائیں مجھے پیرِ مغان انعام کیا
تے میسا تو کہاں جلد خبر لے اوسکی	ۛ	تیرے پیار کے کچھ خیر کے آثار نہیں

لے انات ۲۴- داغ ۱۱۳- قنق ۱۹۳- حلال ۸۳- لے احسان ۳۰- خانم ۱۰۸- لاحد ۲۵۳- (داغ ۱۱۹)
 و ظہیر ۱۶- ولاحد ۲۵۴- بتیل تا قیام ۵۵- بنوم ۷۳- لے احمد ۵۵- غالب ۱۸۰

تن تو بے جان پڑا رہتا ہے بستر پر میرا صحو
۱۔ میرے شاہِ نجفؑ مجھ کو ٹایا تو نے
دم میرا رہتا ہے ہر آن تیرے کوچہ میں
ہو گئی شکل میری آسان تیرے کوچہ میں

۲۳۳

سید علی نقی صفی لکھنوی

۱۶ شمس

۲۳۲۳ - افزون

غزل تم نے چھیری مجھے ساز دینا صفی
طائب دیدہ آنج آئے یہ منظور نہیں
ذوق پابند وفا کیوں ہے محروم جفا
درِ آغازِ محبت کا یہ انجام نہیں
کچھ غور تو ہر لذتِ دنیا ہے فریب
سنگِ درِ حبیب کے جذب کی کوئی حد نہیں
جہل ہے نہتائے علم عقل ہر اسکی متعرف
ایسے محل پہ دوستو رخز گری ہو خود کشی
بے ساختہ اک آہ جو منہ سے نکل گئی
جب ایک روز جان کا جانا ضرور ہے
ممنون ہوں جہاں کے نشیب و فراز کا
کیا اک لمحہ کا خرچِ سرِ شام اسی قدر
جس جگہ بیٹھ گئے نقشِ بچہ کے اٹھے
جانے کیا سوچ کے آنکھوں میں بھر آئے آنسو
غش سے کھلتی تھی میری آنکھ کہ پھر غش آیا
اون کا پھر نام و نشان کون مٹا سکتا ہے

ذرا عمر رفتہ کو آواز دینا
دل میں ہے درد وہ بجلی جو سر ٹو رہیں
عشق مجبور رہی حسن تو مجبور نہیں
زندگی کیا ہے اگر موت کا پیغام نہیں
کون دانہ ہے یہاں پر جوتہ دام نہیں
پھر نہ اٹھا جو سر جھکا سجدہ گرہ نیاز میں
عبدِ ذلیل شک نہ کر قدرتِ کارِ ساز میں
میں بھی اسی جہاز میں تم بھی اسی جہاز میں
اللہ رے انقلاب کہ دنیا بدل گئی
پھر فرق کیا وہ آج گئی خواہ کل گئی
اکثر بگڑ کے خود میری حالت سنبھل گئی
کچھ بھول رکھ دے گئے اک شمع جل گئی
اٹھے جس بزم سے ہنگامہ اٹھا کے اٹھے
جب میری قبر پہ وہ شمع جلا کے اٹھے
جب سرانے سے وہ آواز سنا کے اٹھے
جو زمانے سے خود اپنے کو مٹا کے اٹھے

سید مبارک صبر حیدر آبادی ۲۳۶

اشعر

۲۴۴۱-افزون

نہ سمجھو خاک کا پتلا مجھے ذرا دیکھو صبر کہ آفتابِ حقیقت اسی غبار میں ہے



ردیف ض



میر غلام حسین ضاحک ۲۳۷

اشعر

۲۴۴۲-افزون

کیا دیجئے اصلاحِ خدائی کو وگرنہ ضاحک کافی تھا ترا حسن اگر ماہ نہ ہوتا

سید ضیا و ضیا ۲۳۸

۳ شعر

۲۴۴۵-افزون

جمع کر کے دردِ سارے تو نے پیدا دل کیا ضیا
رہنمائیوں کی اپنے مجھے کچھ ہوس نہیں
آہستہ پاؤں رکھو لے لے گل چمن پر
کہہ تو اے دستِ قضا پھر اس کے کیا حاصل کیا
ناصح پہ کیا کروں کہ میرا دل یہ بس نہیں
سوتے ہیں اس زمین میں نازک دماغ کتنے

سید ضامن علی صابری الجشتی ضامن ۲۳۹

۲۰ شعر

۱۲۴۶۵-افزون

قتل کر کے بھی نہ ہو دے دل قاتل تھنڈا ضامن
اٹھ گئے ہم شبِ مہتاب میں محل سے رزی
ہاتھ پاؤں اوس کے ابھی کاٹ نہ قاتل صیا
اتنا تو جو روئے ظلم نہ کر مجھے فقیر پر
جب تک خیالِ غیر سے سینہ صفات ہو
پاؤں سے لاش کو مل جب ہو سبیل تھنڈا
لے ہوا اب تو تیرا دل مہ کال تھنڈا
جب تک صید ترا ہو دے نہ کال تھنڈا
بندے خدا کے ہم بھی تو بندے خدا کے ہیں
اس بتکدہ میں نورِ جمالِ خدا نہ ہو

دانه کی طرح خاک میں جب تک ملائے ہو	ضامن	سر سبز ہو کہاں مرو شاخ برگ گل
ہے کسی کو کام کیا ہم پر مصیبت ہو تو ہو	»	ماں لے اوس کے حسن پر اپنی طبیعت ہو تو ہو
سامنے اوس کے کسی کی کچھ حقیقت ہو تو ہو	»	روئے جاناں کے مقابل بے حقیقت و قمر
پھر بولے غریب ہے بلا لو	»	پہلے تو کہا مجھے نکالو
رُو پرودا انتوں کے ہیں دُرُعدن پتھر کے	»	سامنے لب کے ترے لعلِ یمن پتھر کے
اوس نے کیا کیا نہ ہے رخ و عن پتھر کے	»	دیکھ فرما دے کس شوق سے چیرا تھا پہاڑ
آج کیا بن گئے مرغانِ چین پتھر کے	»	کیا سبب ہے جو نہیں آئی صدائے نالہ
جفا وہ کی کہ توبہ ہے خدا کی	»	میرا دل لے کے ظالم نے دغا کی
گویا شفق کے نیچے سیاہی گھٹا کی ہے	»	مستی پر رنگِ پان لبِ فتنہ زاکِ ہے
ناگن سیاہی ہے یہ گل کے برابر لگی ہوئی	»	عارض سے کب ہے زلفِ مغبر لگی ہوئی
جب اوس کو نہ چاہیں گے تو ترسانہ کریں گے	»	ترسائے ہے ہر دم ہیں وہ کافر ترسا
کیا کیا نہ کیا اور وہ کیا کیا نہ کریں گے	»	دل چھین لیا، قتل کیا، گھر سے نکالا
ہر دم تمہیں اے اشکِ تنہا نہ کریں گے	»	جوں طفلِ زمین پر جو گرا کرتے ہیں آنسو
کہیں بندہ کہیں مودی کہیں کچھ دیکھیں کچھ ہے	»	صنم دیکھا ترا جلوہ کہیں کچھ دیکھیں کچھ ہے
کہیں مجنوں کہیں لیلی کہیں کچھ دیکھیں کچھ ہے	»	کہیں عاشق ہوا اپنا کہیں منشوق کہلایا

سید محمد ضامن کنتوریؒ

۲۸ شعر

۲۲۹۳۔ افزوں

سرمایہ ہے کلی کی گردہ میں بہار کا	ضامن	کیا پوچھتے ہو رنگِ دلِ داغدار کا
ہے خوں کے قطرہ قطرہ میں عالم بہار کا	»	بھر دی ہے ایک آگِ رگِ فے میں عشق نے
دامنِ چاک چاک دل و سوسنہ رفویں تھا	»	و آن تو مژہ کی جنبشِ رخسہ گریحات تھیں
اک دل چاک چاک بھی گسیو مشکبو میں تھا	»	شانہ کو سر چڑھالیا اس کا نہ آیا کچھ خیال

لے ذوق ۱۲۲۴۔ اسیر ۳۲۔ عرش ۱۶۶۔ صیب ۹۸۔ شیفہ ۱۲۹۔ شے ترقین ۶۸۔
شہ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱

تو ہی دیکھ کہنے سے ایک ہاں گرہ سے کچھ ترکی	میرے دل سے دھوکھی گرو غم تے سر سے بوجھ اڑ گیا
ہو ساتھ دینے والا کوئی تو شامِ غم کا	کو تا ہی مقدرِ غم دراز ہو جا
نگاہ دیدہ یعقوب سے کوئی سکھ	غبارِ قافلہ انتظار ہو جانا
ویدار کی لذت کوئی یعقوب سے پوچھے	آنکھیں کھیں اور ذوقِ تماشا نہیں جاتا
سہل تھا ترکِ ہوس سخت تھی گراہِ طلب	اس دلِ خانہ برانداز سے وہ بھی نہ ہوا
دل میں تاب و توان ہے نہ دل ہے پہلوں	نثار اس ترے ناز و داد کے "لوٹ لیا"
مسک اگر ضعیف ہے اپنے عمل سے	کہنے نہ یہ کہ ضعف میں اسلام آ گیا
ہیں عیب جوئی سے فرصت جوئی	تو کوئی نہ کوئی ہنس آ ہی جاتا
جز فریب آگہی رنگِ تماشا کچھ نہیں	اک ذرا جھپکی پلک نیزنگ دنیا کچھ نہیں
ہے رنگ گل کی شوخیوں سے صاف اڑتھا	بلبل کا خون تھا رگِ ابر بہاریں
گردش سے آساں کے ملی ہر اماں کہیں؟	تھا یہ بھی ساتھ ساتھ گئے ہم جہاں کہیں
منزل کے سہل و سخت برابر ہیں سب اسے	رکتا نہیں ہے تو سنِ عمر رواں کہیں
اس سقفِ بے ستون سے سایہ کی رکھ مہل	محض اک فریبِ رنگ ہے یہ آساں نہیں
کر دیا وحشت نے آخر فاش پردہ عشق کا	کچھ نہ بگڑا قیس کا لیلیٰ کی رسوائی ہوئی
وہ عایں اب مژدہ نہ ہوں اثر کے لئے	شبِ فراقِ طلب کی ہے عمر بھر کے لئے
بر آئے یا نہ آئے متناسے کام ہے	رودادِ عمر اک ہوسِ ناتمام ہے
کاٹا ہے مشیمِ عیش کا اندیشہ فنا	یزیت ہے تو زیت کو اپنا سلام ہے
یہ سچی نگاہیں تیری بر مائیں دل کو	سیج ہے کہ اد اپلی ہے دامن میں حیا کے
تقدیرِ تمنا کو میری بھول نہ جائے	دیتا ہوں گرہ اس لئے دامن میں ہوا کے
مجھ اس سے چھٹے کا بنجی مجھ اس سے ملنے کی عید	جو لبیدرہ کے قریب جو قریب کے بعد
دل کیا نذر ہوس و دولت دنیا کے لئے	آگِ کعبہ کو لگا دی ہے کیلسا کے لئے
کام جس سے ہر اسی سے رنگوں سے کیا کام	ہم جن میں بھی گئے تو جن آراء کے لئے

اپنا دیوانہ بنایا مجھے ہوتا تو نے ظفر
 شعلہ حسنِ چین میں نہ دکھایا اس نے
 نشہ عشق کا گر ذوق دیا تھا مجھ کو
 روزِ مسمورہ دنیا میں خرابی ہے ظفر
 دیجئے مجھ کو بت بے پیر نے منہ پھیر لیا
 پس مرگ میرے مزار پر جو دیا کسی نے جلادیا
 یارِ شمشاد گیار تھا، بادِ صبا تھی میں نہ تھا
 آپ نے کیوں چشمِ عاشق کو نہ تلوؤں سے ملا
 نا توانی نے بچائی جان میری، بحر سے
 میں سسکتا رہ گیا اور مر گئے فرہاد و قیس
 نہیں بخش میں اس کا تو بخ ہیں تو رنجِ بے زار رہا
 نہ تھی حال کی جیسا اپنی خبر دیکھتا اور دیکھے عیش
 اسے چاہا میں نے کہ روک رکھوں ہی جان بھی چاک نہ ہو
 ظفر آدی اس کو نہ جانے گا ہو وہ کیسا ہی صلحِ فوج کا
 بیاں کیجئے اگر احوال اپنی شامِ غربت کا
 آنسوؤں کا میری آنکھوں سے رواں ہو جانا
 کیا ہوا مجھ سے کشیدہ ہے وہ گراپے آپ
 سبّتِ برگشتہ جو ہو جائیں گے میرے سیدھے
 آتشِ شوق سے اُٹنا ہے برنگِ سیما
 دل سے ہے راہ اگر دل کو تو ہو جائیگی
 دل کے آئینہ کو تو صاف تو کر دیکھ ذرا
 ہیں یہاں رنج کے آثار خوشی کے باعث

کیوں خردمند بنایا نہ بسایا ہوتا
 ورنہ بلبیل کو بھی پروانہ بنایا ہوتا
 عمر کا تنگ نہ پیمانہ بنایا ہوتا
 ایسی بستی سے تو ویرانہ بنایا ہوتا
 آج مجھ سے میری تقدیر نے منہ پھیر لیا
 اسے آہ دامنِ باد نے ہر شام ہی کج بھادیا
 خانہ باغِ یار میں خلقِ خدا تھی میں نہ تھا
 لایقِ پاؤںِ جاناں کیا خدا تھی میں نہ تھا؟
 کونے کونے ڈھونڈتھی پھرتی قضا تھی میں نہ تھا
 کیا انھیں دونوں کے حصّے میں قضا تھی میں نہ تھا
 غمِ عشق تو اپنا رفیق رہا کوئی اور بلا سے رہا نہ رہا
 پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر تو نگاہ میں کوئی رہا نہ رہا
 کئے لاکھ فریب کرو فسون، نہ رہا نہ رہا نہ رہا
 جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا
 گریباں تا بد امن چاک ہو صبحِ قیامت کا
 اور میرا زہن ہاں سب پہ عیاں ہو جانا
 کششِ دل اسے کھینچے گی ادھر آپ سے آپ
 وہ چلے آئیں گے سیدھے میرے گھر آپ سے آپ
 لگ گئے ہیں دلِ بیتاب کو پر آپ سے آپ
 بے خبر تجھ کو محبت کی خبر آپ سے آپ
 اس کی صورت تجھے آئیگی نظر آپ سے آپ
 اشک آنکھوں سے چپکتے ہیں ہنسی کے باعث

دل دے کے اُن کو ایسی اذیت ہوئی ہیں	نظر	اب دل تمہیں نہ دیں گے نصیحت ہوئی ہیں
وہاں کی خلصی لے لے قسمت ہو تو کیونکر ہو	”	کہ میں آلودہ عصیاں ہوں رحمت ہو تو کیونکر ہو
جہاں ہونفس سارہن جہاں شیطان سا ہوشن	”	وہاں طاعت ہو کیونکر اور عبادت ہو تو کیونکر ہو
اگر ہمدل میں محبت کا داغ اچھا ہو	”	خدا کا گھر جو نہ ہو بے چراغ اچھا ہو
میں تین کی بیٹھیک کا بوجھ ہو لیکن فلک کے دل کا غبار ہو	”	جو بگڑ گیا وہ نصیب ہو جو اُجڑ گیا وہ دیار ہو
گردش جو دینی تھی تو بنانا تھا جامِ شے	”	انسان بنا کے کیوں میری مٹی پلید کی
شب کو ہم اس طرح اوس کے گرد کاشا نہ رہے	”	جیسے سرگرداں ہر فافوس پر روانہ رہے
روئے روشن پر میرے کب زلف کا سایہ سکا	”	رات کی اُنھی سیاہی دن رہا تھوڑا سا ہے
یہ توقع مجھ کو تم سے دل ربائی کی نہ تھی	”	آشنائی کی تھی میں نے کچھ بُرائی کی نہ تھی
لگ گیا تھا جن دنوں کچھ قفس میں اپنا دل	”	ہم کو اے صیاد کچھ پر وار ہائی کی نہ تھی
تھے مکہ رقم ہی ورنہ میرے دل کا آئینہ	”	بے کدورت تھا اے حاجت صفائی کی نہ تھی
جانتے تھے چین سے گزیریں گی راتیں وصل کی	”	ہمنشیں ہم کو خبر روزِ جدائی کی نہ تھی
اس طرف بھی تمہیں لازم ہے نگاہے گاہے	”	دم بدم لحظہ بہ لحظہ نہیں گاہے گاہے
لے گئی دل کو ادا نامز و ادا سے پہلے	”	مار ڈالا مجھے ظالم نے قضا سے پہلے
روز کرتے ہیں وہ مرنے کا تقاضا مجھ پر	”	کیا گھلا گھونٹ کے مر جاؤں قضا سے پہلے

۴۰ شخص راقم الدولہ ظہیر دہلوی سید مظہر الدین حسین ۲۲۲

۲۵۴۹ - افزوں

جس اور شوق اس کے آستان کا	ظہیر	ارادہ اور ارادہ بھی کہاں کا
مری واما ندگی منزل رساں ہے	”	سراغ نقش پا ہوں کارواں کا
آبرو رکھ لی خدا نے حشر میں اچھا ہوا	”	داوخوا ہوں میں تیرے خلقِ خدا تھی میں تھا
رہ گیا پس پس کے سینہ میں دل پر خون میرا	”	تری پامالی کے قابل کیا خانہ تھی میں نہ تھا

خلاصہ بدعائے دل کا اپنے مجھلا یہ ہے
کسی کے ہو رہو تم یا کسی کو کر رکھو اپنا
سیکھ لے تجھ سے کوئی ناز اٹھانا تیرا
زندہ باش لے شب بجران ہو تیری دور بلا
تم نے بڑھا چڑھا کے نظر سے گر ادیا
بولے سوال وصل یہ دیکھا ہے خواب کیا
فکر یہ تھا کہ وہ سمجھیں گے وفادار نہ تھا
تم عیادت کے بہانے سے گئے غیر کے گھر
دل کو ہو جاتی ہے کچھ دل کی خبر آپ
برآ ہو اس نگاہ شوق کا اس نے غضب ڈھایا
کیا تم اور خبر ہو نہیں دنیا میں ہائے ہائے
ہم اور چاہ غیر کی؟ اللہ سے ڈرو
بیٹا ہوں عمر بھر سے مگر ترگلو نہیں
غیر کا پاس بھلا آپ کو کیوں ہونے لگا
دیکھو اچھا نہیں اخلاص بڑھانا امت
وائے بر حال کہ کچھ قید کی میعاد نہیں
حسرتیں دل میں یکیں ہیں نہ سہی عیش و سرور
وہ مجھ فقیر سے ذرا سوال کرتے ہیں
یہ بات سچ ہے کہ دنیا مقامِ عبرت ہے
لگا دیتی ہے دھبہ صحبت نا جلس اچھوں کے
کشتہ ناز کی تربت ہے یہی یاد رہے
لے خبر تھے تو محبت سے خبردار نہ تھے

تخل کر نہیں سکتے تقاضا ہو نہیں سکتا
بغیر اپنا گئے کوئی کسی کا ہو نہیں سکتا
روٹھنا غیر کا وہ اور منانا تیرا
مجھ سے پوچھے کوئی آنکھوں میں ہلانا تیرا
دنیا کا اک نظر میں تماشا دکھا دیا
ایسی فضول باتوں کا آخر جواب کیا؟
ورنہ جینے سے تو مرنا مجھے دشوار نہ تھا
میں اسی رشک سے مرتا ہوں کہ ہمار نہ تھا
بول اٹھتی ہے محبت کی نظر آپ سے آپ
میرے پہلو سے آخر اٹھ گئے وہ بدگماں ہو کر
ملتے بھی ہیں تو ملتے ہیں جا کر اویس سے ہم
ملتے ہیں تم سے بھی تو بہاری خوشی سے ہم
ساقی یہ خون دل ہے مئے مشک تو نہیں
جی درست آپ مجھی سے تو حیا کرنے ہیں؟
جو بہت دور کے چلتے ہیں گر کرتے ہیں
طاقت ضبط نہیں رخصت فرما دہیں
گھریہ ویراں بھی نہیں ہے اگر آباد نہیں
میرا لہو عرق انفعال کرتے ہیں
کہ خواب دیکھتے ہیں جب خیال کرتے ہیں
کہ ہو جاتا ہے گدلا آب جب ساحل سے ملتا ہے
ڈرتے ڈرتے مری مرقد پہ گزرنے والے
ہوش میں آئے تو پھر ہوش بھلے نہ گئے

۱۱۲ داغ ۹۳۔ سیاحت الہٰیہ بتیل قافیہ ۲ رند ۱۲۶۔ روتی ۱۳۵۔ عاشق ۱۴۱۔ وطن ۲۴۴۔
شوق ۱۵۵۔ فاضل ۱۹۲۔ کبھی ۲۰۱۔ بتیل قافیہ ۱۵۵۔ توفیق ۴۴۔ میر ۲۰۴۔ آصف ۳۸۔ شایق ۱۵۴۔
نظر ۲۰۴۔ فغان ۱۸۴۔ اسیر نے لفظ "فکر" کو تذکیر و تائید ہر دو طرح باندا ہے مولف۔ ۱۶۶ ظفر
جلیل ۸۵۔ (ناسخ ۲۱۹ بتیل قافیہ) ۵۸ اکبر ۴۴ جلیل ۸۵۔ حقیقہ ۱۰۰۔ عرش ۱۴۶۔ وزیر ۲۴۵۔ ذوق ۱۹۱
(امیر ۳۵ بتیل قافیہ) ۵۸۔ حسرت و جگر و ذوق ۹۹۔ ۸۹۔ ۱۲۳۔ بتیل قافیہ
۵۸۔ داغ ۱۱۵۔ میر ۲۰۹۔ اکبر ۵۴۔ تاج ۴۹۔ رند ۲۸۔ مالی ۱۴۶۔ لہ تدر ۱۹۸۔ جلیل ۸۸۔
داغ ۱۲۰۔ ۵۳۔ داغ ۱۱۹۔ (احسان نظام و صبا و صمد ۳۰۔ ۱۰۸۔ ۱۵۹۔ ۲۵۳۔ بتیل قافیہ) ۵۳۔
جلیل ۸۸۔ شاقب ۸۰۔ شیفہ ۱۵۴۔

آنکھ تک بھی تو خجالت سے ملائی نہ گئی	نہیر	پھر بھی کافر ترے دیدہ کی صفائی نہ گئی
مفت کی خلق میں احباب ہوا باندھتے ہیں	~	وہ تو کیا اون کی ہوا تک بھی تو آئی نہ گئی
یہی دھڑکا رہا اب صبح ہوئی جاتی ہے	~	وصل کی رات بھی تشویش جدائی نہ گئی
وہ بُرے بھی ہوئے دشمن سے تو ہم سے نہ ملے	~	نہ گئی ہائے مُقدّر کی بُرائی نہ گئی
آگیا دھیان جدھر سے وہی پھر کی گھر	~	جم گئی دل میں جو کافر کے مٹائی نہ گئی
نویۃ قتل ہے کس ننگ خانہ کیلئے	~	بناؤ صبح سے ہوتے ہیں یہ کہاں کے لئے
یہی ہے گردشِ افلاک اک جہاں کے لئے	~	زمین سے کام زمانے نے آسمان کیلئے
یہ زندگی تو نہ ٹھیری بلائے جاں ٹھیری	~	ہزار رنج ہیں اک جانِ ناتواں کے لئے
وزرا ڈرتے رہو میری نفاں سے	~	ملا دوں گنازیں کو آسماں سے
تمہارے ساتھ ہیں دشمن شبِ رُوز	~	یہ فتنے تم لگا لائے کہاں سے
موت آجائے شبِ وصلِ سحر سے پہلے	~	کاش اٹھ جائیں ہمیں درِ حُکمر سے پہلے
رحمتِ حق ہے جو پتہ پہ تو کیا خوفِ حیم	~	ہو مقابلِ تو مری دیدہ ترے پہلے
قتل پر باندھ کے تم نے اسے بدنام کیا	~	ورنہ آگاہ نہ تھا کوئی کمر سے پہلے
تم خدا جانے کہ کیا ہم پر قیامت ڈھاؤ	~	ایسی صورت یہ وفا ہو جو کبھی تھوڑی سی

۴ شحر ۲۵۸۳-۲۵۸۳ لاہوری ۲۴۵

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں لی	نظر علیا	نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا
اُسے کہ ترا جمال ہے زینتِ محفلِ حیات	~	دونوں چال کی رونقیں ہیں تے حسن کی ذکا
ترے سلام کے لئے گلشنِ قدس کے طیور	~	گھوم رہے ہیں ڈال ڈال ٹھوم ہے ہیں بات پات
سر پہ اندھیری رات ہو گھر گئی پھینوریں ناؤ	~	موجِ بلا ہے تاک میں دُور ہے ساحلِ نجات

لے جلیل ۸۴- عزت ۱۴۴- لے ایر ۳۴- ذوق ۱۲۵- فاضل ۲۵۲- غالب ۱۸۳- مومن ۲۱۲
 لے جلیل ۸۴- لے حبیب ۹۸- قدیر ۲۰۰- سنی ۱۲۴- حالی ۹۶- میکش ۲۲۲- حنیفا ۱۰۱- شہ آتش ۲۲
 آباد ۲۴۲ واکبر ۲۵ وناح ۲۳۲ جہ بیتیل تاقیا لے خلق ۱۰۶

ردیف ع

۱ شعر ۲۵۸۲ - افروز - مرزا گھیسٹا عشق ۲۲۶

اوروں کا جگر یار جو تیروں سے سئے ہے عشق یہ عاشق جاں باختہ کس دن کے لئے ہے

۱ - شعر ۲۵۸۵ - افروز - بھکاری داس عزیز ۲۲۷

سر لے نہ یار اگر دل کو صاف کہنے سے عزیز عزیز موت بھلی پھر تو ایسے جینے سے

۱ شعر ۲۵۸۶ - افروز - حکیم آغا جان عیش دہلوی ۲۲۸

اے شمع صبح ہوتی ہے روتی ہے کس لئے عیش بھوڑی سی رہ گئی ہے اسے بھی گذارے

۳ شعر ۲۵۸۹ - افروز - عاقل ۲۲۹

تیری الفت میں سے جان کے خواہاں کتنے عاقل تشنہ خون ہیں میرے گبر و سہماں کتنے
ایک امید بھی تجھ سے نہ برائی میری رہ گئے دل میں میرے حسرت و ارمان کتنے
ہنیں ملتا ترے ناقہ کا پتہ اے لیلے چھان مارے ترے مجنوں نے بیاہاں کتنے

۱ - شعر ۲۵۹۰ - افروز - شاہ رکن الدین عشق ۲۵۷

ترے گلے سے تو رہتا لگا ہوا گل رو عشق مجھے یہ غم ہے کہ پھولوں کا ہار کیوں نہ ہوا

۲ شعر	مہدی علی خاں
۲۵۹۲ - افزوں	عاشق
	۲۵۱

دو دنوں رخسار ماہ پارے ہیں	عاشق	ابرو اور خال چاند تارے ہیں
راتیں کاٹی ہیں تارے گن گن کر	۔	تینے چن چن کے دن گزارے ہیں

۶ شعر	منشی امداد علی
۲۵۹۸ - افزوں	علوی
	۲۵۲

کیا فرشتوں کو خبر تھی کہ یہ خاکِ پستلا	علوی	جان پڑتے ہی طلسمات کا پستلا ہوگا
جب تک مری خودی باقی رہی مجھے تھا	۔	رہ گیا پھر تو فقط نامِ خدایمیرے بعد
وہ ہیں تھے جو ہوا کرتے تھے پامالِ خرام	۔	نہ جہا خاک پہ نقشِ کفِ پامیرے بعد
اے صنم بندہ کے دم سے ہے خدائی تیری	۔	تجھ کو بھی کوئی کہیگا نہ خدایمیرے بعد
ابھی کھل جاؤں تو سب از حقیقت کھل جائے	۔	نامہ حبِ حقیقی کا لقا دے میں ہوں
کیا ملک میری حقیقت کو سمجھتے علوی	۔	جس کا استاد نہ سمجھا وہ معامیں ہوں

۳ شعر	کریم اللہ شاہ حشتی حیدر آبادی
۲۶۰۱ - افزوں	عاشق
	۲۵۳

خانہ دل میں خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا	عاشق	یار پہلو میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا
قصرِ تن میں میرے موجود ہے پایہ تیرا	۔	گھر کی کرسی ہے میری عرشِ معلیٰ تیرا
تو جو آیا ہے یہاں شکل بدل کر میری	۔	ایسا آتا ہے کسے روپ بدلنا تیرا

۱۲۹ ہجری تبدیل ہجر - ۵۵ داغ ۱۱۳ - رند ۱۲۶ - شائق ۱۵۴ - غالب ۱۸۰ - فاضل ۲۵۲ - گویا ۲۰۲ - مہر ۲۰۸ - معین ۲۲۵ - میکش ۲۲۴ - ۵۵ وطن ۲۲۶ - ۵۵ رند ۱۲۶ - رونق ۱۳۵

ہزار گز الیڈ ہائیں جلالتُ الملک سلطان العلوم

۲۵۴

رض

۹ شعر

۲۶۱۰ - افزون

عثمان

خدا اللہ ملکہ

نواب میر عثمان علی خان بہادر اصف سابع شاہ و سن

ہوتی ہر عبرت گل و شبنم کا عالم دیکھ کر
اپنے غمروں کو سکھاتے ہیں بہرِ قتلِ عام
کیون کھل جائیں نگ گل میے زخمِ جگر
ہے خزان کے بعد آنا موسمِ گل کا ضرور
سوزِ دل کو سوختہ جانوں کے عثمان چو جھٹھے
کیا محفلِ ہستی کا نقشہ متغیر ہے
ہناں نظر سے ہوا روئے یارِ مشکل ہی
کسی کے غمزدہ و انداز و ناز نے دل پر
ہزار بار تمہیں آزما کے دیکھ لیا
کیا تماشا ہے کوئی گریاں جو خدا کوئی ہو
تیغ کوئی ہو سنا کوئی ہو پیکار کوئی ہو
صورتِ بادِ بہاری جب خاں کوئی ہو
کل وہی آباد ہوگا آج جو ویرانہ ہی
شمع کیا جانے کہ جلتا کس لئے پروانہ ہی
ساتی ہے نہ مطربے شیشہ ہے نہ ساغر ہی
اب اپنے دل پہ ہیں اختیارِ مشکل ہی
کے وہ ظلم کہ جس کا شمار مشکل ہی
تمہارے وعدوں کا اعتبارِ مشکل ہی

۲ شعر

نواب صولت جنگ عابد حیدر آبادی ۲۵۵

۲۶۱۲ افزوں۔

<p>عقبت سے کام لے عابد ذکر اتنی جلدی شہنشاہِ رسل میں اور آدم میں یہ نسبت</p>	<p>وہ کہیں گے کہ ذرا صبر بھی جہاں میں نہیں وہاں تھی ابتدا اوسکی یہاں ختم نبوت ہے</p>
---	---

۵۰ شعر

نواب عزیز یار جنگ عزیز حیدر آبادی ۲۵۶

۲۶۶۲-۲۷۶۷

جفا دیکھنی تھی ستم دیکھنا تھا
 وہ آتے نہ آتے شب وعدہ لیکن
 گئی گزری ہوئی باتوں سے حاصل؟
 پیام شوق دے کر سوچتا ہوں
 اپنی اپنی غرض میں ہیں مشغول
 میں گروں غش میں وہ کہیں منہ نہ
 وہی ہے جام دہی مئے، وہی سبب لیکن
 ستم میں لطف جہاں ادا نگاہیں ناز
 غیر کا رشک، تیرا جور، فلک کے آزار
 میرے ان کے تو صفائی ہو مگر ڈرتا ہوں
 ایک طوفان ہے فرقت کی کہانی یارب
 کیا کہا کیا کہا ادھر دیکھو
 ”چپ رہو“ اوس نے کہہ دیا ہنس کر
 کچھ عجب اون کی ہے سمجھ اُلٹی
 منہ نہ کھلوائے خدا کے لئے

قید ہستی سے نکلتا کوئی آسان نہ تھا
 وہ تو آئے ہیں آئیں گے شب وصل کبھی
 سرگدشت اپنی سناؤں تو سناؤں کو نہ کر
 زندگیاں بھر کاہے لے داوڑِ محشر قصہ
 بحر میں چین کہاں اور تسلی کیسی
 ہونٹوں پر ان کے ہر ہنسی ملتے ہیں کھینچ کر
 نکلے ہیں اس طرح سے وہ پہلو شوق سے میسے
 ان کو اس درجہ تنفر ہے دل عاشق سے
 کچھ خطا، کچھ جرم، کچھ میرا قصور؟
 تم سمجھ لو دیکھ کر صورتِ میری
 پختہ کاری کا پتہ دیتی ہے خامی اونکی
 یہ تو فرماؤ قسموں کی ضرورت کیا تھی
 ہم لٹا دیں گے محبت میں متاعِ ہستی
 بزمِ دشمن میں دیکھ کر تم کو
 متعلق رہ گئیں دونوں نظروں کی فضاں میری
 سمجھ لیتے ہیں وہ کہنے سے پہلے آرزو دل کی
 اب بھی گر پڑ کے یہ تاعش پہنچ جاتے ہیں
 وعدہ کے ساتھ ساتھ تبسم کا کیا محل
 جامِ خالی ہے بھرے بیٹھے ہیں بنے والے
 ہاتھ کھولتے چھپاؤ ادھر آؤ دیکھو
 اوس نے کچھ اس طرح پوچھا دردِ دل
 میں روتا ہوں پھر ذکر ان کا دامن

بند رہتے تیرے آزاد کہاں تک آخر
 انتظار اے دل ناشاد کہاں تک آخر
 حرف اک ایک رہے یاد کہاں تک آخر
 مختصر ہوگی یہ رُوداد کہاں تک آخر
 ہلے تڑپے دل ناشاد کہاں تک آخر
 اٹھے ہیں خوابِ ناز سے وقت سحر میں باغِ باغ
 یوں تو ہیں کچھ خفا تھا دل میں گہر میں باغِ باغ
 خط بھی لکھا تو کہیں دال نہیں لام نہیں
 اس طرح مجھ پرستم، آخر یہ کیوں
 میں کروں اظہارِ غم، آخند یہ کیوں
 کان کے کچے ہیں مطلب کے مگر کچے ہیں
 آپ اقرار کے وعدوں کے اگر کچے ہیں
 ہم دکھا دیں گے ارادے کے اگر کچے ہیں
 کیا گزرتی ہے کیا خبر تم کو
 نہ یہ اوس پار ہوتی ہے نہ وہ اس پار ہوتی ہے
 خموشی میری گویا باعثِ اظہار ہوتی ہے
 ناتوانی میں بھی نالوں کی رسائی نہ گئی
 پہلو بچاؤ کا بھی تمہارے سخن میں ہے
 آج میخانہ کا کچھ رنگ نیا ہے کیا ہے
 خونِ دل ہے میرا رنگِ خفا ہے کیا ہے
 مجھ کو کہنا ہی پڑا آرام ہے
 وہ آنسو پونچھتے ہیں آستین سے

بعد فنا بھی اون کی کدورت نہیں گئی	غریز	دامن پنچا کے چلتے ہیں میرے غبارے
آسمان ہے ترے قدموں سے میری گھڑکی نہیں	»	کہ وہاں چاند یہاں نقش قدم ہوتا ہے
کس طرح رازِ محبت میں چھپاؤں یارب	»	اشک رکتے ہیں تو آنکھوں پر دُور ہوتا ہے
نہ بھی غیر سے افسوس محبت نہ بھی	»	مجھ کو بھی رنج ترے سر کی قسم ہوتا ہے
تجے سبب گالیاں ہوا کیا ہے	»	منہ سنبھا لو بُرا بھلا کیا ہے
شکوہ غیر پر جواب ملا	»	جھوٹ کہنے سے فائدہ کیا ہے
لبجے مفت ہی ہمارا دل	»	اس میں نقصان آپ کا کیا ہے
سُن کے گھبراؤ گے بہت دیکھو	»	یہ نہ پوچھو کہ مدعا کیا ہے
نشہ میں چور ہیں بساغر اٹھا نہیں سکتے	»	وہ مجھ کو ہاتھ سے اپنے بلا نہیں سکتے
غریز روٹھ گئے ہیں اگر وہ باتوں میں	»	تو کیا ہوا، تم انہیں کیا مانا نہیں سکتے؟
میں گرا قدموں پر اُن کے اضطرابِ تن میں	»	اور وہ گھبرا کے دامن کی ہوا دینے لگے
زیارت گاہ ہے تربت ہماری درد مندو کی	»	بھر کو روزِ بلبلِ شام کو پروانہ آتا ہے
وہ آئے میہمان ہو کر تو اس انداز سے آئے	»	یہ سمجھے دیکھنے والے کوئی بیگانہ آتا ہے

۲ شعر
۲۶۶۶-۲۶۶۷-افزوں۔ علیا ہر رئیس امپور **عصمت** رحمت زمانی بیگم ۲۵۷

ایسے بیمار کی دوا کیا ہے	عصمت	جو بتاتا نہیں ہوا کیا ہے
درد پر دوسروں کے ہنس دینا	»	یہ بھی اچھا ہے تو بُرا کیا ہے

۲ شعر
۶۶۶۶-۶۶۶۷-افزوں۔ **عُرنی** ۲۵۸

بے مہر اتماسِ تمنا، ہنس پڑا	عُرنی	کتنے خجل ہوئے جگہ التجا کے بعد
تسکین کے بعد عمرِ خضر بھی تو دیکھئے	»	کیونکر جیئیں گے وعدہ صبرِ آزما کے بعد

۱ شعر

۲۶۶۶ - افزون

عزیز دہلوی ۲۵۹

جوں شمع شغل ترے سراپا نیا زکا عزیز جلتا جو سوز کا ہے تو رونا گداز کا

۲ شعر

۲۶۶۹ - افزون

۲۶۰

عرش

آسیری کا زمانہ کس طرح گزرا ہے کیا کہیے عرش قفس کو راستہ جاتا تھا سو آسیاں ہو کر
آسیا کہتی ہے ہر صبح آواز بلند رزق سے بھرتا ہے رزاق دہن پھر کے

۱۰ شعر

۲۶۷۹ - افزون

راجہ بہادر نرنگراج عالی حیدر آبادی ۲۶۱

رب گنہ بھول گیا اک اسی امید پہ میں عالی کوئی مایوس نہ اللہ کے گھر سے نکلا
وہ گھڑی کیسی مبارک تھی خدا پھر لائے روٹھنا اون کا شبِ وصل منانا اپنا
بہت خدا بن گئے معاذ اللہ! ہمیں ابھی غرور کی باتیں
کون کہتا ہے کہ تو جو گر بیدار نہیں مجھ میں پہلی سی مگر طاقتِ فریاد نہیں
لطفِ گل کیا ہو گلستان کا مزہ کیا آئے آج بلبل کو یہ شکوہ ہے کس یاد نہیں
ہائے کیا کیا نہ جوانی کے مزے تھے لیکن یاد اتنا ہی رہا مجھ کو کہ کچھ یاد نہیں
زمین پر رہے تم خود کو نہ بھولو ابھی سر پہ تمہارے آسمان ہے
عنایت ہے یہ چشمِ خودِ نقشاں کی حقیقت کھول دی زخمِ ہنساں کی
جہاں بھی ہم رہے منت کش جہاں ہے ہم ایسی شان سے کب زیرِ آسمان ہے
اسی پر ساکھ ہر اک بات کی ہے دنیا میں نہیں ہے قیمتِ انسان اگر زباں نہ ہے

لے دلغ ۱۱۲ - لے اکبر ۴۱ - جلیل ۸۵ - حلیف ۱۰۰ - وزیر ۲۳۵ - ظہیر ۱۶۹ - فروغ ۱۹۱ (۱۱ میر ۳۵) بہ تبدیل قافیہ
۳۵ ضامن ۱۶۳ - لے اکبر ۵۵ - رند ۱۲۸ - ظہیر ۱۶۹ - تاج ۷۹ - شمس ۲۲ - بنظیر ۶۹ - شکر ۱۵۲ - بندہ ۶۵ - تاج ۲۳۲
۳۵ صغیر ۱۶۱ - لے آباد ۶۲ - رشید ۱۳۵ - حیدر ۱۰۲ - موس ۲۲۶ - اثر ۵۳ - علی ۱۷۸ - لے ۵۶ - مزاج ۲۲۲ -
ماہر ۱۷۸ -

اشعر ۱۰ - حافظ ابوالنعمین عیش حیدر آبادی ۲۶۲ - ۲۶۸۹ - افزون

اب تو ہر پھول کے دامن میں گلستان ہوگا	آج وہ جلوہ دو صبح بہاراں ہوگا
پھر ادا سجدہ سنگِ درِ جاناں ہوگا	پہلے ہو جاؤں من و تو کی حدوں سے باہر
کیا کیا تڑپ ہے درد کے سدا یدار میں	تا تیرے دے خدامے دل کی پکار میں
سمجھے کوئی خزاں کی سیاست بہار میں	یہ کیا بہار دامنِ گل چاک چاک کیوں؟
تیری ہی تجلی ہے جدھر دیکھ رہا ہوں	یہ کس کو خبر ہے کہ جدھر دیکھ رہا ہوں
ہر عیب بانداز ہنر دیکھ رہا ہوں	اب فرق نہیں عیشِ محبت میں ہوس میں
چمن والوں میں صدقہ بٹ گیا تری جوانی کا	ملیں نگہیں کو آنکھیں ہنر کو قد پھول کو عارض
فینمت ہے کہ صورت ہو گئی نہ چھپانے کی	ترستے برباد سامان کو قفس بھی آشیانہ ہے
نہ کر عادت رہ الفت میں تھک کر بیٹھ جانے کی	شکست ضبط تو ہیں رہ و رسمِ محبت ہے
نہ ڈر گلچین سے برہم کائنات گلستان کرنے	قفسِ بردوش اٹھ جائے چھوڑا میدانِ باہی کی

اشعر ۱۱ - عبدالعزیز صدیقی عزیز حیدر آبادی ۲۶۳ - ۲۶۹۰ - افزون

ہمیشہ جھومتا رہتا ہے سبز اپنی تربت کا	عزیز	پس مژدن بھی ہے باقی اثر جو شمعِ محبت کا
---------------------------------------	------	---

اشعر ۱۲ - غلام شاہ عاقل حیدر آبادی ۲۶۴ - ۲۶۹۱ - افزون

گر زخمی تھیں بلیاں اور جل ہاتھ آشیاں	عاقل	ہم لپٹ کر زور ہے تھے دامنِ صیاد سے
--------------------------------------	------	------------------------------------

۵ قصہ - علی احمد علی حیدر آبادی ۲۶۵ - ۲۶۹۶ - افزون

۱۔ مومن ۲۱۴ - ۲۔ گویا ۲۰ - ۳۔ ضامن ۱۶۳ - ۴۔ حقیقہ ۱۰۰ - ۵۔ افسر ۶۳ - ۶۔ غالب ۱۸۴ - ۷۔ جان ۸۲ - ۸۔ حیدر ۱۰۲ - ۹۔ قتل ۱۹۳ - ۱۰۔ نصیر ۲۳۳ - ۱۱۔ ظفر ۱۶۶ - ۱۲۔ لاجپت ۲۵۳ - ۱۳۔ سید ۴۴ - ۱۴۔ بیتاب ۷۵

۱۔ وُرودِ فصلِ گل دراصل تہیدِ خزاں	علی	زندگی کو موت کا عنوان سمجھا کیجئے
۲۔ منزلِ مقصد کا ملنا جستجو کی موت ہے	۱۱	ہے یہی منزل کہ منزل سے کنارہ کیجئے
۳۔ فسانہ حسن و محبت کا مختصر یہ ہے	۱۲	ادھر بہا رہ آئے اُدھر خزاں نہ ہے
۴۔ موج و گرداب کی زد پر رہی کشتی اپنی	۱۳	ہم نے پیدا کئے ساحل انہیں طوفانوں سے
۵۔ میری ہستی کا ہے اک یہ بھی مقامِ نانی	۱۴	اب بے شیشوں سے تعلق ہے نہ پیمانوں سے

۳۔ شعر

نواب غلام صدیق عابد حیدر آبادی ۲۶۶

۲۶۹۹۔ افزوں

۱۔ نالہ و فریاد سے گو آپ نے روکا ہمیں	عابد	صبر جب حد سے گذر جائے تو پھر کیا کیجئے
۲۔ آپ کو آرائش کی سوت جب فرصت ملے	۱۱	کچھ میری تقدیر کے بھی بل بکا لایہ کیجئے
۳۔ جسے سن سکوں تم جسے کہہ سکوں میں	۱۲	فسانہ میرا وہ فسانہ نہیں ہے

۱۔ شعر

گروچرن داس سکینہ عاجز حیدر آبادی ۲۶۷

۲۷۰۰۔ افزوں

۱۔ وہ بزم اب نہ رہی اب وہ ہر بان نہ ہے	عاجز	بس اونکی یاد ہے یارانِ رفیقان نہ ہے
--	------	-------------------------------------



ناظم جنگِ بنم الدولہ دبیر الملک

۱۸۱۔ شعر

غالب

۲۶۸

۲۸۸۱۔ افزوں

مرزا اسد اللہ خاں (دہلوی)

۱۲۴۔ سعید ۱۲۴۔ مونس ۲۲۶۔ فائدہ ۱۶۸۔ رشید ۱۳۵۔ اثر ۵۳۔ آباد ۶۲۔ اسد ۵۶۔ حیدر ۱۰۲۔ سید ۱۴۸۔ ۱۲۴۔ حید ۲۳۔
 عالی ۱۶۶۔ مونس ۲۲۶۔ رشید ۱۳۵۔ آباد ۶۲۔ مزاج ۲۲۲۔ اثر ۵۳۔ سعید ۱۴۵۔ عاجز ۱۶۸۔ اسد ۵۶۔ ۱۲۳۔ حید ۲۳۔
 لکھ آباد ۶۲۔ اسد ۵۶۔ رشید ۱۳۵۔ حید ۱۰۲۔ برور ۱۴۸۔ مونس ۲۲۶۔ عالی ۱۶۸۔ اثر ۵۳۔ سعید ۱۴۵۔ ۱۲۴۔ حید ۲۳۔
 شوق ۱۵۸۔ ۱۲۴۔ اسد ۵۶۔ آباد ۶۲۔ اثر ۵۳۔ رشید ۱۳۵۔ عالی ۱۶۶۔ حیدر ۱۰۲۔ مزاج ۲۲۲۔ مونس ۲۲۶۔
 حید ۱۴۵۔ فائدہ ۱۶۸۔ ۱۲۴۔

رو برو کوئی بت آئینہ سیما نہ ہوا
اُلٹے پھرائے در کعبہ اگر روانہ ہوا
بنگیا رقیب آخر تھا جو راز داں اپنا
آج ہی ہوا منظور اوں کو امتحاں اپنا
انگلیاں فگار اپنی خامہ خونچکاں اپنا
بے سبب ہوا غالب دشمن آسماں اپنا
آج قاتل نے مجھے لاکھ میں چُن کر مارا
یعنی یہ پہلے ہی نذر امتحاں ہو جائیگا
اگر اور جیتے رہتے ہی انتظار ہوتا
کہ خوشی سے مرہ جاتے اگر اعتبار ہوتا
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا
جتنے عرصہ میں میرا پٹا ہوا بستر کھلا
درد کی دوا پائی درد لا دوا پایا
تیر بھی سینہ بس سے پر افشاں نکلا
جو تری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا
زخم کے بھرنے تلک ناخن بڑھ آئیں گے کیا
کوئی مجھ کو یہ تو سمجھا دیں کہ سمجھائیں گے کیا
ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائیں گے کیا
ڈبویا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا
نہ ہوتا اگر جدا تن سے تو زانو پر دھرا ہوتا
گر بجو بیٹھے نو میں لائق تعذیر بھی تھا
آدمی کوئی ہمارا دم تحریر بھی تھا

سب کو مقبول ہے دعویٰ تری کیتائی کا غالب
بندگی میں بھی وہ آزاد وہ خود ہیں ہر کلم
ذکر اُس پر پوش کا اور پھر بیان اپنا
مے وہ کیوں بہت پیتے بزم غیر میں اب
دردِ دل نکھوں کبتک جاؤں ان کو دکھلاؤں
ہم کہاں کے دانا تھے کس نہر میں بجتا تھے
رہ گئی قتل گاہ عام میں عزت میری
دل شمع کو ہم صرف وفا سمجھتے تھے کیا معلوم
یہ کہاں تھی میری قسمت کہ وصال یار ہوتا
ترے وعدہ پر جئے ہم تو یہ جاں جھوٹ جانا
کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیریم کش کو
تیرے رہنے کو کہا اور کہہ کے کیسا پھر گیا
عشق سے طبیعت نے زیت کا مزا پایا
زخم نے داد نہ دی تنگئی دل کی یارب
بوئے گل، مالہ دل، دودِ حسیلِ مغل
دوست غمخواری میں میری سہی فرمائیں گے کیا
حضرتِ ناصح گرائیں، دیدہ و دل فرس راہ
جے نیازی حد سے گزری بندہ پرور کب تلک
نہ تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا
ہوا جب غم سے یوں بے حس تو غم کیا سر کئے کئے کا
یوسف اس کو کہو اور کچھ نہ کئے خیر ہو
پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پناہ

درد منت کش دوا نہ ہوا	غالب	میں نہ اچھا ہوا، بُرا نہ ہوا
جمع کرتے ہو کیوں رقیبوں کو	۔	اک تما شہ ہوا لگہ نہ ہوا
ہے خبر گرم ان کے آنے کی	۔	آج ہی گھر میں بوریا نہ ہوا
جان دی دی ہوئی اُسی کی تھی	۔	حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا
دم لیا تھا نہ قیامت نے منور	۔	پھر ترا وقت سفر یا د آیا
زندگی یوں بھی گذر ہی جاتی	۔	کیوں ترا راہ گذر یا د آیا
عرض نیازِ عشق کے قابل نہیں رہا	۔	جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں ہا
پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے	۔	کوئی بستلاؤ کہ ہم بستلائیں کیا
عشرتِ قطر ہے دریا میں فنا ہو جانا	۔	درد کا حد سے گذرنا ہے دوا ہو جانا
اب جفا سے بھی ہیں محروم ہم اللہ اللہ	۔	اس قدر دشمنِ ارباب وفا ہو جانا
صفت سے گریہ تبدیل بہ دم سیرد ہوا	۔	با و ر آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا
تجھ سے قسمت میں میری صورتِ قفلِ ابجد	۔	تھا لکھا بات کے بنتے ہی جدا ہو جانا
بے شک کہ دشوار ہے ہر کام کا آسان ہونا	۔	آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا
کی میرے قتل کے بعد اوس نے جفا سے توبہ	۔	ہائے اوس زود پشیاں کا پشیاں ہونا
حیف اوس چار گروہ کپڑے کی قسمت غالب	۔	جس کی قسمت میں ہو عاشق کا گریباں ہونا
کیا ہی اس چاند سے نکھرے پہ بھلا لگتا ہے	۔	ہے ترے حُسنِ دل افروز کا زیور سہرا
ناؤ بھر کر ہی پروئے گئے ہوں گے موتی	۔	ورنہ کیوں لائے ہیں کشتی میں لگا کر سہرا
سات دریا کے فراہم کئے ہونگے موتی	۔	تب بنا ہو گا اس انداز کا گز بھر سہرا
ریخِ روشن کی دمک گوہرِ غلطان کی چمک	۔	کیوں نہ دکھلائے فروغِ پہ و اختر سہرا
یہ بھی اک بے ادبی تھی کہ قبائے بڑھ جائے	۔	رہ گیا آن کے دامن کے برابر سہرا
”کون ہوتا ہے حریفِ مے مردانِ عشق؟“	۔	ہے ”مکرر“ لبِ ساقی میں صلا میرے بعد
آئے ہے بیکسی عشق پہ رونا غالب	۔	کس کے گھر جائیگا سیلابِ بلا میرے بعد

مہربان ہو کے بلالو مجھے چاہو جس وقت	غالب	میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر بھی نہ سکوں
زہر ملتا ہی نہیں مجھ کو ستمگر ورنہ	"	کیا قسم ہے ترے ملنے کی کہ کہا بھی نہ سکوں
جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں	"	خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں
تیرے سرو قامت سے اک قد آدم	"	قیامت کے فتنہ کو کم دیکھتے ہیں
تماشا کراے محو آئینہ داری	"	مجھے کس تمنا سے ہم دیکھتے ہیں
وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے	"	کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں
نظر لگے نہ کہیں اوس کے دست و بازو کو	"	یہ لوگ کیوں میرے زخم جگر کو دیکھتے ہیں
ترے جواہر طرف کلمہ کو کیا دیکھیں	"	ہم اوج طالع لعل و گہر کو دیکھتے ہیں
قید میں یعقوب نے لی گو نہ یوسف کی خبر	"	لیکن آنکھیں روزن دیوارِ زندان ہو گئیں
نیند اوسکی ہے دماغ اوس کا ہر اتیل وکی ہیں	"	تیری زلفیں جس کے بازو پر پریشاں ہو گئیں
برنج سے خوگر ہوا انسان قومت جاتا ہی برنج	"	مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں
گر یونہی روتا رہا غالب تو لے اہل جہاں	"	دیکھنا ان بستیوں کو تم کہ ویراں ہو گئیں
چھوڑا نہ رشک نے کہ تیرے گھر کا نام لوں	"	ہراک سے پوچھتا ہوں کہ جاؤں کدھر کو میں
جانا پڑا رقیب کے در پر ہزار بار	"	اے کاش جاننا نہ ترے رہگذر کو میں
ملتا تھا اگر نہیں آساں تو سہل ہے	"	دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں
دل میں ہے یار کی صفِ مژگاں کے روکشی	"	حالانکہ طاقتِ خلشِ خار بھی نہیں
اس سادگی پہ کون نہ مر جائے ایخدا	"	لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں
شوریدگی کے ہاتھ سے ہے سربالوش	"	صحرا میں ایخدا کوئی دیوار بھی نہیں
مانعِ دشتِ نور دی کوئی تدبیر نہیں	"	ایک چکر ہے میرے پاؤں میں زنجیر نہیں
دائم پڑا ہوا ترے در پر نہیں ہوں میں	"	خاک ایسی زندگی پہ کہ پھر نہیں ہوں میں
کرتے ہیں مجھ کو رخِ قدمبو سس کس لئے	"	کیا آسمان کے بھی برابر نہیں ہوں میں
کہتے ہیں جیتے ہیں امید پر لوگ	"	ہم کو جینے کی بھی امید نہیں

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے غالب
 نہ شعلہ میں یہ کرشمہ نہ برق میں یہ ادا
 یہ رشک ہے کہ وہ ہوتا ہے ہم سخنِ غم سے
 چپک رہا ہے بدن پر لہو سے پیرا ہن
 رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل
 پیوں شہاب اگر غم بھی دیکھ لوں دو چار
 زندگی اپنی جب اس طرح سے گذری غالب
 تپش سے میری وقف کشمکش ہر تار بستر ہے
 وہ آیا بزم میں دیکھو نہ کہو پھر کہ غافل تھے
 شکستہ چیں ہے غم دل اوس کو سناٹے بنے
 میں بلاتا تو ہوں اوس کو مگر لے جذبہ دل
 بوجھ وہ سر سے گرا ہے کہ اٹھلے نہ اٹھے
 سنہلنے دے مجھے لے نا امید کیا قیامت
 قیامت ہے کہ ہوئے مدنی کا ہم سفر غالب
 ضد کی ہے اور بات مگر خو بُری نہیں
 سیاہی جیسے گر جائے دم تحریر کا غذر
 لاغر اتنا ہوں کہ گر تو بزم میں جائے مجھے
 رونے سے اور عشق میں بے باک ہو گئے
 کہوں جو حال تو کہتے ہیں مدعا کہیے
 نہیں ذریعہ راحت جراحِ پکیاں
 رہے نہ جان تو قاتل کو خوں بہا دیجے
 سمجھ کے کرتے ہیں بازار میں پریش حال

تمہیں کہو کہ ”یہ انداز گفتگو کیا ہے“
 کوئی بتاؤ کہ وہ شوخ تند خو کیا ہے
 وگر نہ خوفِ بد آموزی عدو کیا ہے
 ہماری جیب کو اب حاجتِ رفو کیا ہے
 جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے
 ”یشیشہ“ ”وقح“ ”وساغر“ ”سجوا“ کیا ہے
 ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے
 میرا سر بخ بالیں ہے میرا تن بار بستر ہے
 شکستہ صبرِ اہلِ انجمن کی آزمائش ہے
 کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے
 اوس پر بن جائے کچھ ایسی کہ بن آئے بنے
 کام وہ آن پڑا ہے کہ بنائے نہ بنے
 کہ داماں خیال یا رچھوٹا جانتے ہے مجھ سے
 وہ کافر جو خدا کو بھی نہ سونپا جائے مجھ سے
 بھولے سے اوس نے سینکڑوں وعدے وفا کئی
 میری قسمت میں یوں تصویر و شبہا ہجراں کی
 میرا ذمہ دیکھ کر گر کوئی بتلا دے مجھے
 دھوئے گئے ہم ایسے کہ بس پاک ہو گئے
 تمہیں کہو کہ جو تم یوں کہو تو کیا کہیے
 وہ زخمِ تیغ ہے جس کو کہل کٹا کہیے
 کٹے زبان تو خنجر کو مر حبا کہیے
 کہ یہ کہے کہ ”سُر رہگذر ہے کیا کہیے“

سفینہ جب کہ کنارے پہ آ لگا غالب	غالب	خدا سے کیا ستم و جور نا خدا کہئے
باز بچہ اطفال سے دنیا میرے آگے	”	ہوتا ہے شب و روز تماشا میرے آگے
ایک کھیل ہے اور نگ سیماں محض دیک	”	اک بات ہے اعجازِ میحاً میرے آگے
سچ کہتے ہو خود میں خود آراہوں کیوں نہیں	”	بیٹھا ہے بت آئینہ سیما میرے آگے
گو ہاتھ کو جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہر	”	رہنے دو ابھی ساغر و مینا میرے آگے
نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لین	”	بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے ہم نکلے
ہوئی جن سے توقع حشنگی کے داد پانے کی	”	وہ ہم سے بھی زیادہ خستہ تیغِ ستم نکلے
ابنِ مریم ہوا کرے کوئی	”	میرے دکھ کی دوا کرے کوئی
نک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ	”	کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی
نہ سُنو گر بُرا کہے کوئی	”	نہ کہو گر بُرا کرے کوئی
کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند	”	کس کی حاجت روا کرے کوئی
جب توقع ہی اٹھ گئی غالب	”	کیوں کسی کا گلہ کرے کوئی
پھر نکلا ہے کس نے گوشِ محبت میں ایخدا	”	افسون انتظار تمنا کہیں جسے
غالب بُرا نہ مان جو واعظ بُرا کہے	”	ایسا بھی کوئی ہے کہ سب اچھا کہیں جسے
واعظ نہ تم پیو نہ کسی کو پلاسکو	”	کیا بات ہے ہتھاری شرابِ ٹھور کی
گو واں نہیں پہ واں کے نکلے ہوئے تو ہیں	”	کعبہ سے ان بتوں کو بھی نسبت ہو دور کی
لڑتا ہے مجھ سے حشر میں قاتل کہ کیوں اٹھا	”	گویا ابھی سُنی نہیں آوازِ صُور کی
کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب	”	آؤ ناہا ہم بھی سیر کریں کوہِ طور کی
نہ ہوئی گر میرے مرنے سے تسلی نہ ہسی	”	امتحان اور بھی باقی ہو تو یہ بھی نہ ہسی
ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق	”	نوحہ غم ہی ہسی، نغمہ شادی نہ ہسی
شق ہو گیا ہے سینہ خوشا لذتِ فراق	”	تکلیفِ پردہ داری زخمِ جگر گئی
تجھ سے تو کچھ کلام نہیں لیکن اے نذیم	”	میرا سلام کہیو اگر نامِ مہ بر ملے

مفت سودا ہے ارے یا رکھاں جاتا رہے
کچ کلمہ تیغ بکف، چین برابر و بیاک،
آ میرے دل کے خریدار کہاں جاتا رہے
یا الہی یہ ستمگار کہاں جاتا رہے

۲۰ شہد حافط میر شمس الدین محمد فیض احمد آبادی غفرلہ

۲۹۱۶-۱۹۱۷

دوڑوں آنکھیں ہیں میری، بحر میں لنگا جانا	فیض	حشر تک بھی نظر آتا نہیں انکا تھنا
یاد اے فیض ہے مجھ کو وَلَقَدْ كَرَّمْنَا	”	قد جاناں کو قد حور سے تشبیہ زدوں
صیغ کو بے نور ہے جلوہ چراغ شام کا	”	عہد پیری میں نہیں داغ جدائی کام کا
مجھے یقین ہوا بس یہی کہ تو آیا	”	حرم میں، دیر میں جب کوئی روبرو آیا
ہر چند ہیں مقام و راہ الوریٰ میں آپ	”	دکھلا رہے ہیں جلوہ خلا اور ملاں آپ
ہر آشنا میں آپ ہیں نا آشنا میں آپ	”	دھوکہ نہ دیجئے مجھے پہچانتا ہوں میں
سو سو تماشے کرتے ہیں اک اک دامن آپ	”	آتا ہے کس کو روپ بدلنا حضور کا
یہ وہ شے ہی نہیں خدا کے پاس	”	شیوہ عاجزی نہ چھوڑے فیض
بستر خاک اور ردائے فلک	”	خاکساری کو فیض کافی ہے
تہارا ہوں بھلا ہوں یا بُرا ہوں	”	جو ناکارہ ہوں یا میں کام کا ہوں
بہت راتوں جگا ہوں سورا ہوں	”	عبث رکھتے ہیں مجھ پر ہمت مرگ
خداوند انہیں معلوم کیا ہوں	”	کچے ہے شخص کوئی عکس کوئی
انسان جسے کہتے ہیں وہ لوگ جدا ہیں	”	اک بینی و دو گوش نہیں معنی اصل
دیکھ لیں آئینہ کو رکھ کے مقابل دونوں	”	ایک ہی چیز ہیں مشغول بھی شاغل دونوں
میری آنکھیں ہیں حے ہمت کے قابل دونوں	”	گھر نہیں ایسے خدائی میں انہی میں آ رہ
دین و دنیا بھی ہوں بالفرض جو حال دونوں	”	دولت دید نہ ہو پاس تو کیا اسے حصول
صنم کی گالیساں سننے کھڑے ہو	”	اے میاں فیض کیا چکنے گھرے ہو

صدقے ہم اس کلام کے اس لول حال کے بت غنچہ لب پھر ہنسنا چاہتا ہے وصف گیسو کا اور کیا کیجئے	فیض	لیکن حضور بات کریں منہ سنبھال کے خدا جانے کیا گل کھلا جاتا ہے دام اقبال کہا کیجئے
--	-----	---

شعہ ۲۹۱۹ - افروز نواب مشرف جنگ فیاض حیدر آبادی ۲۴۱

اگر رفت پذیر اپنا غبارِ ناتواں ہوتا ہم نے رورو کے کیا ابر کو پانی پانی	فیاض	زمیں ہوتی خاک پر اور نیچے آسماں ہوتا ہنس کے بجلی کوئی تم نے بھی گرائی ہوتی؟
---	------	--

شعہ ۲۹۲۱ - افروز فقیہ ۲۴۲

ہم نے افلاک کو سوزناگ بدلتے دیکھا کیا ذاتِ مبارک میں صفائی نظر آئی	فقیہ	پر یہ قسمت کے نوشتہ کونڈے چمکے نقشہ میں محمد کے خدائی نظر آئی
---	------	--

شعہ ۲۹۲۸ - افروز پروفیسر محمد عبدالمقتدر صدیقی ۲۴۳

راستہ ملتا نہیں جب ظاہری بے خضر کے نمائندہ کیا لوگ جو سدا گیس مرقد کا چراغ پھر نہا غش پہ غش آتا ہے مجھ کو یار کی صورت نظر آتی نہیں رات دن آئینہ خانہ میں بس کرتا ہوں	فضل	پائیکا راہ حقیقت پھر کوئی بے بیر کیا قبر جب تاریک ہو بیکار ہے ایسا چراغ سنبھا لو میرے ہاتھوں سے چلا دل دل کا آئینہ ہو مدہم کیا کریں دیکھتا ہوں میں حیدر اپنے سوا کچھ بھی نہیں
--	-----	---

جلیل ۸۶ - آتش ۲۲ - جلیل ۸۸ - سہ قدر ۱۹۶ - سہ خلق ۱۰۵ - سہ داغ ۱۱۲ (امیر ۳۵
قدر ۱۹۶ - تشہ ۷۸ - تبدیل بحر و قافین)

میتخانہ میں ساقی کے اک رنگ نیا دیکھا فضل فرزانہ ہے دیوانہ دیوانہ ہے فرزانہ
اے ظالمِ منور نہ کر ظلم تو اتنا ۱۱ گری تیری خدائی ہے تو اپنا بھی خدا ہے

۲ شعر ۲۹۳۰ - افزوں
مرزا فرحت اللہ ریگیت فرحت دہلوی ۲۶۴

ہوں مشہدِ خاک لیکن ہستی کی داستان ہو فرحت دیکھو تو کچھ نہیں ہنس سمجھو تو اک جہاں ہوں
کس طرح قافلہ کے ہمراہ چل سکوں میں ۱۱ جو اٹھ کے بیٹھ جائے وہ گردِ کار و پا ہوں

۱۵ شعر ۲۹۴۵ - افزوں
شوکت علی خاں فانی ۲۷۵

شوق سے ناکامی کی بدولت کچھ دل ہی چھوٹ گیا فانی
منزلِ عشق پہ پہنا پہنچے کوئی تمنا ساتھ نہ تھی ۱۱
فانی ہم تو جیتے جی وہ میت ہیں گور و کفن ۱۱
ایک تمنا ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا ۱۱
جی ڈھونڈھتا ہے گھر کوئی و لو جہاں دور ۱۱
وہ پائے شوق دے کہ بہت آشنا نہ ہو ۱۱
ترکِ غم ساحل کا حاصل نظر آتا ہے ۱۱
دل کھٹے ہوئے برسوں گزرے ہیں گراں بھی ۱۱
آغازِ محبت میں جینے ہی کے لالے تھے ۱۱
موجوں کی سیاست سے مایوس ہو فانی ۱۱
دنیا میری بلا جانے پہنکی ہے پستی ہے ۱۱
دل کا اُجڑنا سہل سہی بسنا سہل نہیں ظالم ۱۱

ساری امیدیں ٹٹ گئیں دل بیٹھ گیا جی چھوٹ گیا
تھک تھک کر اس آہ میں آخر اک لٹا تھی چھوٹ گیا
غربت جس کو راس نہ آئی اور وطن بھی چھوٹ گیا
زندگی کا ہیکو ہے خواب ہے دیوانے کا
اس آپکی زین سے الگ آسمان سے دور
پہ چھوٹ نہ خضر سے بھی کہ جاؤں کدھر کہیں
لے دو بنے والے وہ ساحل نظر آتا ہے
آنسو ٹپکتے ہیں جب دل نظر آتا ہے
اب خیر سے مرنا بھی مشکل نظر آتا ہے
گرداب کی ہر تہ میں ساحل نظر آتا ہے
موت ملے تو مفت نہ لوں بہتی کی کیا ہستی ہے
بستی بنا کھیل نہیں ہے بستی بستی ہے

ہاں بہار شبِ غم وہاں بہارِ شباب آئے تھے ہی ترے وعدہٴ فردا کا اعتبار اک فسانہ کہہ گئے اک سن گئے	فانی کسی کی رات کسی کے ہیں دن قیامت کے گھبرا کے مرنے جلے تو پھر کوئی کیا کرے میں جو رویا مسکرا کر رہ گئے
--	---

۴۴۹۔ ۲۹۴۹۔ افروز

عبدالولی فروغ

حیدر آبادی ۲۶۶

کسی کے جلوے دیکھے ہیں نگاہِ پاساں ہو کر کسی کے خاطر محروں کا میں کانٹا نہیں بنتا جو نہ پہنی تھی سہی ہم نے مصیبتِ ہجر کی اب بھی کی تو نے وفا تو پھر وہی جانِ نثار	فروغ کسی کے پاؤں چومے ہم نے سنگِ آستان ہو کر کسی کی بزم میں رہتا نہیں بارگراں ہو کر جو نہ کرنا تھا کیا اے بے وفا ترے لئے اب بھی حاضر ہے فروغ مبتلا ترے لئے
---	--

۴۵۳۔ ۲۹۵۳۔ افروز

امیر حسن فروغ

۲۶۶

لن ترانی کی صدا طور پہ مونس نے سنی میری فنا کا سبب ہو گئیں میری آہیں سب آئے اپنے پرانے میری عیادت کو اک قدم چلنا اونھیں دشوار ہے	فروغ دیکھتا دل میں اگر دیکھنے والا ہوتا ہوا کے جھونکوں سے آخر چراغِ جل نہ سکا بس ایک تم نہیں آتے قصا نہیں آتی نا تو اس سوئے عدم کیونکر چلے
---	--

۴۵۵۔ ۲۹۵۵۔ افروز

مستر نجمین جاسٹن فلاطون

۲۶۸

کیوں خزاں میں سرسبز کمر نہ جا عندلیب کیا کرے گلشن سے اس کا آب و دانہ اٹھ گیا	فلاطون ہے بقائے گل سے وابستہ بقائے عندلیب دام میں خود بھینس گئی بیٹھے بھائے عندلیب
---	--

۱۔ مدرس ۱۴۹۔ سودا ۱۳۹۔ معین الدین ۲۲۱۔ ۲۔ اکبر ۳۱۔ جلیل ۸۵۔ حفیظ ۱۰۰۔ عرش ۱۴۶۔ وزیر ۲۴۵۔
نمبر ۶۸ (۱) امیر ۳۵۔ تہذیب ۳۶۔ جلیل ۴۷۔ جلال ۸۸۔ جگر ۹۱۔ جلال ۸۴۔ ۳۵ امیر ۳۶۔ دتو ۱۱۰۔

۱ شعر ۲۹۵۶ - افزول
مستر فران کوئیس فراسو ۲۷۹

یوں دل آوارہ اپنا اے فراسو گم ہوا فراسو مرغ وحشی جیسے ہووے آشیانہ سے جدا

۲ شعر ۲۹۵۸ - افزول
رکھو پی سہاے فراق گورکھپوری ۲۸۰

قسم تری تجھے پا کر بھی تجھ کو پا نہیں سکتے فراق یہ عقدہ حل بھی ہو کر عقدہ آساں نہیں ہوتا
خلوص عشق بہ حق دیدہ پر غم بجا لیکن غم ہجران بھی سنتے ہیں غم جاناں نہیں ہوتا

۲ شعر ۲۹۶۰ - افزول
محمد عبدالغفور صدیقی فاضل حیدر آبادی ۱۸۱

دل دو پارہ نہ ہو کیوں تیغ نظر کی تری فاضل چاند دو تھکے ہو جب پا کے اشارے راہ را
اُن سے ہوا آغاز نبوت ان پہ ہوئی ختم رسالت سب آخربے اول صلی اللہ علیہ وسلم

۵ شعر ۲۹۶۵ - افزول
پروفیسر محمود غلام غلامی فضیلت ۲۸۲

تمہاری عنایت سدا چاہتا ہوں فضیلت میں اس کے سوا اور کیا چاہتا ہوں
سبھی درد کی کچھ دوا چاہتے ہیں " مگر درد میں لا دوا چاہتا ہوں
میری جاں میرا مدعا بس یہی ہے " کہ اک قلب بے مدعا چاہتا ہوں
محبت ہی سرمایہ زندگی ہے " اسی میں فنا اور بقا چاہتا ہوں
میرے ساتھ ہیں لاکھوں ارماں فضیلت میں اک اپنی دنیا جدا چاہتا ہوں

سیر گلشن چشمِ عبرت میں سے دیکھ لے عندلیبِ قلوب
 آنکھ اوس نے غیر سے بھی میری طرح پھیر لی
 اے شوخ لوٹنے کو تصدق کے تے پھول
 ہم عاصیوں کو بعد فنا بھی یہ خوف ہے
 تم نے احسانِ اسیری کا نہ برباد کیا
 صاف لکھ بھیجا جواب اوس نے مری تحریر کا
 خون کے پیاسوں کو بھی رحیم آیا مجھ پر وقتِ فوج
 اہل محفل کی زباں گیری کا ہے انجام بد
 نہیں معلوم وہ کیا سوچ کے کھٹکے مجھ سے
 یہ ثابت ہے میری لیلیٰ کے سیکے بھی غنوں
 نہ کر حسنِ دو ہفتہ پر غور لے ساقی مہوش
 قاتل کا نیچہ جو کئی بار اچٹ گیا
 رخ تہ زلف ہے اور زلف پریشاں سر پر
 مانگ بالوں میں نہیں ہے یہ نمایاں سر پر
 سچ ہے دل قول و قسم پر نہ کسی کے کوئی دے
 اے برائے حرمتِ خیر البشر یا غوثِ پاک
 اولیاء میں آپ صاحبِ روائے تانا نہیں
 تانہ برائیں گے مقصد میں اٹھانے کا نہیں
 میں ہی اک بے نیل مقصد آپ کے در پر رہوں
 منہ سے آگے میرے نالے نہ نکالے بلبل
 ہے جوشِ بحرِ اشک کا چشمِ پر آب میں
 کیونکہ زخمِ تیز ہو ان کا قباب میں

ہے قبائے گل میں عالمِ آخری پوشاک کا
 ممنوں ہوں میں گردشِ لیل و ہمار کا
 پھیلا ہوا ہے دیر سے دا من بہار کا
 تختہ الٹ نہ جائے زمینِ مزار کا
 مرتے دم منہ طرف خانہ صیاد کیا
 لوفافہ کھل گیا سارا خطِ تقدیر کا
 رو دیا سفاک نے منہ پھر گیا شمشیر کا
 دیکھو دنیا ہی میں منہ کالا ہوا گلگیر کا
 اپنے کو پچے میں کسی روز ٹہلنے نہ دیا
 نہیں ہے ہالہ پائے بہ میں حلقہ سلسل کا
 چھلک جاتا ہے اک ہی شب میں ساغرِ کمال کا
 میں سخت جان و فورِ ندامت سے کٹ گیا
 لئے پھرتی ہے سحرِ شامِ غریباں سر پر
 اے خضر دیکھ لے ہے چشمہ جواں سر پر
 جتنے جھوٹے ہیں لئے پھرتے ہیں قرآنِ سر پر
 کیجئے مجھ پر عنایت کی نظر یا غوثِ پاک
 آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہوں میں جگرِ ہریا غوثِ پاک
 آپ کے قدموں میں اب رکھا ہوا سر یا غوثِ پاک
 اور سب لیجائیں دولت لوٹ کر یا غوثِ پاک
 کہہ دے گلچیں کہ زباں اپنی سنبھالے بلبل
 دریا میں ہے حباب کہ دریا حباب میں
 ہوتی بہت ہے دھوپ سے تلخی گلاب میں

۲۲ شہر
۲۰۶۹-افزون
سید غلام حسین قدر بگرامی ۲۸۵

ترے اک اک کن سے پیدا ہوگی اک اک کاٹا	تیرا اک اک حرف اک اک داستاں ہو جائیگا
میں نہ کہدو رنگا جو کچھ تو نے لکھا میں نے کیا	خود خطِ تقدیر ہی خطِ اماں ہو جائے گا
چشمہٴ خضر سے لب ہے کہیں بہتر ان کا	یکوں نہ منہ دیکھ کے رہ جائے سکندر ان کا
بچھ نہیں سکتے سیماں بھی ترے سائل کا منہ	کیا رفو آسان ہے اس زخمِ دامدار کا
مہ عارض تجھے کروٹ نہ بدلتے دیکھا	چاند کو ڈوبتے سورج کو نکلتے دیکھا
ڈبڈبائیں ادھر آنکھیں کہ ہوئے اشک رواں	طفل پیدا ہوئے اک سمت کہ چلتے دیکھا
واہ اے قدر نہ آنکھوں سے بھی دل کی لگی	ہم نے برسات میں گھر آپ کا چلتے دیکھا
ابتداء میں صحبت ابھی چاہئے انسان کو	کیا کہوں جب آپ کو شرم و حیا تھی میں نہ تھا
قدراں مردہ پسندوں نے مجھے تڑپا دیا	غم ہی ہے میری شہرت جا بجا تھی میں نہ تھا
ہمیکا قاتل نہ تو کہیں کاشانِ سہلِ جزیر کا	غبار تو پونچھ لے جیس کا ہو تو دھو ڈال آس کا
تڑپ نہ پوچھو دل تپاں کی کہوں میں تم کو کہا لہا	اسی سے ہے گردشِ آسماں کی اسی کی زلزلہ زین کا
کبھی ہنسنے کبھی رومے فلک کے نیچے ہم	یہاں گذر گئی برق و سحاب کے مانند
میں کیا کہوں کہ آئینکا اعتبار اوس کا	بہت کچھ آنکھوں نے دیکھا ہوا کبے مانند
گردِ شیشہ جھکا دے میرے پیمانے پر	ہم برساتا رہے ساقی ترے میخانے پر
ماہ و خورشید جو افلاک پہ ہیں ہونے دو	چاندی سونے کے کلس میں میرے میخانے پر
پھر بہا آئی ہے پھر دل کو ہوا شوقِ چمن	پھر نکالے ہیں میرے بلبلِ شیدا نے پر
وہ جگہ ہے کہ پرندہ بھی نہ پر مار سکے	کیا پڑے بوم کا سایہ میرے ویرانے پر
مل گئے آنکھوں میں نحتِ دلِ بیتاب ہیں	اڑ کے پانی میں ملے ریزہٴ سیماں ہمیں
دشتِ غربت میں بگولوں سے لپٹ جاتے ہیں	یاد آتی ہے جو بربادیِ احباب ہمیں
شمِ اوسى سمت کو جساؤ تو خدا کو پاؤ	جس طرف لوگ بتائیں کہ ادھر کچھ بھی نہیں
برحم بھی ظلم و ستم سے نہیں خالی ان کا	دامنِ تیغ سے زخموں کو ہوا دیتے ہیں
منموں کا نہیں درِ یوزہ گروں پر احساں	آپ کیا دیں گے وہ خالق کا دیا دیتے ہیں

١٧

۳۰۸۔ انقروں

29

قلمبر

دوزگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
بے نصیبی پر اے دل اپنی جث روتا ہے

سراپا سنگ ہو، یا موم ہو جا
جو لکھا کا تب قدرت کا وہی ہوتا ہے

۳۰۸۲ - افزوں

بدھ سنگھ قلندر ۲۹۰

چھپا ہے مانگ میں دل جا کے اب میں ٹھہر گدوں قلندر کہ آدھی رات ادھر ہے اور آدھی رات اُدھر

—

۸۳-۳۰-افزوں

سید عبدالقادر قانع حیدر آبادی ۲۹۱

شعلہ اگر اٹھے دل پر اضطراب کا قانع
 جل جائے سو جگہ سے جگر آفتاب کا

۲۰

۳۰۸۵ - افزوں

۲۹۲

فیس

قیس	تو عریانی سے بہتر نہیں دنیا میں لباس
قیس کی طرح سے ہو جاتے ہزاروں مجنوں	یہ وہ جامہ ہے کہ جس کا نہیں سیدھا اُلٹا پردہ محل کا جو رکھتی کبھی لیلیٰ اُلٹا

۸۹-۳-افزوں

بی بیع الدین فقیس حیدر آبادی ۲۹۳

ہم اپنے بے گلوں کو اپنے کوچ میں اپنے دو قیس
 یہی اک بات آرام سے دنیا میں ہے کی ضرورت سے زیادہ آرزو بیکار ہوتی ہے

۱۵ تا ۶۹ - غالب ۱۸۳ - وزیر ۲۴۶ - قدر ۱۹۸ - مومن ۲۱۴ - گریام ۲ (آتش ۲۳ عزیز ۱۷۵ - تبدیل قافیه)
 ۱۷ آب ۲۳ - امانت ۲۵ - داغ ۱۱۲ - ذوق ۱۲۲ - سودا ۱۳۷ - شایق ۱۵۲ - شمشیر ۱۵۵ - غل ۱۹۳ - قانع ۱۹۹ -
 کفر ۲۰۱ - ناسخ ۲۲۵ - کمال ۲۵۲ - جو ۲۵۳ - ۱۲۸۱

ہستی دستی سے بڑھ کر روگ دنیا میں نہیں کوئی قیس یہ وہ ظالم ہے جس سے زندگی دشوار ہوتی ہے
محبت میں بگڑنا بھی عجب کچھ لطف دیتا ہے " مزا آتا ہے جب اون سے کبھی تکرار ہوتی ہے

شعر ۳ نواب قُدت نواز جناب قُدت حیدر آبادی ۲۹۴

۳۰۹۲ - افروز

دل کہاں حسن کی تصویر لئے پھرتے ہیں قُدت آپ کو آپ کے دلگیر لئے پھرتے ہیں
دیکھنا ہے ترا ثانی کوئی بھی ہے کہ نہیں " اس لئے ہم تیری تصویر لئے پھرتے ہیں
کف عشاق میں پرزے یہ گریباں کے نہیں " اپنا اپنا خطِ تقدیر لئے پھرتے ہیں

شعر ۴ سید محی حسینی قُدس حیدر آبادی ۲۹۵

۳۰۹۱ - افروز

صُرفِ اون کو دیکھ لیتا ہوں ان کے سوال پر قُدس چپ ہوں مگر جواب دے جا رہا ہوں میں
ایک ہی اخلاص کے سجدہ میں رستہ طے ہوا " سر جھکاتے ہی نظر آنے لگی منزل مجھے
حسن محتاجِ عشق ہے ہر دم " خود بخود شمع جل نہیں سکتی
کم سے کم دم مرا نکل جائے " آرزو جب نکل نہیں سکتی

شعر ۱ صوفی محمد عبدالقدیر شاہ ذلی ۲۹۶

۳۰۹۰ - افروز

قدیر

دل سے آنکھوں سے یکجہ سے جگر سے پہلے قدیر ہمیں معلوم لگی آگ کہ مرے پہلے



۱۵ سردار ۱۳۶ - ساز ۱۲۵ - جگر ۸۹ - ج ۷۹ - (مین و خیف و سیب و شہید - ۵۹ - ۱۰۱ - ۱۲۳ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰ - ۱۰۰۱ - ۱۰۰۲ - ۱۰۰۳ - ۱۰۰۴ - ۱۰۰۵ - ۱۰۰۶ - ۱۰۰۷ - ۱۰۰۸ - ۱۰۰۹ - ۱۰۱۰ - ۱۰۱۱ - ۱۰۱۲ - ۱۰۱۳ - ۱۰۱۴ - ۱۰۱۵ - ۱۰۱۶ - ۱۰۱۷ - ۱۰۱۸ - ۱۰۱۹ - ۱۰۲۰ - ۱۰۲۱ - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۳ - ۱۰۲۴ - ۱۰۲۵ - ۱۰۲۶ - ۱۰۲۷ - ۱۰۲۸ - ۱۰۲۹ - ۱۰۳۰ - ۱۰۳۱ - ۱۰۳۲ - ۱۰۳۳ - ۱۰۳۴ - ۱۰۳۵ - ۱۰۳۶ - ۱۰۳۷ - ۱۰۳۸ - ۱۰۳۹ - ۱۰۴۰ - ۱۰۴۱ - ۱۰۴۲ - ۱۰۴۳ - ۱۰۴۴ - ۱۰۴۵ - ۱۰۴۶ - ۱۰۴۷ - ۱۰۴۸ - ۱۰۴۹ - ۱۰۵۰ - ۱۰۵۱ - ۱۰۵۲ - ۱۰۵۳ - ۱۰۵۴ - ۱۰۵۵ - ۱۰۵۶ - ۱۰۵۷ - ۱۰۵۸ - ۱۰۵۹ - ۱۰۶۰ - ۱۰۶۱ - ۱۰۶۲ - ۱۰۶۳ - ۱۰۶۴ - ۱۰۶۵ - ۱۰۶۶ - ۱۰۶۷ - ۱۰۶۸ - ۱۰۶۹ - ۱۰۷۰ - ۱۰۷۱ - ۱۰۷۲ - ۱۰۷۳ - ۱۰۷۴ - ۱۰۷۵ - ۱۰۷۶ - ۱۰۷۷ - ۱۰۷۸ - ۱۰۷۹ - ۱۰۸۰ - ۱۰۸۱ - ۱۰۸۲ - ۱۰۸۳ - ۱۰۸۴ - ۱۰۸۵ - ۱۰۸۶ - ۱۰۸۷ - ۱۰۸۸ - ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰ - ۱۰۹۱ - ۱۰۹۲ - ۱۰۹۳ - ۱۰۹۴ - ۱۰۹۵ - ۱۰۹۶ - ۱۰۹۷ - ۱۰۹۸ - ۱۰۹۹ - ۱۱۰۰ - ۱۱۰۱ - ۱۱۰۲ - ۱۱۰۳ - ۱۱۰۴ - ۱۱۰۵ - ۱۱۰۶ - ۱۱۰۷ - ۱۱۰۸ - ۱۱۰۹ - ۱۱۱۰ - ۱۱۱۱ - ۱۱۱۲ - ۱۱۱۳ - ۱۱۱۴ - ۱۱۱۵ - ۱۱۱۶ - ۱۱۱۷ - ۱۱۱۸ - ۱۱۱۹ - ۱۱۲۰ - ۱۱۲۱ - ۱۱۲۲ - ۱۱۲۳ - ۱۱۲۴ - ۱۱۲۵ - ۱۱۲۶ - ۱۱۲۷ - ۱۱۲۸ - ۱۱۲۹ - ۱۱۳۰ - ۱۱۳۱ - ۱۱۳۲ - ۱۱۳۳ - ۱۱۳۴ - ۱۱۳۵ - ۱۱۳۶ - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸ - ۱۱۳۹ - ۱۱۴۰ - ۱۱۴۱ - ۱۱۴۲ - ۱۱۴۳ - ۱۱۴۴ - ۱۱۴۵ - ۱۱۴۶ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۸ - ۱۱۴۹ - ۱۱۵۰ - ۱۱۵۱ - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۴ - ۱۱۵۵ - ۱۱۵۶ - ۱۱۵۷ - ۱۱۵۸ - ۱۱۵۹ - ۱۱۶۰ - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۲ - ۱۱۶۳ - ۱۱۶۴ - ۱۱۶۵ - ۱۱۶۶ - ۱۱۶۷ - ۱۱۶۸ - ۱۱۶۹ - ۱۱۷۰ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۲ - ۱۱۷۳ - ۱۱۷۴ - ۱۱۷۵ - ۱۱۷۶ - ۱۱۷۷ - ۱۱۷۸ - ۱۱۷۹ - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲ - ۱۱۸۳ - ۱۱۸۴ - ۱۱۸۵ - ۱۱۸۶ - ۱۱۸۷ - ۱۱۸۸ - ۱۱۸۹ - ۱۱۹۰ - ۱۱۹۱ - ۱۱۹۲ - ۱۱۹۳ - ۱۱۹۴ - ۱۱۹۵ - ۱۱۹۶ - ۱۱۹۷ - ۱۱۹۸ - ۱۱۹۹ - ۱۲۰۰ - ۱۲۰۱ - ۱۲۰۲ - ۱۲۰۳ - ۱۲۰۴ - ۱۲۰۵ - ۱۲۰۶ - ۱۲۰۷ - ۱۲۰۸ - ۱۲۰۹ - ۱۲۱۰ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۲ - ۱۲۱۳ - ۱۲۱۴ - ۱۲۱۵ - ۱۲۱۶ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۸ - ۱۲۱۹ - ۱۲۲۰ - ۱۲۲۱ - ۱۲۲۲ - ۱۲۲۳ - ۱۲۲۴ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۶ - ۱۲۲۷ - ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ - ۱۲۳۰ - ۱۲۳۱ - ۱۲۳۲ - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۴ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۶ - ۱۲۳۷ - ۱۲۳۸ - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۱ - ۱۲۴۲ - ۱۲۴۳ - ۱۲۴۴ - ۱۲۴۵ - ۱۲۴۶ - ۱۲۴۷ - ۱۲۴۸ - ۱۲۴۹ - ۱۲۵۰ - ۱۲۵۱ - ۱۲۵۲ - ۱۲۵۳ - ۱۲۵۴ - ۱۲۵۵ - ۱۲۵۶ - ۱۲۵۷ - ۱۲۵۸ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - ۱۲۶۲ - ۱۲۶۳ - ۱۲۶۴ - ۱۲۶۵ - ۱۲۶۶ - ۱۲۶۷ - ۱۲۶۸ - ۱۲۶۹ - ۱۲۷۰ - ۱۲۷۱ - ۱۲۷۲ - ۱۲۷۳ - ۱۲۷۴ - ۱۲۷۵ - ۱۲۷۶ - ۱۲۷۷ - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰ - ۱۲۸۱ - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۳ - ۱۲۸۴ - ۱۲۸۵ - ۱۲۸۶ - ۱۲۸۷ - ۱۲۸۸ - ۱۲۸۹ - ۱۲۹۰ - ۱۲۹۱ - ۱۲۹۲ - ۱۲۹۳ - ۱۲۹۴ - ۱۲۹۵ - ۱۲۹۶ - ۱۲۹۷ - ۱۲۹۸ - ۱۲۹۹ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۱ - ۱۳۰۲ - ۱۳۰۳ - ۱۳۰۴ - ۱۳۰۵ - ۱۳۰۶ - ۱۳۰۷ - ۱۳۰۸ - ۱۳۰۹ - ۱۳۱۰ - ۱۳۱۱ - ۱۳۱۲ - ۱۳۱۳ - ۱۳۱۴ - ۱۳۱۵ - ۱۳۱۶ - ۱۳۱۷ - ۱۳۱۸ - ۱۳۱۹ - ۱۳۲۰ - ۱۳۲۱ - ۱۳۲۲ - ۱۳۲۳ - ۱۳۲۴ - ۱۳۲۵ - ۱۳۲۶ - ۱۳۲۷ - ۱۳۲۸ - ۱۳۲۹ - ۱۳۳۰ - ۱۳۳۱ - ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ - ۱۳۳۴ - ۱۳۳۵ - ۱۳۳۶ - ۱۳۳۷ - ۱۳۳۸ - ۱۳۳۹ - ۱۳۴۰ - ۱۳۴۱ - ۱۳۴۲ - ۱۳۴۳ - ۱۳۴۴ - ۱۳۴۵ - ۱۳۴۶ - ۱۳۴۷ - ۱۳۴۸ - ۱۳۴۹ - ۱۳۵۰ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۲ - ۱۳۵۳ - ۱۳۵۴ - ۱۳۵۵ - ۱۳۵۶ - ۱۳۵۷ - ۱۳۵۸ - ۱۳۵۹ - ۱۳۶۰ - ۱۳۶۱ - ۱۳۶۲ - ۱۳۶۳ - ۱۳۶۴ - ۱۳۶۵ - ۱۳۶۶ - ۱۳۶۷ - ۱۳۶۸ - ۱۳۶۹ - ۱۳۷۰ - ۱۳۷۱ - ۱۳۷۲ - ۱۳۷۳ - ۱۳۷۴ - ۱۳۷۵ - ۱۳۷۶ - ۱۳۷۷ - ۱۳۷۸ - ۱۳۷۹ - ۱۳۸۰ - ۱۳۸۱ - ۱۳۸۲ - ۱۳۸۳ - ۱۳۸۴ - ۱۳۸۵ - ۱۳۸۶ - ۱۳۸۷ - ۱۳۸۸ - ۱۳۸۹ - ۱۳۹۰ - ۱۳۹۱ - ۱۳۹۲ - ۱۳۹۳ - ۱۳۹۴ - ۱۳۹۵ - ۱۳۹۶ - ۱۳۹۷ - ۱۳۹۸ - ۱۳۹۹ - ۱۴۰۰ - ۱۴۰۱ - ۱۴۰۲ - ۱۴۰۳ - ۱۴۰۴ - ۱۴۰۵ - ۱۴۰۶ - ۱۴۰۷ - ۱۴۰۸ - ۱۴۰۹ - ۱۴۱۰ - ۱۴۱۱ - ۱۴۱۲ - ۱۴۱۳ - ۱۴۱۴ - ۱۴۱۵ - ۱۴۱۶ - ۱۴۱۷ - ۱۴۱۸ - ۱۴۱۹ - ۱۴۲۰ - ۱۴۲۱ - ۱۴۲۲ - ۱۴۲۳ - ۱۴۲۴ - ۱۴۲۵ - ۱۴۲۶ - ۱۴۲۷ - ۱۴۲۸ - ۱۴۲۹ - ۱۴۳۰ - ۱۴۳۱ - ۱۴۳۲ - ۱۴۳۳ - ۱۴۳۴ - ۱۴۳۵ - ۱۴۳۶ - ۱۴۳۷ - ۱۴۳۸ - ۱۴۳۹ - ۱۴۴۰ - ۱۴۴۱ - ۱۴۴۲ - ۱۴۴۳ - ۱۴۴۴ - ۱۴۴۵ - ۱۴

۴ شعر
۳۱۰۱ - افزوں

کافی

۲۹۷

دیکھتے جلوہ دیدار کو آتے جاتے	کافی	گلِ نظارہ کو آنکھوں سے لگاتے جاتے
ہر سحر روئے مبارک کی زیارت کرتے	”	داغِ حراماں دلِ محروں سے مٹاتے جاتے
قدمِ پاک کی گرجاں بھی ہاتھ آ جاتی	”	چشمِ مشتاق میں بھر بھر کے لگاتے جاتے
پائے اقدس سے ہٹاتے نہ کبھی آنکھوں کو	”	رو لکھنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے

۲۵ شعر
۳۱۲۶ - افزوں

سید رضی الدین حسن کیفی حیدر آبادی ۱۹۵

ایمان نہ سمجھوں تیری الفت کو تو کافر	کیفی	بندہ نہ ہوں تیرا تو گنہگار خدا کا
سوزِ نہاں نے بحر میں ڈالے ہیں آئے	”	بے مصلحت نہیں ہے ابھرنے حجاب کا
وہی نظریں ہے لیکن نظر نہیں آتا	”	سمجھ رہا ہوں سمجھ میں مگر نہیں آتا
آپ کیا جانیں کہ کہتے ہیں عاشق ہونا	”	کوئی آسان ہے رسوائے خلائق ہونا
سارا عالم میرا معشوق ہو یا رب کہ مجھے	”	دردِ دل حوصلہ دل کے مطابق ہونا
بے نیازانہ طبیعت دل ہے شاہانہ میرا	”	بھیس تو یوں دیکھنے کو ہے فقیرانہ میرا
ختم، سب، ساغر، صراحی، جام، پیائہ میرا	”	میرے ساقی جب میرا تو ہے توینخانہ میرا
کچھ بھی چاہا نہ ہوا اے دل مضطرب تیرا	”	تری تقدیر، تیرا نجات، مقدر، تیرا
ایک جھلکی ہے تری بود و نبود ہستی	”	اک کرشمہ ہے یہ ہنگامہ محشر تیرا
طبیعت اسکی، مرضی اسکی، دل اسکی خوشی اسکی	”	جہاں جی چاہو جاتا، نہیں چاہا نہیں جاتا
وہ اب کیا خاک آتے ہائے قسمت میں سنا تھا	”	تجھے اے ابر حمت آج ہی اتنا برسنا تھا؟
ہاں کئے جاؤ غیبر کا شکوہ	”	میں سمجھتا ہوں آپ کا مطلب
حرفِ مطلب کو دیکھ کر پوچھا	”	اس کے کیا معنی اس کا کیا مطلب

محبت کی نظر سے ہم انھیں جٹ کچھ لیتے ہیں	کیفی	تو گھبرائی ہوئی ان کی نظر پڑتی ہے دشمن پر
کوئی ہر دل عزیزی سیکھ لے تصویر سے تیری	”	کہ پڑتی ہے نگاہِ لطف کیساں دوست دشمن پر
لالہ چین میں ماہ ہے داغ آسمان پر	”	حاصل زمین پر نہ فراغ آسمان پر
دل شکستہ تیرے کر لیتے ہیں نسبت پیدا	”	ٹوٹ پڑتے ہیں یہ ٹوٹے ہوئے پیاؤں پر
سیرتہ آنکھوں میں، خمار آنکھوں میں بیاں آنکھوں میں	”	ہم تری آنکھ کو پہچانیں ہزار آنکھوں میں
میں ہوں کہیں خیال کہیں ہے، نظر کہیں	”	کچھ چیز رکھ کے بھول گیا ہوں مگر کہیں
چمن کا پھول، مینا کا شیشہ، چرخ کا تارا	”	کوئی ٹوٹی ہوئی شے ہو ہم اپنا دل سمجھتے ہیں
دینے والے تری بے اندازہ بخشش کے نثار	”	جس کے میں لایق نہ تھا وہ لکھ دیا تقدیر میں
دیکھنے والا تری تصویر لے کر کیا کرے	”	بات تری تجھ میں ہے تصویر کی تصویر میں
آفریں ہمت پر وادہ جانباز یہ ہو	”	گو کہ جیتا نہ رہا شمع سے ہارا تو نہیں
دل آیا ہے کسی پر جب ہمارا ٹوٹ کر آیا	”	طبیعت جب کسی پر آئی ہے بے اختیار آئی
مانگتی ہے دل عجب انداز سے تصویر یار	”	دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ یہ خاموش ہے

۱۰ شعر پندت برج موہن دتاریہ کیفی دہلوی ۲۹۹

حسن کے نظارہ کو حسنِ نظر درکار ہے	کیفی	دیکھنا ہے تو ان آنکھوں سے نہ دیکھا کچھ
فکرِ عقبی! ہاں سر آنکھوں پر مگر اے ہر ماں	”	پہلے اس دنیا میں جو ہے فرض پورا کیجئے
ہمت و تدبیر والے بن گئے ہیں کیاے کیا	”	آپ بیٹھے اپنی قسمت ہی کو رویا کیجئے
راحت کہاں نصیب تھی؟ جواب کہیں نہیں	”	وہ آساں نہیں ہے کہ وہ اب زمین نہیں
خون دل و جگر سے اسے سینخ اسے عزیز	”	کشتِ وطن ہے یہ کوئی کشتِ زمین نہیں
جب تعلق اور تعین سے ہوا آزاد دل	”	بدعتیں کہتے ہیں جن کو روحِ ایماں ہو گئیں
مختلف آغاز سے نکلا بہت انجامِ عشق	”	سب وہ دور اندیشیاں خوابِ پریشا ہو گئیں

۱۔ غالب ۱۸۱۔ ۲۔ سید ۱۴۴۔ ۳۔ قدر ۱۹۷۔ ۴۔ بتدل قافیہ۔ ۵۔ سودا ۱۳۸۔ ۶۔ ناسخ ۲۳۲۔ ۷۔ آتش ۲۲۔ ۸۔ آباد ۲۲
۹۔ لاجپت ۲۵۳۔ ۱۰۔ اقبال ۵۰۔ ۱۱۔ اکبر ۴۴۔ ۱۲۔ آتش ۲۲۔ ۱۳۔ جرات ۸۱۔ ۱۴۔ داغ ۱۱۷۔ ۱۵۔ میر ۲۰۹۔ ۱۶۔ نظیر ۲۲۹۔ ۱۷۔ داغ ۱۱۵

رفتہ رفتہ اٹھ گئی معشوق و عاشق کی تیسرے	کیسے	عشق کی سب مشکلیں اس طرح آساں ہو گئیں
دو لہو کی بوندیں کچھ چھوڑی تھیں چشم شوق میں	"	وہ بھی اب آویزہ تارِ گرہ بیاں ہو گئیں
جن امیدوں سے بنا تھا خاتمہ دل رشکِ غم	"	اب وہی اس گھر کی بربادی کو طوفان ہو گئیں

شعر ۳۰۱-۳۱۰ نواب کاظم جنک کاظم حیدر آبادی سنہ ۱۳۱۰

تشنہ لب جب اچھوٹا رخسار کا جانی رہے	کاظم	ہائے پھر کس کام کا دنیا میں گرانی ہے
سہرہ ہمنہ جسمِ عریاں آبلے پھوٹے ہوئے	"	آئے ہیں صحرا نور دی کا مزہ لوٹے ہوئے
طاؤر جاں کو چہ بجاناں میں پہنچے کس طرح	"	ہیں غمِ فرقت سے اس کے بال پر ٹوٹے ہوئے
کاوشِ شمرگان کے لئے کاظم بہت ممنون ہے	"	وہ پھپھوٹے جو تیرے سینہ میں ہیں پھوٹے ہوئے



شعر ۳۰۱-۳۱۰ فقیر محمد خاں گویا لکھنوی سنہ ۱۳۱۰

چشمِ جاناں کو دل زار نے سونے نہ دیا	گویا	رات بیمار کو بیمار نے سونے نہ دیا
درد نے، بےخِ والہ نے، غمِ تنہائی نے	"	قبر میں بھی انھیں دو چار نے سونے نہ دیا
خواب میں بھی نہ ہو، اوس ماہ کا تا وصل نصیب	"	اس لئے چرخِ ستمگار نے سونے نہ دیا
یار نے وصل میں چاہا کہ مجھے نیند آئے	"	پر میرے طالعِ بیدار نے سونے نہ دیا
میرے اشکوں میں کبھی تھی گراؤں کی تلوار	"	جو لگا زخمِ میرے جسم پہ خستہاں نہ ہوا
جنوں جھاڑ کے پنچے مجھے چٹا ہے کہ بس؟	"	کبھی دامن کو چھڑایا تو گریباں نہ ہوا
موزیوں کی خانہ بربادی میں ہے اکثر بھلا	"	شہد ہاتھ آیا جو گھر ویراں ہوا زہور کا

دیکھ لے آگے زین کے آسماں رہتا ہے خم گویا
 گھول دیں گے شعلہ روز فیضِ تور و یگا جہاں
 پست ہوگا آسماں ہوگی زمین سر سے بلند
 پھر میرے تالوں سے ہو جائے گا محشر برپا
 نہ اجل آئی نہ وہ یار آیا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی ہوا
 تزیان نہ تہِ بنجر میں ذرا سیرنا دیا شکوہ نہ کیا
 تھا جوافتِ دگی شعار اپنا
 ٹھوکریں سر میرا کھانا نہ پھر اکس کس کے
 اٹھ گیا صفحہ ہستی سے نگیں کی صورت
 چاند سوچ ہیں تھے اے جانِ جانِ بالے سر
 کون افتادوں سے دنیا میں یادہ ہی قوی
 دعائیں مانگیں ہیں توں تک جھکے سر اٹھاٹھاٹھا
 ترا ساقہ بن سکا نہر گرد تری ہی صورت بن سکی
 آپ سے جاتا نہیں میں اوس ستمگر کی طرف
 یہ جہاں ہے کشتی بجز فنا
 کیا تری الفت میں رسوائی سی رسوائی ہوئی
 بادشہ وقت کے ہیں دولتِ خاموشی سے
 نظارہ رنجِ ساقی سے مجھ کو مستی ہے
 جو چاہے رحمتِ حقِ عجز کر شعار اپنا
 سفید ہو گئے موئے سیاہ غفلت چھوڑ
 لبِ جاں بخش پہ دم اپنا فنا ہو تلے
 مر گئے ہم تو صبا لائی جوابِ نامہ

آتش ۲۳ - قلندر ۱۹۹ - بیدیل قافیه

له (غالب ۱۷۹) - قدر ۱۹۷ - وزیر ۲۲۹ - ناخ ۲۲۹ - له مومن ۲۱۲ - عیش ۱۷۷ - سه شایق ۱۵۴ - رند ۱۳۷ - غالب ۱۸۱ - علوی ۱۷۱ - فاضل ۲۵۲ - میر ۲۰۹ - مبین ۲۲۵ - سه نسیم ۲۳۶ - اختر ۲۴۰ - بحر ۶۷ - سه اقبال ۴۹ - توفیق ۷۷ - داغ ۱۱۳ - حبیب

ہاتھ رکھتا ہے وہ بت اپنی بہوں پر اس طرح گویا جیسے محراب پر اللہ دکھا ہوتا ہے

شعر
محمد فیض اللہ گہر
حیدر آبادی ۳۰۲

۳۱۷۱ - افروز

اُبھر اشباب آئے دن اب کے بہار کے گہر کچھ دید و اپنے ہاتھ سے صدقہ اُتار کے

رَدِیْفُ ل

۲ شعر
لا اِعلم
۳۰۳

۳۱۷۳ - افروز

جوانی اور بوئے گل میں یار ب کیا تعلق تھا لا اِعلم کہ بوئے گل کے آتے ہی جوانی یاد آتی ہے
کسی نے اونٹ سے پوچھا تری گردن میں کیسے زخم کہا پھر کونسا اعضا میرا شمشاد سے محم ہے

۲ شعر
نواب لطف الدولہ لطف
حیدر آبادی ۳۰۴
۳۱۷۵ - افروز

یا رسول عربیؐ حاملِ قرآن ہیں آپ لطف بات ایمان کی یہ ہے میرا ایمان ہیں آپ
منہر ذاتِ اَحد نامِ مبارک احمد فقط اک سیم کے آجانے سے انسان ہیں آپ

۲ شعر
لعل
حیدر آبادی ۳۰۵

۳۱۷۶ - افروز

لعل عدم جب سے ہستی کو ہم دیکھتے ہیں خدا کو خودی میں ہم دیکھتے ہیں
خبر اپنی ہستی کی ہم کو نہیں ہے اسی وجہ ہم رنج و غم دیکھتے ہیں

شعر ۳۱۸۰ - افزوں

نواب محمد لطیف الدین خان لطیف جید آبادی

چھپا لیا تیری رحمت نے اپنے دامن میں	لطیف	گنا ہنگار اگر کوئی اٹکبار آیا
حال بیگانے اور بیگانے کا	"	وقت ہی پر ہے آزمانے کا
دردِ الفت نہ چھپا لوں تو کہو	"	ایک آنسو بھی نکالوں تو کہو

ردیف

شعر ۳۱۸۵ - افزوں

مرزا مظہر جان جاناں مظہر

گرچہ الطاف کے قابل یہ دل زار نہ تھا	مظہر	لیکن اس جور و جفا کا بھی سزاوار نہ تھا
یہ حسرت رہ گئی کس کس منے سے زندگی کرتے	"	اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا، باغیاں اپنا
میراجی جلتا ہے اوس بلبلِ بسکس کی غربت پر	"	کہ جن نے آسے پر گل کے چھوڑا آئیاں اپنا
جو تو نے کی سودن بھی نہیں دشمن سے کرتا	"	غلط تھا جانتے تھے تجھ کو جو ہم مہرباں اپنا
رقبیاں کی نہ کچھ تفصیر ثابت دے نہ خواب کی	"	مجھے ناحق ستاتا ہے یہ عشقِ بدنگماں اپنا

شعر ۳۲۸۲

میر تقی میر

بن پوچھے ہمارے کو بخش نہ دیا تو	میر	پیش میں ہمارے ہی دن حشر کا دھل جاتا
سینہ و دل حسرتوں سے چھا گیا	"	بس ہجومِ یاس، جی گھبرا گیا
کھلا نشہ میں جو بگڑی کایچ اس کے تیر	"	سمندرِ ناز کو اک اور تازیانہ ہوا
ہمارے آگے تیرا جب کسی نے نام لیا	"	دلِ ستم زدہ کو ہم نے تھام تھام لیا

جاتا ہے یار تیغ بہ کف غیر کی طرف	میر	اے کشتہ ستم تری غیرت کو کیا ہوا
شکست و فتح نصیبوں کے ہونے کے لیے میر	۔	مقابلہ تو دل رنا تو اس نے خوب کیا
دکانیں حسن کی آگے ترے تختہ ہوئی ہوئی	۔	جو تو بازار میں ہوگا تو پیرسف کب بکا ہوگا
مہیشت ہم فقیر و فکی سی اخوانِ زمان سے کر	۔	کوئی گالی بھی دے تو کہہ بھلا بھائی بھلا ہوگا
خیال اس بے وفا کا بخشش اتنا نہیں اچھا	۔	گماں رکھتے تھے ہم بھی یہ کہ ہم سے آشنا ہوگا
تہ ہو کیوں غیرت گلزار وہ کوچہ خدا جانے	۔	ہو اس خاک پر کن کن عزیزوں کا گرا ہوگا
اے دوست کوئی مجھ سا رسوا نہ ہوا ہوگا	۔	دشمن کے بھی دشمن پر ایسا نہ ہوا ہوگا
ہلک گور غریباں کی کر سیر کہ دنیا میں	۔	ان ظلم رسیدوں پر کیا کیا نہ ہوا ہوگا
کہا میں نے گل کاٹے کتنا ثابت	۔	کلی نے یہ سن کر تبتسم کیا
لذت سے نہیں خالی جانوں کا کھپا جانا	۔	کب خضر و میحانے مرنے کا مزا جانا
کیا کہیں کچھ کہا نہیں جاتا	۔	اب تو چپ بھی رہا نہیں جاتا
آتے ہی آتے ترے یہ ناکام ہو چکا	۔	واں کام ہی رہا مجھے یاں کام ہو چکا
منہ پر اس آفتاب کے ہے یہ نقاب کیا	۔	پردہ رہا ہے کونسا ہم سے حجاب کیا
بس اب نہ منہ کھلاؤ ہمارا ڈھکے رہو	۔	محشر میں ہم سوال کریں تو جواب کیا
ہم جل کے ایک راکھ کی ڈھیری بھی ہو گئے	۔	ہے اب تکلف آگے جیسے گا کباب کیا
دیکھا پلک اٹھا کے تو پایا نہ کچھ اثر	۔	اے عمر برق رفتہ گئی تو شباب کیا
جو تیر چلا اس کا سو مری طرف آیا	۔	اس عشق کے میدان میں میں ہی قنشانہ تھا
جب تو نے نظر پھیری تب آگئی موت اسکی	۔	مرنا ترے عاشق کا مرنا کہ ہرانا تھا
ہر آن تھی سرگوشی یا بات نہیں گا ہے	۔	اوقات ہے اک یہ بھی اک وہ بھی زمانہ تھا
لذت سے نہ تھا خالی جانا تیر تیغ اس کے	۔	اے صیدِ حرم جھکو اک زخم تو کھانا تھا
دو پھول لاکھ پھینک دے میری گور پر	۔	یوں خاک میں ملا کے مجھے ہر بان ہوا
یک پارہ جیب کا بھی بچا میں نہیں سیا	۔	وحشت میں جو سیا سو کہیں کا کہیں سیا

آخر! اس بیماری مہل نے اپنا کام تمام کیا
یعنی رات بہت تھکے جاگے صبح ہوئی آرام کیا
چاہتے ہیں سو آپ کرے ہیں ہکو عبث بدنام
رات کو رور و صبح کیا اور صبح کو جوں تو شام کیا
سب کہنے کی باتیں ہیں کچھ بھی نہ کما جاتا
ہوایوں اتفاق آئینہ ترے روبرو ٹٹا
ایک گردش میں تری چشم سیر کے سب خراب
نہ رہی دشت میں خالی کوئی جا میرے بعد
ہر روش خاک اڑائیگی صبا میرے بعد
یاد آئے گی تجھے میری وفا میرے بعد
یاد آئی میرے عیسیٰ کو دوا میرے بعد
ہم پھینک دیں اسے ترے منہ پر نشا کر
دریائے حسن اس کا کہیں ہمکنار کر
جاتا ہے صید آپ سے اس دام کی طرف
بھرے ہیں پھولوں سے حبیب کنایہ حیف
کیا دیکھتے نہیں ہیں سب اس بے وفا کا رنگ
اب زرد لب ہوا ہوں یہ ہے اتہا کا رنگ
بیٹھا ہے میری خاک سے اٹھ کر غبار الگ
نکلے پردہ سے کیا خدا معلوم
آتے نہیں ہو باز میرے امتحاں سے تم
قسم بھی کھاؤں تو کہتے ہیں کیا گدا کی قسم
تقدیر سے چال کر رہا ہوں

اٹھی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوانے کا کیا
عہد جوانی رور و کا پائیری میں لیں انھیں منہ
تاحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی
یاں کے سپید و سیہ میں ہکو دخل ہے سوا تہا
کہتے تھے کہ یوں کہتے یوں کہتے جو وہ آتا
کہاں آتے میرے تجھ سے مجھ کو خود نہ اتنے
کس کی مسجد کیسے میخانہ کہاں کے شیخ و شا
اکے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد
منہ پر رکھ دامن گل روئیں گے مرغان چمن
جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارے
بعد مرنے کے میری قبر پر آیا وہ میرے
گل کیا ہے جسے کہیں کہ گلے کا تو ہار کر
آغوشیں جیسے موج الہی کثا دیں
میلان دل ہے زلف سیہ فام کی طرف
بہار و باغ و گل و لالہ دلربا بن حیف
پوچھے ہیں وجہ گریہ خونیں جو مجھ سے لوگ
رہتا تھا بدلے محبت میں منہ سفید
پاس اس کا بعد مرگ ہے آداب عشق سے
ہے تیرے دل بتوں کا کیا معلوم
کھل جائیگی پھر آنکھیں جو مر جائیگا کوئی
فقر ہونے نے سب اعتبار کھو یا ہے
تدبیر وصال کر رہا ہوں

حالتِ دلِ درد مند مست پوچھ	میر	جیتا ہوں کمال کر رہا ہوں
جائے ہے جی نجات کے غم میں	”	ایسی جنت گئی جہنم میں
مدھی مجھ کو کھڑے صاف بُرا کہتے ہیں	”	چکے تم بیٹھے ہو سنتے اسے کیا کہتے ہیں
وہ ایسی لڑش والوں کو بھلا کھٹان دیتے ہیں	”	جناب شیخ ناحق اس ہوس میں جان دیتے ہیں
کوئی نہیں جہاں میں جو اندوہنگیں نہیں	”	اس ننگدہ میں آہ دلِ خوش کہیں نہیں
کرتا ہے ابر دعوئی دریا دلی عبث	”	دامن نہیں میرا تو تیری آستین نہیں
آتا ہے دل میں حالِ بد اپنا بھلا کہوں	”	پھر آپ ہی آپ سوخ کے کہتا ہوں ”کیا کہوں“
کہتے ہے کو بہن کر فکر میری خستہ حالی میں	”	الہی شکر کرتا ہوں تری درگاہِ عالی میں
یہ جو چشمِ پُر آب ہیں دونوں	”	ایک خانہ خراب ہیں دونوں
ایک سب آگ، ایک سب پانی	”	دیدہ و دلِ عذاب ہیں دونوں
طرفہ خوش و دمِ خونریز ادا کرتے ہیں	”	وارجب کرتے ہیں مُنہ پھیر لیا کرتے ہیں
تری زلفِ سیہ کی یاد میں آنسو جھکتے ہیں	”	اندھیری رات ہے برسات کی جگنو جھکتے ہیں
اے مجھ سے تجھ کو سولے تجھ سا نہ پایا ایک	”	سو سو کہیں تو نے مجھے منہ پر نہ لایا ایک
میں نالکشی تھا صبح کو یا دِ حبیب میں	”	سوراخ بڑ گئے جگرِ غدلیب میں
مجلسِ یار میں تو بار نہیں پاتا ہوں	”	درو دیوار کو احوال سُنا جاتا ہوں
دن گذرتا ہے مجھے فکر ہی میں تا کیا ہو	”	رات جاتی ہے اسی غم میں کہ فردا کیا ہو
سب ہیں دیدار کے شاق پر ایسے غافل	”	حشر برپا ہو کہ فتنہ اُٹھے آیا کیا ہو
ظالم ہو میری جان پہ نا آشنا نہ ہو	”	بے رحمی اتنی عیب نہیں بے وفائے ہو
بارے دنیا میں رہو غمزدہ یا شاد رہو	”	ایسا کچھ کر کے چلو یاں کہ بہت یاد رہو
کہتا ہے کون تیر کہ بے اختیار رُو	”	ایسا تو رُو کہ رُونے پہ تیرے ہنسی نہ ہو
رکھے گردن کو تری تیغِ ستم پر ہو سو ہو	”	جی میں ہم نے یہ کیا ہے اب مقرر ہو سو ہو
قطرہ قطرہ آنسو باری تا کجا پیشِ سحاب	”	ایک دن تو ٹوٹ پڑاے دیدہ تر ہو سو ہو

تصویر کے سے طائر خاموش رہتے ہیں ہم
جب کو نہ تھی ہے بجلی تب جانبِ گلستاں
کیا خوبی اس کے منہ کی اے غنچہ نقلِ بچھے
آنکھوں میں ہی رہے ہو دل سے نہیں گئے ہو
اُس نے دیکھا جو اُٹھ کے سوتے سے
چاہنے کا ہم یہ یہ خواہاں جو دھرتے ہیں گناہ
اب کر کے فراموش تو ناشاد کرو گئے
اسیرِ زلف کرے قیدی کمنڈ کرے
برقع گواٹھا چہرہ سے وہ بت اگر گئے
صناع ہیں سب غوار از انجلہ ہوں میں بھی
سمرانے تیر کے آہستہ بولوں
وحدت نے ہر طرف ترے جلوے دکھا دیے
نہ ہم سمجھے نہ آپ آئے کہیں سے
یوں اُٹھے آہ اس گلی سے ہم
شرطِ سلیقہ ہے ہر اک امر میں
ہمستی اپنی حباب کی سی ہے
میں جو بولا کہا کہ یہ آواز
میرانِ نیم باز آنکھوں میں
رہ گئی بات کٹ گئی شبِ حجب
کھلنا کم کم کلی نے سیکھا ہے
کچھ موج ہو اپہچان اے تیر نظر آئی
نہ بھول اے آری گریار کو تجھ سے محبت ہے

جی کچھ اچٹ گیا ہے اب نالہ و فغاں سے
رکھتی ہے چھڑ میری خاشاکِ آستان سے
تو تو نہ بول ظالم بول آتی ہے وہاں سے
حیران ہوں یہ شوخی آئی نہیں کہاں سے
اڑ گئے آئینہ کے طوطے سے
اُن سے بھی پوچھو کوئی تم اتنے پیار کیوں ہے
پرہم جو نہ ہوں گئے تو بہت یاد کرو گئے
پند اوسکی ہے وہ جس طرح پند کرے
اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آئے
ہے عیب بڑا اس میں جسے کچھ ہنر آئے
ابھی ٹلک روتے روتے سو گیا ہے
پردے تعینات کے جو تھے اٹھا دیے
پسینہ پوچھے اپنی جبین سے
جیسے کوئی جہاں سے اٹھتا ہے
عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیئے
یہ نمائش سراب کی سی ہے
اسی خانہ خراب کی سی ہے
ساری مستی شراب کی سی ہے
تم نہ آئے تو کیا سحر نہ ہوئی
اس کی آنکھوں کی نیم خوابی ہے
شاید کہ بہار آئی زنجبیر نظر آئی
نہیں ہے اعتبار اس کا یہ نہ دیکھے کی چٹائی

کیا غم میں ویسے خاکِ فسادہ سے ہو سکے	میر	دامنِ پکڑ کے یار کا جو تک نہ رو سکے
لے بنگِ صوتِ جرسِ تجھ سے دُور ہوں تنہا	”	خبر نہیں ہے تجھے آہِ کارِ داں میری
چاک پر چاک ہوا جوں جوں سلایا ہم نے	”	اس گریبان ہی سے ہاتھ اٹھایا ہم نے
اُسے نو بہارِ نازِ ترے انتظار میں	”	اب کے بھی دن بہار کے یوں ہی گزر گئے
کبھی تیرا اوس طرف آکر جو چھاتی کوٹ جاتا	”	خدا شاہد ہے اپنا تو کیلجہ ٹوٹ جاتا ہے
نہ دیکھا غمِ دوستانِ شکر ہے	”	ہمیں داغِ اپنا دکھا کر چلے
میں تو سمجھا کہ کچھ ہنسی سے ہے	”	دل میں کیا کیا سلامتی سے ہے

۳۸ شہر شیخ غلام محمد ہمدانی مصحفی ۳۰۹

۳۲۲۲ - افزوں

سر شام اس نے منہ سے جو رخِ نقاب اُٹا	مصحفی	نہ غروب ہونے پایا وہیں آفتاب اُٹا
جو پھر کے اس نے منہ سے بقضا نقاب اُٹا	”	ادھر آسمان اُٹا اودھر آفتاب اُٹا
جو خیال میں کسو کے شبِ ہجر سو گیا ہو	”	نہ ہو صبح کو الہی کبھی اوس کا خواب اُٹا
کسی مست کی لگی ہے مگر اس کے سر کو بھڑک	”	جو پڑا ہے میکدہ میں پر خمِ شراب اُٹا
میں عجب یہ رسم دیکھی مجھے روزِ عیدِ قربا	”	وہی ذبح بھی کرے ہے وہی لے ثواب اُٹا
صاف چولی سے عیاں ہے بدنِ سُرخ ترا	”	انہیں پھپھتا رہے شبنم چمنِ سرخ ترا
آتشِ تیز ہیں ٹھیرا ہے کہیں یوں بھی پسند	”	کہہ رہا ہے ہی خالِ ذوقِ سُرخ ترا
کر کے صبا طوافِ ہمارے مزار کا	”	پائے گی پھر نشاں بھی نہ ثبتِ غبار کا
کچھ دیر ہے رہائی مُرغِ اسیر میں	”	جائے ابھی چمن سے نہ موسمِ بہار کا
پیرِ پی سے ہو گیا یوں اس دل کا داغ تھنڈا	”	جس طرح صبح ہونے کر دیں چراغ تھنڈا
لکھا ہے خاکِ کونے یار سے اے دیدہ گریا	”	قیامت میں کروں گا گر کوئی حرفِ کفن بگڑا
نہ مارے حق کسی کو کر کے مفلس وے روائی	”	جہاں کو تہہ ہو اکیڑا کفن کا وہ کفن بگڑا

آبرو خواب ہے اب وقتِ حقیری آیا
کام دونوں کا کیا یار نے اک آن کے بیچ
چلیں چین سے تو ہوتا ہے خار دامن گیر
یاں سے کیا کیا نہ گئے حسرت و ارماں لیکر
ترے عارض کی بلائیں ترے مژگاں لیکر
میں نے خود چھوڑ دیا ہاتھ میں داماں لیکر
راہ میں پھینک دئے خارِ منیلاں لیکر
ہم جدھر جائیں گے یہ دیدہ گریاں لیکر
خبر آمدِ ایام بہساراں لے کر
اب اوسے یوں ہدفِ ناوکِ مژگاں دکھوں
رسم ہے آئینہ دکھلاتے نہیں بیمار کو
صبح کو آتی ہے جیسے نیند شبِ بیدار کو
نہ ہم زمیں کے ہوئے اور نہ آسمان کے ہوئے
جو تھک گیا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے
بیچ ہی ڈالیں جو یوسفؑ سا برادر ہوئے
پھر جب سے خواب میں بھی نہ آئے بھلے گئے
یا دآئی جو تری موسمِ باراں میں کبھی
آج تک خوں نہ لگا تھا تیرے میکان میں کبھی
اس قدر شور نہ تھا خانہ زنداں میں کبھی
ٹک ہم کو بھی خاک سے اٹھالے
تو مارے شرم کے آئی ہوئی گھٹا پھر جائے
ٹھوڑے ہو ہو کے گریبان اُڑا جاتا ہے

مصطفیٰ

”

”

”

”

”

”

”

”

”

”

”

”

”

”

”

”

”

”

”

”

”

”

”

دنِ جوانی کے گئے موسمِ پیری آیا
کب کا اک عمر سے جھگڑا ہے دلِ جانِ بیچ
ہوئی ہے بسکہ یہ فصلِ بہارِ دامنِ گیر
نہ گیا کوئی عدم کو دلِ شاداں لے کر
جی ہی جی بیچ بہت شاد رہا کرتے ہیں
کیا خطا مجھ سے ہوئی رات کہ اوس کا فرکا
طُرفِ سوچھی یہ جنوں کو ترے دیوانے کی
ابر کی طرح سے کر دیوں گے عالم کو نہال
پھر کئی سوئے اسیرانِ قفسِ بادِ بہار
ہائے وہ دل کہ جسے میں نے بغل میں بالاد
دل کروں کیونکر میں اپنا نذرِ چشمِ یار کو
نوجوانی کہو کے یوں پیری میں غفلت بڑھ گئی
گر تے جو اوس کی نظر سے تو پھر کہاں کے ہوئے
حسرت پر اوس مسافرِ بیکس کے روئے
بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کچھائی
تیمِ رات وعدہ کر کے جو ہم سے چلے گئے
گرفت یہ دل نے اٹھائی کہ نہ ٹھیرے آنسو
آہ کس کو یہ کیا پہلے پہل تو نے شکار
شاید آتا ہے اسیروں میں کوئی تازہ اسیر
آودامن اٹھا کے جانے والے
بکھر دے جو وہ زلفوں کو اپنے شانے پر
دل کے دھڑکوں کا یہ عالم ہے کہ بے منت

ہرگز نہ مراد دلِ معشوق بر آئے	مصحفی	یارب نہ شبِ ہجر کے پیچھے حُر آئے
آغازِ صبحِ ہجر کا انجام دُور ہے	»	اے دیدہ اور رُو کہ ابھی شامِ دُور ہے
انصاف تو کر و دلِ بیتاب کو میرے	»	آرام کس طرح ہو دلا رامِ دُور ہے
نازاں ہو اس قدر نہ کھنڈِ شعلِ پز	»	اے آفتاب اس کالِبِ بامِ دُور ہے

۱۰۴ شمسِ حکیم مومن خاں مومن دہلوی ۳۱۰

۳۲۲۶-افزوں

اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا	مومن	رنجِ راحتِ فزا نہیں ہوتا
تم مرے پاس ہوتے ہو گویا	»	جب کوئی دُورِ سرا نہیں ہوتا
تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے	»	ورنہ دنیا میں کیا نہیں ہوتا
کسی کا ہوا آج کل تھا کسی کا	»	نہ ہے تو کسی کا نہ ہو گا کسی کا
کیا تم نے قتلِ جہاں اک نظر میں	»	کسی نے نہ دیکھا تماشا کسی کا
وہ کرتے ہیں۔ مباح عاشقِ کشی یوں	»	نہیں کوئی دنیا میں گویا کسی کا
نہ مانو گا نصیحت پر نہ سنتا میں تو کیا کرتا	»	کہ ہر ہر بات میں ناصحِ تہا را نام لیتا تھا
وہ ہے خالی تو یہ خالی وہ بھرے تو یہ بھرے	»	کاسۂ عمرِ عد و حلقۂ آغوشِ ہوا
موتے نہ عشق میں جب تک کہ ہر بان نہ ہوا	»	بلائے جاں ہے وہ دل جو بلائے جاں نہ ہوا
غیروں پہ کھل نہ جلے کہیں راز دیکھنا	»	میری طرف بھی غمِ غماز دیکھنا
اڑتے ہی رنگِ رخِ مرا نظروں سے تھا ہٹا	»	اس مرغِ پر شکستہ کی پرواز دیکھنا
مت رکھو گردِ تارکِ عشاق پر قدم	»	پامال ہونہ جائے سرافندِ راز دیکھنا
لگے خدنگ جب اس نالہ سحر کا سا	»	فلک کا حال نہ ہو کیا میرے جگر کا سا
یہ جوشِ یاس تو دیکھو کہ اپنے قل کے قوت	»	دعلے وصل نہ کی وقت تھا اثر کا سا
نہ جاؤں گا کبھی جنت کو میں نہ جاؤں گا	»	اگر نہ ہووے گا نقشہ تہا رے گھر کا سا

خبر نہیں کہ اسے کیا ہوا پر اس در پر
 بچو دتھے غش تھے محو تھے دنیا کا غم تھا
 محو مجھ سادہ نظارہ جاناں ہوگا
 آخر امید ہی سے چارہ حسرتاں ہوگا
 کیا سناتے ہو کہ ہے حیدر میں جنیا مشکل
 در دہے جاں کے عوض ہر گروپے میں ساری
 ہنسنے نہ غیر مجھے بزم سے اٹھانے پر
 جوں خفتگان خاک تھی اپنی فتادگی
 ہاں تنگ دہانی کا نہ کرنے کے لئے بات
 یہ عذر امتحان جذب دل کیسا نکل آیا
 تلخ کامی پر مجھے تجھ کو لب خیریں پہ ناز
 برق آہ کو جو میں نے کہا سُکر ادا
 مٹی نہ دی مزار تلک آکے اسپہ بھی
 ہو صرصر خزاں سے نہ کیونکر وہ مضطرب
 آغوش گور ہو گئی آخر لہو لہاں
 کیا ہوا اگر وہ بعد امتساں اپنا
 جانی پس مردن حال جسم و جاں کیا ہو
 دیرو کعبہ یکساں ہے عاشقوں کو لے موئن
 قتل عدو میں عذر نزاکت گراں ہوا
 سجدے پہ سر قلم جو دعا پر زباں کٹے
 عدو نے دیکھے کہاں اشک چشم گریاں سُرخ
 ہم دام محبت سے ادھر چھوٹے اودھر بند

نشان پا نظر آتا ہے نامہ بر کا سا
 جینا وصال میں بھی تو مرنے سے کم نہ تھا
 آئینہ آئینہ دیکھے گا تو حیران ہوگا
 مرگ کی آس پہ جینا شبِ اہجران ہوگا
 تم سے بے رحم پر مرنے سے تو آسان ہوگا
 چارہ گر ہم نہیں ہونے کے جو دریاں ہوگا
 سبک وہ ہے کہ تیری طبع پر گراں نہ ہوا
 آیا جو زلزلہ کبھی کروٹ بدل گیا
 ہے عذر پر ایسا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا
 میں الزام اوکھ دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا
 آمیرے جادو سے اعجازِ میسائی ملا
 دل گریوں نے اس کے کلیجہ جدا دیا
 کہتے ہیں لوگ خاک میں اس نے ملا دیا
 مشکل ہوا ہے پر وہ محل کا تھا منا
 آساں نہیں ہے آپ کے بسمل کا تھا منا
 بے گنہ سزا پائی اب وہ دل کہاں اپنا
 مدعی فو میں اپنی دشمن آساں اپنا
 ہو رہے وہیں کے ہم دل لگا جہاں اپنا
 مجھ میں سم اٹھانے کی طاقت کہاں ہے اب
 گویا نہ وہ زمیں ہے نہ وہ آساں ہوا
 نہ آستیں ہے نہ رُومال ہے نہ داماں سُرخ
 پرواز بھی کی آہ تو جوں طائر پر بند

جادو کو کیا زکس جادو نے نظر بند	مومن	دیکھا نہ کسی کی طرف ایمائے حیا سے
طالع ہمارے چونک پڑے خواب دیکھ کر	ر	جاتے تھے صبح رہ گئے بیتاب دیکھ کر
پروانہ جل گیا کہ نہ تھا راز داں شمع	~	محفل فروز تھی تب و تاب نہاں شمع
یہ قلق ہے کیسا کہ ہے ستم گئی جان پر نہ قیامت	~	وہ جو زندگی میں نصیب تھا وہی بعد مرگ قیامت
کوئی کیا ہے جو ہو ایک سا شب و صبح و ساق	~	یہ کہاں کی جی کو بلا لگی مری ہا کیونکہ ہوز زندگی
مجھے روتے دیکھ کے رُودیا میرا حال سن کر قیامت	~	نہیں چاہ میری اگر اوجھیں نہیں راہ دلیں تو کس لئے
تیرے جسے کی مجھے کیا خوشی ترے مرنے کا مجھے کیا	~	کہا جاں بلب ہوں عوائے تو مری زندگی ہو تو کیا
پر کیا کریں کہ ہو گئے ناچار جی سے ہم	~	ٹھکانی تھی دل میں اب نہ ملیں گے کسی سے ہم
منہ دیکھ دیکھ روتے ہیں کس بے کسی سے ہم	~	ہنستے جو دیکھتے ہیں کسی کو کسی سے ہم
لو بندگی کہ چھوٹ گئے بندگی سے ہم	~	صاحب نے اس غلام کو آزاد کر دیا
کیونکہ نکالے جاتے نہ ادسکی گلی سے ہم؟	~	ان ناتوانیوں پہ بھی تھے خار راہ غیر
کیوں اپنے جی کو لگتے ہیں کچھ اجنبی سے ہم	~	کیا دل کو لے گیا کوئی بیگانہ آشنا
کہتے تھے ان کو برقی بستم ہنسی سے ہم	~	بے روئے مثل ابر نہ نکلا غبارِ دل
بس لے خرام ناز کہ تاب و توان نہیں	~	ہر ذرہ میری خاک کا برابر باد ہو چکا
تیری نگاہ شرم سے کیا کچھ عیاں نہیں	~	میں اپنی چشم شوق کو الزام خاک دوں
آسودگی پسند تری شوخیاں نہیں	~	میں جانتا ہوں لغش پہ آنے کا مدعا
صیاد کی نگاہ سُو آشیاں نہیں	~	ڈرتا ہوں آسمان سے بجلی نہ گر پڑے
تمام دامن قاتل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں	~	دراز دستی یہ کس بے ادبے کی دم قتل
سارے گلے تمام ہوئے اک جواب میں	~	کہتے ہیں ”تم کو ہوش نہیں اضطراب میں“
قاصد کی لاش آئی ہے خط کے جواب میں	~	کیا جانے لکھ دیا اُسے کیا اضطراب میں
اے پری ہم ملک الموت کو دم دیتے ہیں	~	لاش پر آنے کی شہرت شبِ غم دیتے ہیں
ٹخنے کیا کیا مجھے ارباب ستم دیتے ہیں	~	لذتِ جور کشی نے مجھے شرمندہ کیا

اضطرابِ دل بغرض جینے نہ دیگا تو ہمیں
وہ ستائیں غیر کو، ایسا ستم کیونکر کریں
یوں ہوں نالاں کہ وہ گویا صغیرِ محشر میں نہیں
وہ ہر ایک بات پر روٹھنا اتھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا اتھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
مجھے سب یاد ذرا اتھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
جو قول دے تو رنگِ حنا کا شکستہ ہو
بدنامیِ عشاق کا اعسدا نہ تو دیکھو؟
یوں کون جانتا تھا قیامت کے نام کو
اس دم قیامت آئے اگر آسمان نہ ہو
بے طاقتی کے طعنے ہیں عذرِ جفا کے ساتھ
آخر تو دشمنی ہے اثر کو دُعا کے ساتھ
کس جائے مجھ کو چھوڑ گئی موت لاکے ساتھ
نیم بسمل کئی ہوں گے کئی بے جاں ہوں گے
ایک وہ ہیں کہ جہنم چاہ کے ارماں ہوں گے
لاکھ ناداں ہوئے کیا تجھ سے بھی ناداں ہو گئے؟
اون کی زلفوں کے اگر بال پرشیاں ہو گئے
زندگی کے لئے شرمندہ احساں ہو گئے
آخری وقت میں کیا خاکِ مسلمان ہو گئے
خبر ہے لاش پہ اوس بے وفا کے آنے کی
بہارِ وضع ترے مُسکرا کے آنے کی
گئے ہیں یاں سے وہ سو گند کھا کے آنے کی

چین آتا ہی نہیں سوتے ہیں جس پہلو ہیں
مجھ پہ بعد امتحان بھی جو رکم کیونکر کریں
یہ ہم بیداد و ستم کچھ دل مضطر میں نہیں
وہ نئے نئے گلے وہ شکایتیں فرے فرے کی تجھ میں
کبھی ہم بھی تم میں بھی چاہتی کبھی ہم کی بھی تھی
وہ جو لطف مجھ پر تھے پیسہ وہ کرم تھا میرِ حال
ایسے سے کیا دُستی پیمان بستہ ہو
مجلس میں میرے ذکر کے آتے ہی وہ اٹھے
اب شور ہے مثالِ جودِی اس حرام کو
خالی ہوائے فتنہ سے گاہے جہاں نہ ہو
اُٹے وہ شکوے کرتے ہیں اور کس ادائے ساتھ
مانگا کریں گے اب سے دُعا، بھریار کی
اوس کی گلی کہاں یہ تو کچھ باغِ خلد ہے
تاوک اندازِ جدھر دیدہ جاناں ہوں گے
ایک ہم ہیں کہ ہوئے ایسے پیشیاں کہ بس
تا صحا دل میں تو اتنا تو سمجھ اپنے کہ ہم
ہم نکالیں گے سُن اے موجِ ہوا بلِ تیرا
منتِ حضرتِ عیسیٰ نہ اٹھائیں گے کبھی
چھ ساری تو کئی عشقِ بتاں میں موتِ سن
خوشی نہ ہو مجھے کیونکر قضا کے آنے کی
نہ جائے کیوں دلِ مُرخ چین کی سیکھ گئی
پھر اب کے لاترے قربان جاؤں جذبِ دل

خیال زلف میں خود رنگی نے ہنس کیا	مومن	امید تھی مجھے کیا کیا بلا کے آنے کی
کروں میں وعدہ خلائی کا شکوہ کس کس سے	”	اجل بھی رہ گئی ظالم سنا کے آنے کی
روتر جزانہ دے جو میرے قتل کا جواب	”	وہم سخن رقیب کو اس کم سخن سے ہے
کیونکہ نجات آتش ہجران سے ہو کہ مرگ	”	آئی تو دور ہی تپ و تاب بدن سے ہے
دعا بلا تھی شب غم سکون جاں کے لئے	”	سخن یہاں ہوا مرگ ناگہاں کے لئے
ہے اعتماد میرے بختِ خفتہ پر کیا کیا	”	وگر نہ خواب کہاں چشمِ پاسبان کے لئے
جنونِ عشق ازلی کیوں نہ خاک اڑائیں کہ ہم	”	جہاں میں آئے ہیں ویرانی کجہاں کے لئے
دُر بدر نا صبیہ فرسائی سے کیا ہوتا ہے	”	وہی ہوتا ہے جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے
جاں بلب ہوں خبر وصل منادے قاصد	”	لب ہلانے میں تیرے کام میرا ہوتا ہے
دار میں حشر تلک بہر دعا گو لب زخم	”	پر ترا حق نمک کوئی ادا ہوتا ہے؟
کیونکہ یہ کہیں منت اعدا نہ کریں گے	”	کیا کیا نہ کیا عشق میں کیا کیا نہ کریں گے
ہنس ہنس کے وہ مجھ سے بھی میرے قتل کی تباہی	”	اس طرح سے کرتے ہیں کہ گویا نہ کریں گے
ناصح کفِ افسوس نہ مل جل تجھے کیا کام	”	یا مال کریں گے وہ مجھے یا نہ کریں گے
دیوار کے گر پڑتے ہی اٹھنے لگے طوفان	”	اب بیٹھ کے کونے میں بھی رویا نہ کریں گے
بیار اجل چارہ کو گر حضرت عیسیٰؑ	”	اچھا نہ کریں گے تو کچھ اچھا نہ کریں گے
سینہ کو بی سے زمیں ساری ہلا کے اٹھے	”	کیا علم دھوم سے تیرے شہدائے اٹھے
اُن ری گرمیِ محبت کہ ترے سوختہ جاں	”	جس جگہ بیٹھ گئے آگ لگا کے اٹھے
سوزشِ دل سے ہوا کیا ہی میں پانی پانی	”	وہ جو پہلو سے پسینہ میں نہا کے اٹھے
کشتہِ حسرت دیدار ہیں یا رب کس کے	”	نخلِ تابوت میں بھی پھول لگے زگس کے
وہ چلا جان چلی دو تو یہاں سے کھس کے	”	اس کو تھاموں کہ اُسے پاؤں ٹوں کس کے
پاؤں تربت پر میری دیکھ سنبھل کر رکھنا	”	چور ہے شیشہ دل سنگِ ستم سے پس کے
کیوں نہ ہم شمع کے مانند جلیں دُور کھڑے	”	جب عدو باعثِ گرمی ہوں تری مجلس کے

خیالِ خوابِ راحت و علاج اس بدگمانی کا؟ موتن وہ کافر گور میں موتن میرا شانہ و امانی

۱ شمر
۳۳۲۷-۱۳۲۷ افروز
شیخ شرف الدین مضمون ۳۱۱

ہم نے کیا کیا نہ تیرے عشق میں محبوب کیا مضمون صبر الیوب کیا، اگر یہ یعقوب کیا

۱ شمر
۳۳۲۸-۱۳۲۸ افروز
مرزا حاتم علی ہر ۳۱۲

تہا سے واسطے دل سے مکاں کوئی نہیں بہر ہر جوا نکھوں میں تہیں نکھوں تو ڈرتا ہوں نظر ہوگی

۲۹ شمر
۳۳۵۷-۲۳۵۷ افروز
سید اسماعیل حسین منیر لکھنوی ۳۱۳

۱۔ اس انجن میں کوئی ذلِ شا و ماں نہ تھا	منیر	تھی اُجڑے گھر کی رات سوا دہاں نہ تھا
۲۔ جن روزوں میرے گھر میں تباہی تھی یہاں	~	ویرانیوں کی بھڑے میلا کہاں نہ تھا؟
۳۔ تھا ضعف میری غفلت پیری سے ہم نعل	~	اس نیند کے نصیب میں نجاتِ جوان نہ تھا
۴۔ اے بحرِ اشک تجھ کو خدا خاک میں ملے	~	دریا ہمارے ان کے کبھی دریاں نہ تھا
۵۔ اُکسائے نجاتِ بد کبھی اس سے چراغِ وصل	~	تنکے سے تو حیرتِ نانا تو اس نہ تھا
۶۔ جب تک انھیں پسند تھی آنکھوں کی سادگی	~	کا جل کی کوٹھری میں بھی پہناں ڈھونڈ تھا
۷۔ نہ آیا رحم مجھ پر ہائے دستِ جنوں تجھ کو	~	کلیجہ بھٹ گیا سوارِ داماں و گریباں کا
۸۔ مرہم ہے زخم پر کفِ جامِ شراب کا	~	کا فور لاؤں مغز سرِ آفتاب کا
۹۔ سر پر اٹھا لیا فلک بے ثبات کو	~	قدِ بشرِ ستون ہے قصرِ حباب کا
۱۰۔ شاید کبھی چلی تھی ترے ویشیوں کی چال	~	ابتک ہے پائے موج میں چھالاجاب کا

یہ تو فرمائیے چاند آج کدھر نکلا ہے	کدھر آنکھ ہوائے رشک قمر آج کی رات
وصل کی شب یہ صدا آتی ہے کھڑیا لوں سے	ساتھ لائی ہے قیامت کی سحر آج کی رات
نہ بند بھی بھول گئی راہ میری آنکھوں کی	کیا اندھیرا ہے الہی میرے گھر آج کی رات
بھڑے جاؤں تیری وفا کا دم ہو اگرچہ سہی	نہ فراقِ جان و بدن کا غم نہ وصالِ گدازِ سہی
تجلی صاف برقِ طور کی ہے آتش گل میں	بنی بجلی جو آئی دھوپ دیوارِ گلستان
گدائے در ترا جن و پری پر حکم فرمائے	بچھا دیتا ہے اکثر بوریا تحتِ سلیمان
پیری بن کر اڑے گا جو نشہ تم اڑاؤ گے	تمہارے تیرے لے جائیگا مرغِ سلیمان پر
ریخِ ابرو نے بھرا خون میں اپنا ناخن	آگئی رنگِ تنہا کی جنتِ اناخن
اوس کے ناخن کو مہ نو سے بھلا کیا نسبت	عقل کے پیرِ خرد کیوں نہیں لیتا ناخن
ترک مے سے خلشِ زخمِ جگر بڑھتی ہے	مجھ کو محرابِ درِ توبہ ہے گویا ناخن
قدمِ گشتہ عشاق نہ رکھ پیشِ نگاہ	اے صنم پیچھے مڑ گاں کے ترشاناخن
چٹکیاں لیتے ہو تقریر نہیں کرتے ہو	کہیں انگشتِ زباں میں نہ ہو پیدِ اناخن
خرد و کلاں ہیں طاعتِ رب و دود میں	گردوں رکوع میں ہے زمینیں سجد میں
مخشک کر دیتے ہیں اک آہ میں ہم آہوں کو	نفسِ سرد سے دریا کو جھالیتے ہیں
بے خون شہیداں نہ کہیں نشو و نما ہو	جب کھیت پڑے سبز و شمشیر ہر آہو
ہے قابلِ پریش وہ خطا جس کی نہ ہو	کیا پوچھنا اوس جرم کا جو حد سے سوا ہو
اے آہ پتہ تجھ کو بتا دوں میں اثر کا	جا ڈھونڈھ لے دشمن کی جہاں آہِ رسا ہو
اس زخم کے صدقے جو ہو شمشیرِ نگہ کا	قربان میں اوس درد کے تم جسکی دوا ہو
خونِ نمی دھاریں یہ چھٹیں دل سودا گار کو	رونگے سن کے کھڑے ہو گئے قواروں کے

منشی تلوک چند محروم ۳۱۴

۳۴۶۴ - افزوں

غیب سے ہمتِ مردانہ کو ملتی ہے مدد جن کی تقدیریں کی کھاتے ہیں فرشتے بھی قسم گر چکی اک بار جب بجلی نگاہِ شوق پر میں تو جب جانوں کی میرے دل کی بتابی سے دیکھو جسے وہ مست مئے کبر و ناز ہے ہے ابتداءئے شام سے ظلمات کا سفر تقدیر میں ہے اس کی فشارِ لحد وہی	محروم ” ” ” ” ” ” ”	عزمِ راسخ ہو تو ہو جاتے ہیں ماں پیدا ہم گنہگاروں میں ہوتے ہیں وہ انسان پیدا طور کی چوٹی سے پھر کوئی پیام آیا تو کیا؟ کیا ہوا اگر تم نے آئینہ کو حیران کر دیا دنیا بہت خراب ہے جائیں مگر کہاں؟ ہوتی ہے دیکھئے شبِ غم کی سحر کہاں تدبیر سے اڑا بھی تو پہونچا بشر کہاں
---	--	---

۳ شعر الہی بخش معروف

۳۴۶-۱ افروز

۳۱۵

جبتک کہ میں جیتا ہوں طلبگار ہوں تیرا زرگشی چشمِ کامت رکھ دل بیمار خیال کون روتا ہے یہ لگ کر باغ کی دیوار سے	معروف ” ”	تو بیج بھی ڈالے تو خسریا رہوں تیرا یعنی بیمار کو رکھتے نہیں بیمار کے پاس جانور گرنے لگے جائے ثمر اشجار سے
---	-----------------	---

۳ شعر میں نظام الدین ممنون

۳۴۷-۱ افروز

۳۱۶

گماں نہ تجھ پہ کروں کیونکہ دل جُرآنے کا یہ سینہ ہے، یہ جگر ہے، یہ دل ہے، بسم اللہ غموں کی گریہی بالیدگی ہے تو آخر	ممنون ” ”	جھکا کے آنکھ سبب کیا ہے مسکرانے کا اگر خیال ہے تلوار آزمائے کا دل گرفتہ نہیں سینے میں سمانے کا
---	-----------------	--

۲ شعر مُعین الدین

۳۴۸-۱ افروز

۳۱۷

دل سار فیت جس کا جدا ہو گیا ہو یا جس نے ہمارے دوست کو ہم سے جدا کیا	میں الہین وہ اپنی بیکسی کو نہ روئے تو کیا کرے؟ وہ بھی مراد اپنی نہ پائے خدا کرے
--	---

اشعر ۳۴۷۳ - افزوں

محبّت خال محبّت ۳۱۸

یوں دیکھتا ہوں زلفِ سیہ فام کی طرف محبّت	گہرا کے صید دیکھے ہے جوں دام کی طرف
---	-------------------------------------

۴ شاعر ۳۴۷۷ - افزوں

حافظ فضل علی ممتاز ۳۱۹

ڈروں میں کس لئے رنجش ہے پیار میں کیا تھا؟ ترے ہی واسطے آئے عدم میں ہم یا تنگ ہمارے رونے سے دل میں بخار اٹھتا ہے مست ہنر پر تو ہونا زانِ مددِ بخت ہی شرط	ممتاز میں اب خزاں کو جو روؤں بہا میں کیا تھا وگرنہ ہستی ناپائیدار میں کیا تھا؟ کہ جیسے پانی کے چھڑکے غبار اٹھتا ہے قابلیت جو ہے ممتاز دھری رہتی ہے
--	--

اشعر ۳۴۷۸ - افزوں

مست ۳۲۰

خود فنا ہو کے ذات میں ملنا مست	یہ تماشا حباب میں دیکھا
-----------------------------------	-------------------------

اشعر ۳۴۷۹ - افزوں

مر تفضی ۳۲۱

بدنام ہو گئے جانے بھی دو امتحان کو مر تفضی	رکھے گا کون تم سے عزیز اپنی جان کو؟
---	-------------------------------------

۳۲۲

مسکین شاہ مسکین

۲ شعر
۳۲۸۱۔ افزوں

زبان یہ حرفِ شکایت نہ ہو مثالِ شمع
جا کے مل جاویں گے اوس کے جس کے کہلاتے ہیں ہم

مسکین

بسانِ شمع بجلا کس کو تاب ضبط کی ہے
چھوڑ کر ہستی کو اب ملکِ علم جاتے ہیں ہم

سید افتخار حسین افتخار الشعراء اعتبار الملک

۳۲۳

مضطر

۵ شعر

خان بہادر اخیر آبادی اقدار جنگ

۳۲۹۶۔ افزوں

میرا سایہ بھی شریکِ شبِ بھراں نہ ہوا
ایک ٹکڑا بھی تو لیلے کا گریبان نہ ہوا؟
منہ چھپا لیا اس نے صورتِ آشنا ہو کر
ہم بھی اب سد ہا رہیں گے جان سے خفا ہو کر
کیا بتوں کو پوچھ گئے مردِ باخدا ہو کر؟
جوابات ہونی تھی ہو چکی وہ رنگ اپنا جا چکے ہیں
کہ برسوں رُور کے دیدہ ترلو کے دیریاں چکے ہیں
اب ایسے میں لیکے کیا کریں گے کہ ہم قضا کو لپکے ہیں
وہ فاتحہ خیر پڑھ چکے ہیں وہ چار آنسو بہا چکے ہیں
میں اتنا با وفا کیوں ہوں؟ وہ اتنا بے وفا کیوں؟
یہ چھپکر خواب میں اللہ جانے کون آتا ہے؟
کدھر گیا میرا بچپن خراب کر کے مجھے

مضطر

وقت بگڑا تو کوئی حال کا پرسان نہ ہوا
کیا اثر خاک تھا مجنوں کے پھٹے کپڑوں میں
یار نے دیا دھوکہ عمر بے وفا ہو کر
وہ خفا ہوئے ہم سے خیر یہ خوشی اونکی
مضطر آج مسجد سے دیر کا ارادہ کیوں
وہ مرے دلمیں سا چکے ہیں میری نگاہوں میں آچکے ہیں
پیسے کا کیا خاک تیرا خنجر بدن میں اب کیا دھرا رہی تھیں
ہیں تو مرنا ہے ہم میں گے وہ مفت احسانِ بدھیں
نہ ہو اسیدِ نجات کیونکر وہ مری مرقد پر آئے مضطر
خدا جانے طریقہ حسن و الفت کا جد کیوں ہے
جگانے چٹکیاں لینے اسانے کون آتا ہے
ایسر پنجہ عہدِ شباب کر کے مجھے

یہ اون کے حسن کو ہے صورت آفریں کے گلہ	مضطر	غضب میں ڈال دیا لا جواب کر کے مجھے
کسی کے دردِ محبت نے عمر بھر کے لئے	~	خدا سے مانگ لیا انتخاب کر کے مجھے
میرے گناہ زیادہ ہیں یا تری رحمت	~	کریم تو ہی بتا دے حساب کر کے مجھے

۶ شعبہ ڈاکٹر احمد حسین مائل ۳۵۰۲۔ افزوں حیدر آبادی ۳۲۳

صاف کہتا ہوں خدا یا وہ خدا کی نہ کرے	مائل	بخشنا یا دہے ہو جس کو گہنگاروں کا
داؤرِ حشر نے کس سوختہ دل کو بخشا	~	خلد کہتا ہے جہنم سے بدل جاؤنگا
کیا کیا کہوں میں تجھ سے دل زار کی ہوں	~	مشہور ہے جہان میں بیمار کی ہوس
داؤرِ حشر ہر حشر دکھا وہ قدرت	~	میں جہنم سے بچوں اور تیرا احسان بھی ہو
خدا کی بات موسیٰ کو مبارک	~	ہمارے کان میں تری نہیں ہو
وہ اگر حیلہ کریں مدفن تک آنے کے لئے	~	ہاتھ نکلیں گے جنازہ سے بلانے کے لئے

۱ شعبہ ڈاکٹر مسٹر سلویر امفتون ۳۵۰۳۔ افزوں ۳۲۵

عجب ترے کشتہ کا دیوانہ پن ہے	امفتون	نہ ثابت لحد ہے نہ تارِ کفن ہے
------------------------------	--------	-------------------------------

۱ شعبہ مابعد حسن فریدی ۳۵۰۴۔ افزوں ۳۲۶

ہم نہیں آنے کے واعظ ترے بہنگائیں		اسی میخانہ کی مٹی اسی میخانہ میں
----------------------------------	--	----------------------------------

۳ شعبہ شمس الحق سجاد علی مکیش تھانوی ۳۵۰۵۔ افزوں ۳۲۷

دل کا افسانہ اور میری تحریر	محمی	شق زبانِ تسلیم نہ ہو جاتے
<p>شمارہ ۲۸ - ۳۵ - افزون</p> <p>ماہر القادری ماہر</p> <p>۳۳۰</p>		

وہ ہنس ہنس کے وعدے کئے جا رہے ہیں	ماہر	فریبِ تمنا دے جا رہے ہیں
میرے زخمِ دل کا مقدر تو دیکھو	”	بنگا ہوں سے ٹانگے دے جا رہے ہیں
میرے شوقِ دیدار کا حال سن کر	”	قیامت کے وعدے کئے جا رہے ہیں
کچھ اس طرح نگاہ سے سرور کر گئے	”	جیسے وہ مجھ کو واقف اسرار کر گئے
میرے حالِ دل کی کس صورت سے سوا ہی	”	روک لی ظالم نے ہونٹوں پر ہنسی آئی ہوئی
سوزِ دروں عطا کیا جراتِ عاشق بھی دی	”	ان کی نگاہِ ناز نے غم ہی نہیں شادی بھی دی
آپ نے اک نگاہ میں سب کچھ نہال کر دیا	”	پھول کو مسکراہٹیں موج کو بیکلی بھی دی

۱۲ شمارہ	نواب معین الدولہ معین	حیدرآبادی	۳۳۱
۳۵۴۰ - افزون			
فاطمہ پڑھنے کو وہ ساتھ عدو کے آیا	معین	چین سے قبر میں بھی یار نے سونے نہ دیا	
تفسِ نصیب تھے جب وہ بھی کیا زمانہ تھا	”	بہار تھی نہ چمن تھا، نہ آشیانہ تھا	
چین میں شکل بدل دی خزاں کے جھوکوں نے	”	بتائے کون کہاں کس کا آشیانہ تھا	
کبھی نصیب تھے ہم کو بھی گل کے نطائے	”	کبھی چمن میں ہمارا بھی آشیانہ تھا	
یاد کے ساتھ ہی نقشہ اُتر آیا دل میں	”	ہم نے غربت میں تماشاے وطن دیکھ لیا	
معین؟ بڑھاکے کھٹانے کی خو نہیں اپنی	”	جسے عروج دیا باوقار ہی رکھا	
اُس ستم کش نے کی ترک جفا میرے بعد	”	بند الحمد کہ اتنا تو ہوا میرے بعد	
خلق کہہ دے نہ اشارہ سے کہ قاتل ہے یہی	”	ان کے دشمن نہ ہوں انگشتِ ظالمیرے بعد	

۲۵۳۲ افزوں

۴۴۴
مونس احمد مونس

۳۵۵-افزون م شعر ملا انتوناراین ملا (کهنوی) ۳۳۴

۱۶۲۴ - تبدیل رویت - ۵۳ اثر - ۵۶ - آداب - ۶۲ - سعید - ۱۲ - رشید - ۱۳۵ - سرور - ۱۴۸ - علی - ۱۶۸ -
 عابد - ۱۴۸ - حیدر - ۱۰۲ - ۵۳ رشید - ۱۳۵ - حیدر - ۱۰۲ - عالی - ۱۶۶ - علی - ۱۶۸ - ناجی - ۱۴۸ - مزاج - ۲۲۴ - اثر - ۵۳
 اسد - ۵۶ - آداب - ۶۲ - ۵۳ بکر - ۹۰ - نبیج - ۱۵۶ - صفر - ۱۵۴ - حیدر - ۱۰۲ -

یہ بزمِ دیر و کعبہ ہر نہیں کچھ صحنِ میخانہ ملا ذرا آواز گو بجی اور پہچانی نہیں باقی

۱ شمر محمد علی خاں میکش حیدر آبادی ۳۳۵ ۳۵۵۶ - افزوں

شرابِ ناب کو دو آتشہ بنا کے پلا میکش پلانے والے نظر سے نظر ملا کے پلا
جھلک رہا ہے تبسم بھی ساغرے میں " پھر ایک بار اسی طرح مسکرا کے پلا
پلا ہر ایک کو ہر ایک پر نوازش کر " مگر بیشہ طہے پہلے مجھے پلا کے پلا
کچھ ایتنا زہر ہے میکدے میں میکش کا " لبوں سے اپنے ہر اک جام کو لگا کے پلا
اون کا دامن ہے میری آنکھوں پر " میرا رونا ہی میرے کام آیا
گرنے والے نغز شوں سے کام لے " گرتے گرتے اون کا دامن تھام لے

۲ شمر سید محمد مرزا ہندب لکھنوی ۳۳۶ ۳۵۶۰ - افزوں

پھولوں سے سج گئے وہ ہمارا مزار آج ہندب فصلِ خزاں میں آگئی فصلِ بہار آج
کھدو یہ صبح حشر سے آنا ہوا اس کو آئے " میں ختم کر رہا ہوں شبِ انتظار آج
اس قدر طولِ اسیری ہے قیدی ماؤں " ہو کے آزاد نکلتے نہیں زندانوں سے
غم پہنچتے رہے اپنوں سے ہندب اتنے " اب مجھے کوئی شکایت نہیں بگائوں سے

۱ شمر مذاق ۳۳۷ ۳۵۶۱ - افزوں

گرم رکھتے ہیں ملاقات بد و نیک سے ہم مذاق تیرے ملنے کے لئے ملتے ہیں ہر ایک سے ہم



محمد شا کر ناجی

۲ شمسہ
۳۵۶۳ - افزوں

۳۳۸

دیکھ ہم صحبت کی دولت سے نہ رکھ چشم امید
بہاستا ہو یا ہنگامیں موقوف غلے پر
لب و لہف کے تر نہیں ہر چند گو ہر میں ہے آب
یہ سب خرمن اوس کے ہیں خدا ہو جس کے تلے پر

شیخ امام بخش ناسخ

۱۰۸ شمسہ
۳۶۷۱ - افزوں

عبور اللہ نے اوس کو دیا ہے علم باطن پر
معافی قل ہو اللہ احد کے ہیں عیاں ناسخ
آج دعویٰ اوس کی یکتائی کا باطل ہو گیا
تو نے شہبازِ نظر کو جدا دھر چھوڑ دیا
روئے جاناں پہ ہوا خطِ مغنبر پیدا
ہجر جاناں سے رہائی کا قرینہ ہو گیا
پتہ نجاتِ اشک اگر گوشہ داماں ہوتا
لے اصل ایک دن آخر تجھے آناؤ ولے
میں اگر روؤں تو ہوسر سبز دانہ خال کا
بتیغ میں روندے بہت پھولوں کے خرمن زریا
ہاتھ دوڑائے زمیں سے سو شہید ناز نے
تنزل میں ترقی ہے ترقی میں تنزل ہے
کیوں نہ کھٹکوں آسمان کو رات دن میں تو اب

لیا ہر چند ظاہر میں نہ دوس اک حرفِ ابجد کا
برائے قافیہ رکھا ہے میں نے میم احمد کا
بحث کرنے کو جو آئینہ مقابل ہو گیا
ہم نے بھی طائرِ دل باندھ کے پر چھوڑ دیا
ہو گئے حسن کے پرواز کو شہسپر پیدا
سہل مرنہ ہو گیا و خوار جینا ہو گیا
چاک کرتا میں جنوں میں جو گریباں ہوتا
آج آتی شبِ فرقت میں تو احسان ہوتا
ابر تر اک خشک کو نالے میرے رومال کا
لاکھی اپنے شہیدوں کے بھی مدفن زریا
آگیا چلنے میں قاتل کا جو دامن زریا
تماشا دیکھ غافل ماہ نو کا ماہِ کامل کا
آبے کی شکل اوس میں مجھ میں عالم خار کا

۱۵ اکتوبر ۳۳ - شہیدی ۱۳۹ - قتل ۱۹۲ - فاضل ۲۵۲ - لے بیدل ۷۰ - سنہ آتش ۲۰ - داغ و نصیر
۱۱۲ و ۲۳۳ (تبدیل قافیہ) سنہ اسیر ۳۲ - جلال ۸۳ - قتل ۱۹۷۵ - قدر ۱۹۷۷

میرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجر اں کا	نامخ	طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریاں کا
سینکڑوں آہیں کروں پر دخل کیا آواز کا	”	تیر جو دیوے صدائے نقص تیر انداز کا
میرا ایک جنوں تو نے جو برباد کیا	”	سینکڑوں خانہ زنجیر کو آباد کیا
اڑا کے ساتھ یہ مُشتِ غبار لیتا جا	”	مجھے رکاب میں اُدھسوار لیتا جا
ساتھ اپنے جو مجھے یار نے سونے نہ دیا	”	رات بھر دیدہ بیدار نے سونے نہ دیا
تبھی تھے بعد فنا پائیں گے راحت نامخ	”	حشر تک وعدہ دیدار نے سونے نہ دیا
کارواں باد بہاری کارواں ہو جائیگا	”	ایک دن یہ باغ پامال خزاں ہو جائیگا
دل لیتی ہے وہ زلفِ سیہ فام ہمارا	”	بکھتا ہے چراغ آج ہر شام ہمارا
بات جن نازک مزاجوں سے نہ اُٹھی تھی کبھی	”	بوٹھان سے سینکڑوں سن خاک کا کیونکر اٹھا
ہوئے گل زرد اسنبل ہو پریشاں، سر و خم گشتہ	”	تیرے جاتے ہی لے رشکِ چین رنگِ چمن بگڑا
دُغم بیل اسیر کا تن سے بکھل گیا	”	جھونکا نسیم کا جونہی سن سے بکھل گیا
کہتے ہیں ترے قامت و عارض کو دیکھ کر	”	بالائے سر و بھول کھلا ہے گلاب کا
خارِ تہ میرے پیش گلِ تقدیر عبث	”	وقت پر باغ میں آتی ہے بہار آپ کا
یہ دستِ جود ہی رہتا ہے ربِّ بالادست	”	وگر نہ پست ہر نخلِ سیہ دار کی شاخ
یہ تمنا ہے صنم ہو جو قیامت برپا	”	قبر سے مجھ کو نکالے تری ٹھوکر باہر
بعد مرنے کے بھی ہے ساتھ یہاں فضلِ بہار	”	قبر میں داغ جنوں پھولوں کی چادر باہر
پارہ ہائے دل سوزاں میری آنکھوں میں نہیں	”	نکلے ہیں روزِ جہم سے یہ اٹھ کر باہر
جیتے جی جاؤں میں کیونکر کوئے جانا چھوڑ کر	”	بلبلِ نالاں کہاں جائے گلستاں چھوڑ کر
کاوشِ غم دور ہو میرے دل ویاں کر کیا؟	”	خارجا جاتے ہیں کہیں صحرکا داماں چھوڑ کر
زاہد کیونکر کروں میں ترک یہ دنیا وہ ہے	”	سیر کو آئے تھے آدمِ باغِ رضواں چھوڑ کر
دیکھ لو فرقت نہ دیکھی ہو جو برق و بار کی	”	خندہ زن جاتا ہے ظالم جھکے گریاں چھوڑ کر
ایسی تپِ غم سے دل نالاں میں لگی آگ	”	جب نالہ کیا عالمِ امکاں میں لگی آگ

لے آباد ۲۳۔ جرات ۸۱۔ حیدر ۱۰۲۔ داغ ۱۱۳۔ رضا ۱۳۳۔ قلی ۱۹۳۔ نسیم ۲۳۵۔ خلیل ۱۰۵۔ نیر ۲۱۸۔ تراب ۷۶۔
 ۱۵ قلی ۱۹۳۔ ہوش ۲۳۹۔ ہوش ۹۲۔ ۱۵ آباد ۲۳۵۔ جیب ۹۸۔ شہیدی ۱۶۹۔ شوکت ۱۵۱۔ تراب ۷۶۔ آتش ۲۰۔
 معین ۲۳۵۔ گویا ۲۰۳۔ ۱۵ غالب ۱۶۹۔ قدر ۱۹۰۔ گویا ۲۰۔ وزیر ۲۲۲۔ ۱۵ معنی ۲۱۱۔ آتش ۲۰۔ ۱۵ آتش ۲۰۔
 امانت ۲۵۔ نسیم ۲۳۶۔ ۱۵ آباد ۲۳۵۔ امانت ۲۵۔ داغ ۱۱۲۔ سودا ۱۳۴۔ آتش ۲۰۔ ذوق ۱۲۲۔ شایق ۱۵۲۔
 قلی ۱۹۳۔ قانع ۱۹۹۔ کیفی ۲۰۱۔ نیر ۲۱۸۔ شہر ۱۵۵۔ ۱۵ بلبر و جلیل و ظفر۔ ۱۶۸ و ۸۵ و ۱۶۶۔ بتیل قافیہ
 ۹۹ رند ۱۲۸۔ نسیم ۲۳۶۔ ۱۵ نسیم ۲۳۶۔ آتش ۲۱۔ ذوق ۱۲۳۔ شہیدی ۱۶۹۔ نصیر ۲۳۳۔

ترے لب جاں بخش ہوئے پان سرجب سُرخ	ناتخ	عالم نے کہا چشمہ حیواں میں لگی آگ
دشت و حشت میں مجھے فکر تن عریاں نہیں	”	خار ہوں لیکن خیال گوشہ داماں نہیں
ایک شق آفتاب اوسمیں نمایاں و ہلال	”	ہیں عیاں دو معجزے خداں لب جاناں نہیں
غم شبیر میں رُو رو کے کروں تر دہن	”	جاؤں تا حشر کے میداں میں میں تر دہن
زندگی بھر جو صفائی رہی کیا قہر ہوا	”	ہے میری خاک سے قاتل کا مکہ دامن
کسی کے دل میں رہے تانہ حسرت شای	”	فقر اس لئے نام اپنا شاہ کرتے ہیں
پس از فنا بھی کسی طور سے قرار نہیں	”	ملی بہشت تو کہتا ہوں کوئے یار نہیں
نہیں شمار ہے جس طرح اس کی حسرت کا	”	یونہی ہمارے گناہوں کا بھی شمار نہیں
جو خاص ہیں وہ شریکِ گروہ عام نہیں	”	شمار دانہ تسبیح میں ”امام“ نہیں
جو خاص بندے ہیں وہ بندہ عوم نہیں	”	ہزار بار جو یوسف بکے غلام نہیں
نہ سجدہ در جاناں سے سر اٹھاؤں گا	”	یہ وہ نماز ہے جس کا کبھی سلام نہیں
مستوں کا عیش تلخ ہے دیر خراب میں	”	یہ رمز ہے جو ہوتی ہے تلخی شراب میں
آئی قیامت اوس نے لگایا ہونہ و جام	”	ہے اتصال ماہ میں اور آفتاب میں
جہاں کے عشق بازوں کا جمع کوئے جاناں میں	”	نہ پروانہ ہے محفل میں بلبلِ گلستاں میں
دل پر داغ آویزاں ہوا کی زلف پچاں میں	”	ہوئے ہیں پھول یا لالے کے پیدا سبستاں میں
جائے سکے کیا کوئی اوس قاتل کی جولا نکھا میں	”	سایہ فرگاں بچھا دیتے ہیں کٹے راہ میں
ظالم سے اہل فیض کو ہوتا نہیں گزند	”	ہے نخل میوہ دار کو رنجِ تبر کہاں؟
رفعت کبھی کسی کی گوارا یہاں نہیں	”	جس سر زمیں کے ہم ہیں ہاں آسمان نہیں
دو روز ایک وضع پر رنگ جہاں نہیں	”	وہ کونسا چمن رکے جس کو خزاں نہیں
روز ہے گرمی بازار ترے کوچہ میں	”	جمع ہیں تیرے خریدار تیرے کوچہ میں
دیر ویراں ہے ترے عہد میں کعبہ و خراب	”	جمع ہیں کافر و دیندار ترے کوچہ میں
دم ہے جہنک جسم عاشق میں ہر خامی کی دلیل	”	خوب جل جاتی ہے جو شے پھر دھواں تو تاہیں

لے (بیدار و ۱۶۵۷ء ۲۵۳ء و آتش پہلچ تبدیل قافیا) لے داغ ۱۱۶ء لے آباد ۲۴۲ء اسیر ۳۲ رشتہ ۱۴۹ء
 قلع ۱۹۲ء مومن ۲۱۵ء غالب ۱۸۱ء ذوق ۱۲۳ء بحر ۶۸ء راج ۳۲ء لے زندہ ۱۲۸ء آباد ۲۳۲ء شہ داغ ۱۱۴ء حالی ۹۵ء
 محرم ۲۲۲ء آتش ۲۱ء آذر ۵۵ء ۳۰ء مصر ۵۱ء داغ ۱۱۴ء ضامن ۱۶۲ء غالب ۱۸۳ء قلع ۱۹۵ء مومن ۲۱۵ء لے صحو ۱۶۰ء
 (۲۵۰ء قاف)

ہے عجب رنگ کی وحشت ترے دیوانے میں ناسخ
 ہوں وہ میکش کہ نہ مستی میں کہوں راز کبھی ۱۱
 ناز کی سے ہوا قاتل میری حالت کا شریک ۱۲
 حشر تک جی ہی میں بہوش ہوں میں ساقی ۱۳
 زندگی زندہ دلی کا ہے نام ۱۴
 اے جنوں یاں کوئی جبرِ ضعف گلو گیر نہیں ۱۵
 ماہِ نو ہے مثلِ ابرو لیکن اوس کا رُو نہیں ۱۶
 جامِ نرگس میں کہاں شبنم جو نکلے آفتاب ۱۷
 جسم ایسا گھل گیا مجھ مریضِ عشق کا ۱۸
 یہ جسم زار ہے یوں پیر بن کے پردے میں ۱۹
 خبر نہ شامِ غریبی کی مجھ کو تھی ۲۰
 ہر پھر کے دائرے ہی میں رکھتا ہوں قدم ۲۱
 دل میں پوشیدہ تپِ عشق بتاؤ کتھے ہیں ۲۲
 بزمِ جاناں میں کبھی بات نہ نکلی منہ سے ۲۳
 ہو گیا زرد پڑی جبکہ حسینوں پہ نظر ۲۴
 چوٹ دل کو جو لگے آہ رسا پیدا ہو ۲۵
 اشک تھم جائیں جو فرقت میں تو آہیں نکلیں ۲۶
 کہہ رہا ہے جس قلب باوازل بند ۲۷
 کس کو پہونچا نہیں اے جان تیرا فیضِ قدم ۲۸
 صبحِ فرقت نے دکھایا روپِ اشام کا ۲۹
 ترس ترس سبزہ ہو جو ترایا سال ہو ۳۰
 حق نے پہلے یار سے پیدا کیا اغیار کو ۳۱

جی نہ آبادی میں لگتا ہے نہ ویرانے میں
 لاکھ قلقل کے شیشہ مجھے میخانے میں
 یاں لگا زخم تو اس درد اٹھانے میں
 کاش مے بھروے میری عمر کے پیانے میں
 مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں ؟
 طوق گردن میں نہیں پاؤں میں بجز نہیں
 ماہِ کامل صورتِ رو ہے مگر ابرو نہیں
 یار کے آگے میری آنکھوں میں اک آنسو نہیں
 دیکھ کر کہتے ہیں سب تعوینہ ہے بازو نہیں
 کہ جیسے روح ہناں ہے بدن کے پردے میں
 چھپی ہوئی تھی یہ صبحِ وطن کے پردے میں
 آئی کہاں سے گردش پر کار پاؤں میں
 آگ ہم سنگ کے مانند ہناں کتھے ہیں
 کہنے کو شمع کے مانند زباں کتھے ہیں
 یہ عجب گل ہیں کہ تاثیر خزاں کتھے ہیں
 صدمہ شیشے کو جو پہونچے تو صدا پیدا ہو
 خشک ہو جائے جو پانی تو ہوا پیدا ہو
 گم ہو رہا ہے تو ابھی راہِ خدا پیدا ہو
 سنگ پر کیوں نہ نشانِ کف پا پیدا ہو ؟
 آفتاب صبح کو سمجھا میں تارا شام کا
 ٹھیرے تو جس شجر کے تلے وہ ہناں ہو
 جس طرح نشوونما ہے گل سے اول خار کو

کشف چاند ہے دیکھو نہ آسمان کی طرف
یہ گل کھلے ہیں تمہارے ہی بھر میں صاحب
لگائیں دیکھنے جب چاند کو تو بولے واہ
سیمیہ سختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا
دل اک بت پہ شید اہو اچا ہوتا ہے
بروں سے بُرا آپ کو جانو تو
جو تیرا رخصت دیوار نظر آتا تھا
آشنا تھا نہ کبھی پائے گئے کانٹوں سے
چہرہ آشکرہ ابرو تھے سُحر اب حرم
سمجھے ہم ابرسیہ سے نکل آیا تارا
مشتاق سب ہیں بدر سے افزوں ہلال کے
گو میرا تابوت یار دُکو وبال دوش ہے
خوب بزم دہریں آتش زبانی کہ چلے
کبھی نہ آئینہ دیکھا پئے خود آرائی
آتش عشق وہ ہے جس میں سمندر جل جائے
زار انتظارِ خطائے کیا اس قدر مجھے
فکر سے میں نہیں خالی غمِ جاناں میں کبھی
ہے یہ میرے دل صد چاک و نفرت اور
دن جدائی کا شب وصل سر ہتا زیاد
اہل فنا کے ساتھ جو ہے سرفراز ہے
خمیدہ کرتا ہے انسان کو جو ہر شرافت کا
قلزم دہریں رکھتا ہے تجر د محفوظ

مجھے یہ ڈر ہے کہ ایسا نہ ہو زیں دیکھو
ہمارے دیکھتے ہو داغ آفریں دیکھو
تم ادسکو دیکھتے ہو کیا تیری جبین دیکھو
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انسان سے
خدا جانے اب کیا ہوا اچا ہوتا ہے
اگر اے دل اپنا بھلا چاہتا ہے
صاف تصویر میرے دیدہ بیدار کی تھی
رات دن دید مجھے گلشن بے خار کی تھی
گر دن آگے تیرے خم کا فردیندار کی تھی
کھل گئی بالوں سے جو تیری جبین تھوڑی سی
دنیا میں قدر داں نہیں صاحب کمال کے
گور تو میرے لئے کھولے ہوئے آغوش ہے
آجکل اپنا چراغ زندگی خاموش ہے
یہ بے مثالی کا اوسکو خیال رہتا ہے
اک شرر جائے جو پتھر میں تو پتھر جل جائے
پہچانتا نہیں ہے میرا نامہ بر مجھے
کبھی زانو پہ میرا سر ہے گریباں میں کبھی
شانہ کرتا نہیں وہ زلف پریشاں میں کبھی
دخل ہوتا نہیں خورشید کا میزاں میں کبھی
مردوں پہ بے سجد ہمیشہ نماز ہے
اصالت جس میں ہوتی و وہی تلوار کستی ہے
غرق کم ہوتا ہے دریا میں سفینہ خالی

تھے چشم نیم باز عجب خواب ناز ہے	ناتخ	فتنہ تو سوراہے درِ فتنہ باز ہے
خاکساری بھی نہ چھوڑے دے خدا جس کو عروج	،	آسمان پر ماہِ تاباں ہے زیں پر چاندنی
دل سے بے بال سب اپنے ہیں ہری سفید	،	گھر کے اندر ہے اندھیرا اور باہر چاندنی
نظر آجائیں جو آئینے ترے راتوں کے	،	کیوں اُلٹ جائیں نہ دیکے تیرے حیرانوں کے
جنوں پسند مجھے چھاؤں ہے ببولوں کی	،	عجب بہار ہے ان زرد زرد و دھچولوں کی
مستی ماییدہ لب پر رنگِ پاں ہے	،	تماشا ہے تیرا آتش دھنواں ہے
ہراک اُنکلی ہے او کی شمع کا فوز	،	بتیلی اک بلورین شمعداں ہے

۴۹ شہ شاہ نصیر الدین نصیر دہلوی ۳۴۲

۳۴۲۰ - افروز

لو لگ رہی ہر جس سے وہ شمع رُونہ آیا	نصیر	بل بے ترسی شمرات یا تنک سمجھو نہ آیا
ہو اوس دہن سے رُکوش سلی صبا کی کھائی	،	غیچہ کے آہ مٹنے سے کس دن لہو نہ آیا
آخر کو کہکشاں ہی یکسر وہ مانگ نکلی	،	اس بات میں ہماری فرق ایک مونہ آیا
کیونکر یہ ہاتھ اپنا پہونچے گا تاگرِ بیاں	،	دستِ خیال جس کے دامن کو چھو نہ آیا
مجھ کو کہتا ہے وہ کھلا ہے شفقِ میت ہا	،	یا نمودار ہے زخمِ کہنِ سدرخ تیرا
ارتھ سے کم یہ آمد و رفت نفس نہیں	،	دشمن ہے نخلِ مستی، ناپا پیدار کا
سمجھے سے صاف طینت خاک اوجِ کشتار کا	،	پانی میں دیکھو رتبہ ہے پست آسمان کا
فسانہ گر کروں اظہار اپنی شامِ غربت کا	،	گریباں تا بدامن چاک ہو صبحِ قیامت کا
آتشِ عشق کے شعلہ کو یہ بھڑکاتا ہے	،	پر پر وانہ نہیں شمع کو پگھلا کرتا
لگھ کے کیا کہتے ہیں مے یہ دیدہ تر زیرِ پا	،	ہم بھی طوفان ہیں کہ رکھتے ہیں سمندر زیرِ پا
خاک ہو کر بھی ہوئی اوس کی نہ پا بوسی نصیب	،	کاش سنگِ آستان رہتائیں بن کر زیرِ پا
فرشِ خاکِ ستر پہ وہ یہاں سوتے ہیں تڑے	،	روز و شب رہتی تھی جس کے مندر زیرِ پا

لے آتش ۲۲ - بے نظر ۶۹ - شکر ۱۵۲ - بندہ ۶۵ - عالی ۱۶۶ - لے امیر ۳۴ - سوراہا ۱۳۶ - شکر ۱۵۱ -
 ضامن ۱۶۳ - قلع ۱۹۳ - مچھلی ۲۱۱ - دلا ۲۴۷ - جیل ۸۵ - لے حیدر ۱۰۲ - قلع ۱۹۳ - قلع ۱۶۶ - جان ۸۲ - عزیز ۱۵۷ -
 لاہ ۲۵۳ - داغ ۱۱۲ - (آتش ۳۰ و ناخ ۲۲۸ بہ تبدیل قافیہ)

سرو میں خوش لگا دیکھا تھا انکوں کا	نصیر	سے محب جھومر کا عالم اپنے رشک عور کا
نور چشم اس کو سمجھتے تھے یہ طوفاں نکلا	"	اشک کیا دیدہ تر سے سر مرگان نکلا
بادہ گلگوں کا ساغر تھا چمک کر رہ گیا	"	کیا ہوا اگر چشم تر سے خوں ٹپک کر رہ گیا
کہ نکلتا نہیں جوں آکے بھنوریں تنکا	"	عکس مرگان سے ہیوں دیدہ تریں تنکا
کہ وہ رکھتا ہے سدا دیدہ تر بند کے بند	"	کاش رہ جائیں میرے دیدہ تر بند کے بند
مت پوچھ اوس کے خندہ دندان کا رنگ	"	انجناز ہے کہ برق نے تارے دکھائے
خشک رہتے ہیں کھلے گلشن تصویر کے پھول	"	حیرت انگیز ہیں دغ دل دلیگر کے پھول
دہشت سے ہاتھ پاؤں گئے ہیں صبا کے پھول	"	زخمی چین ہیں ہیں تری تیغ ادا کے پھول
نرگس کے دیکھتے ہیں جو اکھین جھکا کے پھول	"	آسودگان خاک کے شاید ہیں محو دید
ہنستا ہے جب چین میں کوئی کھل کھلا کے پھول	"	کرتا ہوں رموں کے ہستی سو ہوم پر نظر
تری آنکھوں کا ہوں کشتہ رکھ دوسرے کے پھول	"	میری تربت پر چڑھنے دھوڑتا ہوں کس پھول
بے چین اور دھروہ ہے تڑپتے ہیں ادھر ہم	"	دونوں ہی طرف پاتے ہیں الفت کا اثر ہم
منہ میں غنچہ کے چو اقی ہے جو پانی شبنم	"	چھتری کس گل کے دہن کی تھی کہانی شبنم
کہ جائے آہ نکلتا ہے اب دہن سے دھنواں	"	گھٹا ہے دل میں تپ غم کی یہ جلن سے دھنواں
عجب نہیں ہے جو اٹھے میرے کفن سے دھنواں	"	جلا ہے عشق میں مانند شمع فانوسی
زندگی شکل ہے پانی آب جیواں چھوڑ کر	"	دل کدھر جائے لب جان بخش جان چھوڑ کر
بے آئینہ یہ دیکھ کے ششدر ہلال چار	"	ابرو ہیں اور لب ترے دہر ہلال چار
کھل کے دیکھو ملک اپنے گھر سے زمین بجلی فلک بار	"	سدا ہے اس آہ و چشم تر سے زمین بجلی فلک بار
دکھاؤں بے دل تجھے کدھر ترسین بجلی فلک بار	"	وہ تیغ کھینچے ہوئے سر پر ہیں نہ جھکا کر ہوا شک بار
اڑتے دیکھا نہیں طائر تو سرشام کہیں	"	دل شکر کیا چین ہو چھٹ زلف سیہ فام کہیں
آنکھ لڑتی ہے کہیں نامہ و پیغام کہیں	"	تجھ سے کیا دیدہ و دانستہ محبت سمجھئے
تارے صفحہ گیتی پر تیرا نام کہیں	"	جوں نگیں گھر میں قدم گاڑ کے اب بیٹھ نصیر

بیا و خالِ تباں اشک کیا نکلتے ہیں	نصیر	مسافر آج یہ ۲۲ روں کی چھاؤں چلتے ہیں
قدم نہ رکھ میری چشم پر آب کے گھر میں	»	بجرا ہے نوح کا طوفانِ حباب کے گھر میں
کہے ہے دیکھ کے وہ نکلس رخِ برساغرے	»	نزولِ ماہ ہوا آفتاب کے گھر میں
ہمارے دل میں کہاں آبلے ہیں بے ساقی	»	چنے ہوئے ہیں شیشے شراب کے گھر میں
ریاضِ دہریں ہنسے خاکِ اہل تواضع کا	»	سر شاخِ پُٹھر کھاتی ہے پتھر سر جھکانے پر
خیالِ زلفِ دو تار میں نصیر بیٹا کر	»	گیا ہے سانپ بھل اب لکیر بیٹا کر
خدا کرے کہیں آجائے ہاتھ دامن میں	»	وہ کھیل سمجھے ہیں بے اختیار ہونے کو
رخ سے ترے زلف ہٹ جا صبا وہ دن کے	»	ہر منکے پردہ شب سے خدا وہ دن کرے
جگر میں آہ سوزاں ہے لکھے ہے چشمِ تر بانی	»	الہی دل کدھر جائے ادھر آتش اودھرنی
چشم سے پردہ غفلت جو اٹھا دیکھیں گے	»	سب سے باہم تجھے اور سب جدا دیکھیں گے
یہ درمیاں سے اٹھا دے حجاب کا پردہ	»	بلا سے تیری اگر ہم رہت رہتے نہ رہے
کوئی کب فتنہ انگیزے فلک تجھ سا زین پر	»	کہ تو جتنا زین کے ہے تلے اتنا زین پر ہے
جہاں میں سرکشی فوارہ ساں کرتا ہی جو کوئی	»	دلا آخر وہی پھر سر کے بل کرتا زین پر ہے
نصیر آئینہ ساں ہو جو حیرت کیوں نہ چشم اپنی	»	تماشا صانعِ قدرت کی قدرت کا زین پر ہے
الجگر خارِ دامن سے میسے کیا کیا پشماں ہیں	»	کہ اب دامن چھڑانا ہو گیا دشوار دامن سے

۳۹ شمس مرزا محمد اصغر علی خاں نسیم دہلوی ۲۳۲۱ ۳۷۹-۱۹۰۹ افروز

نہ کہنا تم مبارکباد مجھ سے اپنے آنے کی	نسیم	ہزارا ٹوٹ جائیگا شبِ ہمتاں ہجران کا
میزانِ عدالت پر میرے دیدہ پُر آپ	»	ہم وزن ہر آنسو کا ہر آنسو نظر آیا
قاتلِ ادبِ ذبح سکھایا یکساں ہر روز	»	برسوں میرا سینہ تر زانو نظر آیا
ما تم مجھے رہا بہت اشک چکیدہ کا	»	آخر کو پاس آ ہی گیا نورِ دیدہ کا

له ناخ ۲۲۹- آتش ۲۰- امانت ۲۵- گه ذوق ۱۲۳- شهیدی ۱۴۹- ناخ ۲۲۹- آتش ۲۱- نصیر ۲۳۲- گه (بحر و رند و حقیقت و داغ ۶۶- ۱۲۶- ۱۰۰- ۱۱۴- جبهه تبدیل قافیه) بجه گویا ۲۰۴- اختر ۲۲- بحر ۶۶- رند ۱۲۸- ناخ ۲۲۹- گه محبت و مهر- ۲۰۸ و ۲۲۱- رند ۲۴ قاف

ایک دن بخش گئے سیرابی کوثر آنسو	نیم	گریہ یا وِ اِلهی نہ سمجھنا بیکار
ایک بھی ہوتا ہے دامن سے جو باہر آنسو	”	ڈھونڈھتی رہتی ہیں کیا کیا میری کھیلون
میرے دامن میں تھے دست و گریباں ہوں گے	”	فصلِ کل آئی ہے اب اور ہی سامان ہوں گے
خون رلائیں گے وہی زخم جو خزان ہوں گے	”	گریہ انجامِ تبسم ہے نہ ہنس او غافل
وہ نہیں زخم جو شرمندہ احساں ہوں گے	”	دم نکل جائیگا گراہتہ لگا اے جراح
آج وہ دن ہو کہ مجھ پر میرے احساں ہوں گے	”	آپ مرجاؤں گا تو آ کہ نہ آؤ ظالم
کفر بڑا خدا خدا کر کے	”	لائے اُس بت کو التجا کر کے
اٹھائے ہاتھ سے دامن کو چلے	”	نقد ہو نیوالے پس نہ جائیں
طوق نے کی بندگی جو مے قدم زنجیر نے	”	عزت دیوانگی بخشی مجھے تقدیر نے
جاں پرولنے نے دی بوسے لئے گلگیر نے	”	دونوں عاشق شمع کے اور دونوں قیمت میں
کہدیا کچھ شمع نے کچھ سن لیا گلگیر نے	”	کھل سکیں کیا عاشق و معشوق کی سرگوشیاں
ابتونا لے ہو گئے مژدے مبارکباد کے	”	ہنس رہے ہیں شور سن سن کر میری فریاد
چل اٹھ اوبے و فاپہلو سے اب کیوں مہربانی ہے	”	لبوں پر آچکا دم کوئی دم کی زندگانی ہے

۱۴ شعر پنڈت دیا شکر نسیم لکھنوی ۳۳۲

ثمرہ ہے تسلیم کا حمد باری	نیم	ہر شاخ میں ہے شگوفہ کاری
یعنی کہ مطیعِ نجاست ہے	”	پانچ انگلیوں میں یہ حرفِ زن ہے
حمد حق و مدحتِ ہمیشہ	”	کرتا ہے یہ دوزبان سے یکسر
مرکزِ کشش مری پہونچ جائے	”	جو نقطہ کھوں کہیں نہ حرف آئے
ہے مجھے خار وے گیا کون	”	ہے میرا پھول لے گیا کون
بُو ہوئے تو گل اڑا نہیں ہے؟	”	ہاتھ اوس پہ اگر پڑا نہیں ہے

شبِ بنم کے سوا چرانے والا	نسیم	اوپر کا تھا کون آنے والا
جس کف میں وہ گل ہو داغ ہو جائے	”	جس گھر میں ہو گل چراغ ہو جائے
جائے سے جو زندگی کے تہی تنگ	”	کپڑے کے عوض بدلتی تھی رنگ
کیا لطف جو غیر پردہ کھولے	”	جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے
ساقی قدح شراب دیدے	”	ہتھاب میں آفتاب دیدے
ساقی باقی جو کچھ ہو لے لے	”	باقی ساقی شراب دیدے
دزدہ کا بھی چمکے گا ستارہ	”	قائم جو زمین و آسماں ہے
کس سوچ میں ہو نسیم بولو	”	آنکھیں تو ملاؤ دل کہاں ہے؟

۴ شمر نظام رامپوری ۳۴۲

۳۷۷۵ - افروز

انگریزی بھی وہ لینے نہ پائے اٹھائے تھے	نظام	دیکھا جو مجھ کو چھوڑ دے مسکرا کے ہاتھ
دینا کسی کا سا غرمے یاد ہے نظام	”	منہ پھیر کر اودھر کو اودھر کو بڑھا کے ہاتھ

۸ شمر ولی محمد نظیر اکبر آبادی ۳۴۳

۳۷۸۳ - افروز

ترے جمال کی سوج جھلک نہ دیکھ سکا	نظیر	کھلی نقاب رہی جب تلک نہ دیکھ سکا
چھوٹ جائیں غم کے ہاتھوں سے جھلکے دم	”	خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں
صفائی اوس کی جھلکتی ہے گوسے سینے میں	”	چمک کہاں ہے یہ الماس کے نگینے میں
جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہ ہو	”	یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہ ہو

کھینچتے ہیں یاں کہ مجھ سا کوئی میر جیس نہیں	نظیر	پیائے جو مجھ سے پوچھ تو یاں کیا کہیں نہیں
نہ سرنخی غنچہ گل میں ترے دہن کی سی	"	نہ یا سمن میں صفائی ترے بدن کی سی
میں کیوں نہ پھولوں کہ اوس گلبدن کے آنے سے	"	بہار آج مرے گھر میں ہے چمن کی سی
مجھے تو اس پہ نہایت ہی رشک آتا ہے	"	کہ جس کے ہاتھ نے پوشاک تمہے تن کی سی

شعبہ ۷ نواب کلب علی خاں نواب ۳۲۵

۳۷۹-۱۰۰۰

کو تا ہی وصال ہی مرنے کو کم نہ تھی	نواب	گردوں نے اور ایک لگا دی سحر کی شاخ
آنکھیں ملیں جو پاؤں پر اوس حجر حسن کے	"	دریا سے مل گئی میری شرکان تبر کی شاخ
ہے کیونکر نہ ترے رہگذر کی سزین برسوں	"	کہ نالوں سے میرے کانپا کیا عرش برین برسوں
عجب حسرت سے دیکھا ہے سوجانان دم آخر	"	رہیگی یاد اس کو بھی نگاہ واپس برسوں
نصیبوں میں جو کبھی ہے بُرائی وہ نہ جائیگی	"	اگر رگڑوں در کعبہ پہ بھی نقش جبین برسوں
بھلا کیا خاک سوئے چین سے وہ کچھ مرقدیں	"	رہا ہوجس کے سر کا تکیہ دوش نازین برسوں
ساقی تری آنکھوں سے آنکھوں کو خوار آیا	"	بے مے کے یہ مستی ہے مینا نہ کو کیا کہیے

شعبہ ۱۶ نواب حیدر یار جنگ نظم طباطبائی ۳۲۶

۳۸۰۶-۱۰۰۰

چلے ہیں غیر کیا کیا جب میری خلوت وہ نکلے	نظم	پریشان باندھ کر جوڑا دو پیٹہ اور کر اٹا
ہوا کچھ ایسی چلے الہی دکھائے چہرہ اڑ کے	"	کہ چھانکتا بھی ہو وہ سنگر تو کھریکی نہیں لگا کر اٹل
ضرور فتنہ بپا کر گیا ضرور ڈھائیگا کوئی آفت	"	ترایا آنکھیں دیو سے چلنا جھکا کے گردن اٹھاکے اٹل
زمانہ فرقت کا جا بیا رہا وہ وقت وہ دن بھی آؤ	"	ادا کروں میں تیرا دو گاہ بکھرے رہیں چھانکے اٹل
سنی تھی میری قدم کی آہٹ کہ جا کے شوقی ہو سوئے	"	جو میں نے تلوے میں گد گدایا الٹ دیا سنکر اٹل

طبع اکبر ۳۲۴ - آتش ۲۲ - جرأت ۸۱ - داغ ۱۱۷ - کین ۲۶۲ - میر ۲۰۹ - لے داغ ۱۱۹ (اسیر و قدر و خلق ۳۲ ۹۸۵ ۱۹۵۵ تبدیل قافیہ)

اگر منظر تم کو آنا تمہیں کہو پھر یہ کیسا جانا	نظم	جنا کے غصہ سنا کے باتیں اچھٹھالے توری پھر لے آئے
ضرور ہیں کچھ نہ کچھ شیدہ جو رہتے ہیں دور دور سے	”	جو یاس اگر بھی بیٹھتے ہیں تو ہر طرف سے دوائے آئے
جاننا تھا صبح تک زندہ رہو نکاشام سے	”	اے فلک تو یہ! یس باز آیا خیال خام سے
اے شبِ عشرت کہیں پھر آسماں کروٹ لے	”	باندھے شکلیں کند زلفِ عنبر فام سے
دیکھ لینا ایک دن گرے ہی سیل و ہنسا	”	بن گیا خورشید تارا اگر دشِ ایام سے
اشکِ خوں رنگ میں گہرا نظر آتا ہے مجھے	”	آج دامن پہ کلیجہ نظر آتا ہے مجھے
اُور کھنکھلے ہیں وہ آج دوپٹے آبی	”	آسماں رنگ بدلتا نظر آتا ہے مجھے
سن نہ لیں وہ نفیس باز پسین کی آواز	”	جان دینے میں بھی کھٹکا نظر آتا ہے مجھے
دُرمقصود کا کیا خوب شکوں کا مٹھ آیا	”	کفِ افروز میں پھالا نظر آتا ہے مجھے
اوس کی رحمت کا ہر جوش اپنے گناہوں کا ہجوم	”	ایک سیلابِ دریا نظر آتا ہے مجھے
صبحِ پیری اور غفلت اس قدر چھائی ہوئی	”	مسکراتی ہے سرِ بالیں اجل آئی ہوئی

۱۰ شعر سید محمد نوح ناروی ۳۴۷

۳۸۲۳ - افزوں

میں نے ذہن میں میرے ہوش میں میری عقل میں میری یادیں	نوح	وہ الگ بھی ہوا تو الگ ہوا وہ جدا بھی ہا تو جدا ہوا
جانے کو جانے فضل گل آنے کو آئے ہر برس	”	ہم غمزدوں کے واسطے جیسے چمن ویسے نفیس
رخصت ہوا بیمار غم بالیں سے اٹھے ہم نفیس	”	تدبیر تو کرتے ہیں سب تقدیر پر ہر کس کا بس
تو اور دعویٰ عشق کا یہ بھی خدا کی شان ہے	”	منصور بننے کے لئے دل چاہیے لے بواہوس
سوار دیکر جام و خم ساقی نے بخود گردیا	”	اوس کا تقاضا تھا کہ پی مری گذارش بھی لبس
جام و سجو کا ذکر کیا ہوتا پھر خود سیکدہ	”	لے ابر رحمت ٹوٹ کر ایسا برس اتنا برس
کیا ابتدا کیا انتہا جو آئے گا وہ جائے گا	”	دنیا نے فانی کچھ نہیں اشد بس باقی ہوس
روز شب اٹھتے بیٹھتے اونکی زبان پر نہیں	”	کوئی نہیں کی حد نہیں شام نہیں سحر نہیں

کوئی یہاں سے چل بسا رونق بام و در نہیں	نوح	دیکھ رہا ہوں گھر کو میں گھر ہے مگر وہ گھر نہیں
مجھ کو خیال روز و شب خاک ہے مزار میں	"	ایسی جگہ ہوں جس جگہ شام نہیں سحر نہیں
مجھے اٹھاتے ہیں یوں پارسا زمانے کے	"	کہ جیسے ہوں وہی مالک شراب خانے کے
پوچھتے کیا ہو حقیقت عاشق دلگیر کی	"	حیرت آئینہ کی دیکھو خامشی تصویر کی
میری تدبیر نے مجھ کو میری تقدیر پر ٹالا	"	مگر اب دیکھئے تقدیر کیا تدبیر کرتی ہے
تم دل میں چھو کر تیرا ناکوں کھینچے ہو میرے دل	"	دو بچھڑے ملے اک ملت کے اب ساتھ چھینکا شکل ہے
دریائے محبت میں ظاہر موج ہوگی ہمدردی نہ ہوئی	"	جب بے ہی تھی کشتی دل کے چاک لڑی تھی ساحل سے
اک درد جگر کی دو شکلیں دل نے پر معلوم ہوئیں	"	بڑھتا ہے بہت آسانی سے گھٹتا ہی نہایت شکل ہے
سو فتنے اٹھے سو حشر اٹھے کیلئے کیا کچھ نہ اٹھا	"	اب ہم کو یہ سننا باقی رکھ جاؤ ہماری مصل سے

اشعار

نادان

۳۸۳۴-افزود

وفا کا ذکر جب میں نے کیا تو ہنس کے یوں لے	نادان	وہ کیسی ہے کہاں بکھتی ہے ہنسی کی کہ سنسی ہے
---	-------	---

۳ شاعر

نشار

۳۸۳۶-افزود

وصل بھی دیکھا جدائی دیکھ لی	نشار	حق نے جو صورت دکھائی دیکھ لی
دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار	"	جب فراغِ دن جھکالی دیکھ لی
اوس کے قدموں سے لگی رہتی ہر دن جنا	"	خوب دنیا میں لہر کرتی ہے اوقات جنا

اشعار

شاہ نیاز احمد نیاز

۳۸۳۸-افزود

دکھلائے مرغ دل نے لگتاں نئے نئے	نیاز	دشت دکھا رہی ہے بیا باں نئے نئے
---------------------------------	------	---------------------------------

نیاز فچیوری ۳۵۱

۲ شعبہ
۳۸۳۰ - افزوں

ریش جیس میرا بنے ریش سجدہ نیاز
میری فداگی ترے قصر کا آستان بنے
پھونک ہی ایں قلب کو حسن کی جلوہ پاشیاں
آگ لگا کے برق ہی رونق آشیاں بنے

۲ شعبہ نواب محمد علی خاں ناظم حیدر آبادی ۳۵۲

۳۸۳۲ - افزوں

مجھ کو نظر میں تولی تو تختہ ہوا پہ چھوڑ دو
خاک ہے مجھ میں دست کوئی مجھے اٹھائے کیوں
دکھا کر کاغذ سادہ سناٹے حال ہے قاصد
کہ انصاف ہے تحریر اتنی بار ہوتی ہے

نامعلوم ۳۵۳

۲ شعبہ
۳۸۳۴ - افزوں

یہ کہہ کے میری شمع لُحْد ہو گئی خموش
ناگفتنی ہے صاحبِ تربت کا ماجرا
ہر نفس منت کشِ آلام ہے
زندگی شاید اسی کا نام ہے

۳۵۴ تار دہلوی

۱ شعبہ
۳۸۳۵ - افزوں

اودل کو چٹکیوں میں برباد کرنے والے
یہ تو سمجھ کہ آخر پھر تو کہاں رہے گا

۳ شعبہ نواب محمد نجیب الدین خاں نجیب حیدر آبادی ۳۵۵

۳۸۳۸ - افزوں

سنگِ طفلان ہے اہو میں لعل ہے رکابِ باس
نجیب پھر رہا ہے آج دو لہا بن کے دیوانہ تیرا

نہ سہی راحت و آرام غم و درد سہی وہ میرے گھر ہوا کے ٹھوڑے پر	نجیب	خانہ دل میرا بھر پڑے ہماؤں سے آج آئے بھی تو سوار آئے
--	------	---

۱ شعر ۳۸۳۹-افزوں نوبت رائے نظر کھنڈی ۳۵۶

تہیئیں بلاؤں تو آئے کہیں قضا میری	نظر	میری زبان سے سنتا نہیں خدا میری
-----------------------------------	-----	---------------------------------

۲ شعر ۳۸۳۸-افزوں محمد عبدالمقدر خاں ناظم حیدر آبادی ۳۵۷

تجلا دیتے ہیں اپنا رخ اوروں کی مصیبت میں کچھ عرض بدعا میں نہ آہ و فغاں میں ہے	ناظم	خفیں اوروں کا غم ہوتا ہی اپنا غم نہیں بتا راز حیات کشمکش امتحاں میں ہے
کس کس کو نالہ بجرس کا رواں جگائے	..	یاں قافلہ کا قافلہ خواب گراں میں ہے
عمر رواں کے ساتھ چلا جا رہا ہوں میں	..	تیری تسلیوں کا سہارا لئے ہوئے

۱ شعر ۳۸۳۷-افزوں نواب معین یاد ورجنگ نعیم حیدر آبادی ۳۵۸

پڑا اثر کیا داستان تھی بلبلِ ناشاد کی	نعیم	سُن کے روتے روتے ہچکی بندہ گئی صیاد کی
---------------------------------------	------	--

۱ شعر ۳۸۳۵-افزوں نثار حیدر آبادی ۳۵۹

آج اندازِ نیا ہے میری مے نوشی کا	نثار	تو بہ توڑی بھی تو ٹوٹے ہوئے پیمانوں سے
----------------------------------	------	--



۳۶۰ شمس ولی اللہ ولی دکھنی ۳۸۴۸-افزون

آرزوئے چشمہ کوثر نہیں	ولی	تشنہ لب ہوں شربت دیدار کا
ہوا ہے گرم جو تو آفتاب کے مانند	..	کیا ہے ہوش نے پرواز آب کے مانند
معشوق کو ضرر نہیں عاشق کی آہ سے	..	بجھتا نہیں ہے بارِ صبا سے چراغِ گل

۳۶۱ شاہ ولی اللہ ولی ۳۸۵۳-افزون

مکمل مقصد کے ہار ڈالے ہیں	ولی	نقد ہستی جو ہار ڈالے ہیں
نہ دو آزار میر دل کو لے آرام جاں سمجھو	..	یہ خوبی کچھ نہیں بہتی سدا لے ہر جاں سمجھو
ہر طرف ہنگامہ اجلاف ہے	..	مت کسی سے ل اگر اشراف ہے
حافظ کا حسن دکھلاوے ہے نیانی مجھے	..	ہے کلیدِ فضل دانش طرب نادانی مجھے
لب ہیں تیرے فی الحقیقت چشمہ آبِ حیات	..	خضرِ خط نے اس سے پایا ہے سراغِ زندگی

۳۶۲ خواجہ محمد وزیر وزیر ۳۸۹۱-افزون

دیکھنا حسرت دیدار اسے کہتے ہیں	وزیر	پھر گیا منہ تری جانب دمِ مردن اپنا
یہ مجھ کو شیوہ افتادگی پسند ہوا	..	غبار بھی نہ صبا سے میرا بلند ہوا
کتبِ خبر تھی انقلابِ آسمان ہو جائیگا	..	دوست کا ملنا نصیب دشمن ہو جائیگا
سوزِ غم سے شعِ روشن استخوان ہو جائیگا	..	جائے سبزہ میرے دفن پر دھنواں ہو جائیگا

خواب میں بھی اوس کو دیکھوں گا نہ میں فرقت	وزیر	پر وہ غفلت یقیں ہر دریاں ہو جائیگا
وہ زلف لیتی ہر تاب و دل و توں اپنا	”	اندھیری رات میں لٹا ہے کارواں اپنا
زور بازو کے جواں ہے آسرا ہر پیر کا	”	دیکھ لو دستِ کماں میں بھی عصا ہے تیر کا
خط سے پہناں عارضِ رشکِ قمر ہونے لگا	”	رات اب بڑھنے لگی دن مختصر ہونے لگا
بات کا ہم نے نہ پایا جب جواب	”	ہم یہ سمجھے وہ دہن ہے لاجواب
افردوں کہیں ہیں حسن میں شمسِ قمر سے آپ	”	آئینہ لے کے دیکھے میری نظر سے آپ
شبِ فراق میں کیا کیا ملے انیس مجھے	”	رفیقِ دردِ شفیق آہ ہر باں مسرِ یاد
نصاں کروں کہ ہے سب ذوقِ پطوطی خط	”	شرِ بچانے کو کرتے ہیں باغیاں فریاد
چلا ہے او دلِ راحت طلب کیا شادمان	”	زمین کوئے جاناں بیخِ دیگی آسماں ہو کر
اسی خاطر تو قتلِ عاشقاں کو منع کرتے تھے	”	اکیلے پھر رہے ہو یوسفؑ بے کارواں ہو کر
ہنانے میں جو لہراتی ہے زلفِ یارِ دیریاں	”	ترپنے لگتی ہیں پانی پر موجیں مچھلیاں ہو کر
ادا سے جھک کے ملے ہونگے سے قتل کرتے	”	ستمِ ایجاد ہوناوک لگاتے ہو کماں ہو کر
ببِ بام آکے گرد دیکھو تماشہ تم کو دکھلاؤں	”	کمند آسا چڑھوں تارِ نگہ پر ناتواں ہو کر
ریڑھوں وہ بلبل جو کرے زنجِ خفا تو ہو کر	”	روحِ میری گلِ عارض میں رہے ہو ہو کر
تیغ رکھ دی میرے قاتل نے جو عمریاں سر پر	”	جو ہروں کے ہوئے پیدا چنستاں سر پر
ناوکِ غم سے ہے غریباں میرا کاسہ سر پر	”	چھان ڈالوں جو پڑے گردِ بیا باں سر پر
سوئے دریا نگہِ گرم سے دیکھا کس نے	”	آبلے سیپ میں پیدا ہوئے گوہر کے عوض
نہ کیا فوج گیا چھوڑ کے بس قاتل	”	دہنِ زخم پکارا کیا ”قاتل قاتل“
جی میں آتا ہے تری تیغ کو دل میں کھلوں	”	ایسی لیلے کو یہی چاہیے محلِ قاتل
سخت جاں ہل میری گردن پہ پھری پھیر کر	”	تیز کرنے کے لئے خوب ہے یہ سل قاتل
نہ کر عوض میرے جرم و گناہِ بیحد کا	”	الہی تجھ کو غفور الرحیم کہتے ہیں
کہیں کہیں نہ عدد دیکھ کر مجھے محتاج	”	”یہ اُن کے بندے ہیں جن کو کریم کہتے ہیں“

کس قدر ہے فرق یوسف اور اپنے یارِ یار	وزیر	گھر خریدار اس کے آئیں وہ بکے بازار میں
ترجی نظروں سے نہ دیکھو عاشق و لگیر کو	"	کیسے تیرا نذا ہو سید ہا تو کر لو تیر کو؟
دشمن بھی اپنے دوست سے یارِ چلانہ ہو	"	ما آشنا کو بھی الم آشنا نہ ہو
گم ہوا نکھتے ہی حال تنِ لاغر نامہ	"	بن گیا نقطہ موہوم سمٹ کر نامہ
جس طرف تم ہو او دھر سر میرا جانا ہو جا	"	پائنتی قبر کے بیٹھو تو سرانا ہو جائے
دیکھ پچھتائے گا اوبت میرے ترسانے سے	"	اٹھ کے کعبہ کو چلا جاؤ نکجا تجا نہ سے
یار و مژگان میں میری آنکھ لگی جاتی ہے	"	لوگ سچ کہتے ہیں سولی پر بھی میندا آتی ہے
جانور جو ترے صدقے میں رہا ہوتا ہے	"	اے شہِ حُسن وہ اُڑتے ہی ہمارا ہوتا ہے
ہمیں معشوق بھی آزاد گرفتاری سے	"	ہاتھ ہندی ہی کے حیلہ میں بندھا ہوتا ہے
رات دن سجدہ شکرانہ ہے واجبِ مُنعِم	"	کہ خدا دیتا ہے اور نام ترا ہوتا ہے
کوئی ہم چشم نہیں میری سیدِ بختی کا	"	میں وہ مُرمہ ہوں جو نظروں سے گرا ہوتا ہے
ہم اسیروں کو قفس میں بھی ذرا چین نہیں	"	روز دھڑکا ہے کہ اب کون رہا ہوتا ہے
صُورتِ ماہِ نو آتا ہے جینے پیچھے	"	انہیں باتوں سے تو انگشت نہا ہوتا ہے
سُمر کہیں ہاتھ کہیں پاؤں کہیں دفن ہو	"	ایک عاشق کے ہمارے کئی مدفن دیکھے
چھانتا ہے خاک کیا تو گھبرانے کے لئے	"	نکر رہنے کی نہ کر آیا ہے جانے کے لئے
غیر کو کیا پنجِ دوںِ احتِ اٹھانے کے لئے	"	ایک تینکے کو نہ چھیروں آشیانے کے لئے
کون ہوگا ترے تیروں کا نشانہ میرے بعد	"	خاک لیجانا میری تو وہ بنانے کے لئے

۱۲ شہِ افتخار علی شاہ وطن حیدرآبادی ۳۶۳

۳۹۱۰-افزوں

دیکھتا تھا میں جسے ہو کے ندیدہ ہر سو	وطن	میری آنکھوں میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا
خاشاکِ ماسوا سے نہ دل کو صفا کیا	"	کعبہ کا صحن جھاڑ کے آیا تو کیا ہوا

۱۶ مئی ۱۶۲ - ۲۰ مئی ۱۶۲ - ریاض ۱۳۳ - صفی ۱۶۱ - میز ۲۰۹ - ۲۰ داغ ۱۲۰ - اکبر ۲۰۴ - ۲۰۴ غالب ۱۸۳ -
 قدر ۱۹۸ - مومن ۲۱۶ - گویا ۲۰۴ - تاباں ۷۶ - آتش ۲۳ - قندز ۱۹۹ - عزیز ۱۶۵ - تبدیل قاضی ۲۲۳ - مال ۲۲۳

شعر ۲
۳۹۱۹-افزودن رضا علی وحشت (کلکتہ) ۳۶۵

تقریر دریا سے تو نکلا ہوں مگر ڈرتا ہوں وحشت
طریق الفت میں اپنی منزل کہ ہرگز اس کا پتہ نہیں ہے
دُوب جائے لب ساحل نہ سفینہ میرا
سوائے گم کردہ راہ دل کے کوئی میرا نہ نہیں ہے

شعر ۱
۳۹۲۰-افزودن وحشی لکھنوی ۳۶۶

اس طرف منہ پھیر کے رونے لگے تیار دوا وحشی
اوس طرف بیمار غم کچھ کہہ کے غافل ہو گیا

شعر ۱
۳۹۲۱-افزودن وصفی ۳۶۷

یار یوں کہتا ہے سینہ سے لگا کر وصفی
اور کہتے دل مضطر کی تمنا کیا ہے

شعر ۲
۳۹۲۲-افزودن عبد الصمد خاں واصفی ۳۶۸

ہر کلی ہے گلستان دل کی مرجھائی ہوئی واصفی
اے خیال یا جب تک تو نہ تھا کچھ بھی نہ تھا
ہو گئی نذرِ خزاں اپنی بہ رانی ہوئی
دل میں آتے ہی ترے ہنگامہ آرائی ہوئی

شعر ۲
۳۹۲۵-افزودن نواب محمد عمر خاں و فاجد آبادی ۳۶۹

سب سے دم جہان سے کی چالیں یا چل کر رہ گیا وفا
یہ سنا تھا آج یاں آنے کو وہ تیار ہے
غیر منہ دیکھا کئی میں ہاتھ مل کر رہ گیا
وائے قسمت پھر نہ کپڑے بدل کر رہ گیا

اريف (۵)

ردیف کا

غلام مصطفیٰ میکرنگ

۲ شے
۳۹۳۶-افزوں

اوس زلف کا یہ دل ہے گرفتار بال بال
حبدائی سے تری اے صدلی رنگ
میکرنگ
میکرنگ کے سخن میں خلاف ایک موند ہو
مجھے یہ زندگانی دردِ سر ہے

انعام اللہ خان یقین

۳۱ شے
۳۹۵۰-افزوں

اوس گل سے کچھ حجاب ہیں درمیان تھا
دام و قفس سے چھوٹ کے پونچے جواہر تک
یتن
جس دن کہ یہ بہار نہ تھی گلستان تھا
دیکھا تو اس زمین چمن کا نشان نہ تھا
ملنے ہی تیرے مجھ سے یہ دل آشنا نہ ہو
وگر نہ اوس کی جنابیں تو کچھ مقصور نہ تھا
تکلف برطرف بلبل کو پروانے سے کیا نسبت
گرد پھرتے ہیں میری خاک کے افلاک منور
ورنہ تمک بھڑکیں تو ہو جائے تو بولا قفس
بزم میں فانوس سے باہر نہیں آتی ہر شمع
بلکہ پروانہ کی گستاخی سے جھنجھلاتی ہر شمع
عشق پھیکا ہے اگر داغ نمک سود نہیں
ہم آخر ہوں گے دامگیر اس چاکر گیان کے
گریبان پہاڑیے اسق کہ کیا طلع ہیں دامن کے
کہو برا ہی ہمیں کرتا بھلا ہوئے
اوس گل سے کچھ حجاب ہیں درمیان تھا
دام و قفس سے چھوٹ کے پونچے جواہر تک
اتنا کبھو جہاں میں کوئی بے وفانا نہ ہو
میرا جو کام وفا تھا سو ہو سکا نہ یقین
یہ جیوے ہجر میں وہ وصل میں بھی جی نہیں سکتا
بعد مرنے کے بھی ہوں خاک میں غناک شہروز
آپ سے ہم نے مقرر کی ہے اپنی جاقفس
رشتک تیری دلربائی کا زبس کھاتی ہے شمع
باد سے درہم نہیں ہوتا ہے یہ شعلہ یقین
دردِ بن مجھ کو کچھ اس لاگ مئے مقصود نہیں
نہ دے فرصت کہ ان ہاتھوں کے کچھ کام اور بھی کئے
رگڑتا ہے سراپنا پشتِ پا پر فصل تیری
اگر بخیر ہیں یاد کر نہیں سکتا

زنجیر میں زلفوں کی پھنس جانے کو کیا کہیے	یقین	کیا کام کیا دل نے دیوانہ کو کیا کہیے
--	------	--------------------------------------

۲ شعر ۳۹۵۲ - افزوں یوسف قدیری ۳۷۶

ہر زخم پہ اپنے ہاتھوں سے جب تم خود مر گئے	یوسف	کس منہ سے کہوں نسکین نہیں کس دل کو کہوں تم نہیں
ساقی کو ضرورت ہی کیا ہر تم تشنہ لبز کی بات سنو	۔	رندوں کے تشکست دل کی صدا آواز تشکست نام

۲ شعر ۳۹۵۴ - افزوں مرزا یاس یگانہ چنگیزی ۳۷۷

بجز ارادہ پرستی خدا کو کیا جانے	یگانہ	وہ بد نصیب جسے بختِ نارسا نہ ملا
پہاڑ کاٹنے والے زیں سے ہار گئے	۔	اسی زمین میں دریا سمائے ہیں کیا کیا

۱ شعر ۳۹۵۵ - افزوں میزدانی جالندھری ۳۷۸

ہمیں اے باغبان گرداب میں جینے کی عادت	۔	کنارے سے بھلا اندازِ طوفان کو نہ کیجھے گا
---------------------------------------	---	---



حضراتِ ذیل نے اپنا کلام بعد از وقتِ مرحمت فرمایا ہے
اس لئے سب سے آخر میں بلا لحاظ ترتیب و سلسلہ صرف منجملہ
اشعار درج کئے گئے۔

الشعر
۳۹۶۱۔ افزوں پر وفیسر جامعہ واعظ محمد حسام الدین فاضل حیدر آبادی ۳۷۹

کہیں یہ پاک شے ناپاک مٹی پر نہ گر جائے	فائل	خدا نے اس لئے سایہ نہ رکھا آپ کے قدم کا
سچ ہے اغیار کے دکھ درد کا کھٹے پشیمانی	"	رو پڑی آنکھ اگر پاؤں میں کھٹکا کاٹھا
فقہ فقہ یہ تڑپنے لگی مخلوقِ خدا	"	میری باتوں کی ہوئی قدر سو ایسے بعد
جو میری موت کے خواہاں ہیں بتا دیں بھکو	"	کیا وہ پائیں گے ہمیشہ کی بقا میرے بعد
میں بل جاہل ہے اگر ہوں عملِ عالم میں	"	لاکھ تحریر ہو ہے چھاپے کا پتھر "پتھر"
تلاشِ عیب ہی رہتی ہے نکتہ چینیوں کو	"	ہنر کہاں نظر آتے ہیں عیب بینوں کو
منور نام رہی جن کو نامور نہ ہوئے	"	ملا جو نام بھی، اٹل ملا ننگینوں کو
بوقتِ نزع نہیں کش کش یہ ہاتھوں کی	"	سلام کرتا ہوں نصرت کے ہم نشینوں کو
میرے جنازے پر عمر عزیز کہتی تھی	"	کے گناہ اب آخر کو منہ چھپا کے چلے
عجیب غسلِ شہیدانِ عجب طہارت ہے	"	ہنا کے خون میں یہ روبرو خدا کے چلے
خدا کی شانِ قدم چومنے لگی دنیا	"	جو بوسے میں نے تیرے سنگِ آستان کے لئے

الشعر
۳۹۶۲۔ افزوں محمد حمید الدین حسامی عاقل حیدر آبادی ۳۸۷

قیس مجنوں کو بنایا کوہن کی جان لی عاقل عشقِ عاقل کے یہاں آیا تو غافل کر دیا

بے بسی نام تڑپتے کاٹی رات	لاحد	تم نہ آئے تو کیا سحر نہ ہوئی؟
مجمع یاس کو لے کر شبِ غم آئی ہے	"	بھٹکی بھٹکے تہنائی کی تہنائی ہے
دریا کو اپنی موج کی طغیانوں سے کام	"	کشتی کسی کی پار ہو یا دریاں ہے
تو اور پاس خاطر اہل وفا کرے؟	"	امید تو نہیں ہے، مگر ہاں خدا کرے
توڑ بیٹھے جبکہ ہم جام و سبو پھر ہم کو کیا	"	آسمان سے بادۂ گلغام گر برسا کرے
میکیشی صبح کو کی شام کو تو بہ سکر لی	"	وند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی
تصویر شمع ہوں میں سوزِ غم نہاں سے	"	میری زباں جلا دو گرافتِ کردوں زباں سے
تاروں کے ٹوٹنے کو تم غور سے نہ دیکھو	"	صدقے اتر رہے ہیں تم پر یہ آسمان سے
انسوس ہے کہ سایہ مُغز ہو اکی طرح	"	ہم جس کے ساتھ ساتھ چلے وہ جدا چلے
زخم بول اُٹھتے ہیں پوچھو جوشِ قاتل کا	"	باتیں کرتے ہیں لب زخم سے مرنے والے
آئے تربت پہ بہت روئے کیا یاد مجھے	"	خاک اُڑانے لگے جب کر چکے برباد مجھے
دل کے پھیموے جل اٹھے سینہ کے داغ کو	"	اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے
غافل تجھے گھر یاں یہ دیتی ہے سنا دی	"	گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی
چمن میں گل ہی رہیں گے نہ گل میں بُو باقی	"	یہ سب تجھی پھٹیں گے رہیں گے تو باقی

یا ناظرانِ فیہ سلِّ اللہ رحمۃً	مدد فرمائیے اب تاب گویا یی نہیں باقی	علی المصنّف واستغفر لی منہ (مؤلف)
زباں جب تک چلی میں نے پکارا یا رسول اللہ		

بیلہ خیر

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِينَا اَوْ اَخْطَا نَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَي
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَارْحَمْنَا
اَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ آمین آمین آمین - فیجہ ۱۳۶۸

عاصی سید عظیم الدین حسن غفرلہ (مؤلف) کوچہ بہر و پیہ پرائیمل (حیدر آباد دکن)

صحیح ائمہ

صفحہ	سطر	فائدہ	صحیح	صفحہ	سطر	فائدہ	صحیح
۱۸	۱۷	ہیں	میں	۵۵	۲۰	دیر	زیر
۲۰	۹	پیدار	بیدار	۵۶	۱	باغباں	باغباں
"	۱۰	فطرہ	قطرہ	"	۱۰	الاستہ	رستہ
"	۱۹	دوست و	دوست	۶۴	۱	الواسطی	الواسطی
۲۶	۱۳	روشن سے	روشن	"	۱۳	۶۲۷	۸۲۷
۳۰	۴	(کیا ہے مجھے کا فر)		۶۵	۱۱	دوستو	دوستو
۳۱	۱۲	ہوتا تھا	ہونا تھا	۶۶	۳	مرے	مری
۳۵	۱۵	زر	رز	۶۷	۲۱	مان	بال
۳۶	۲۲	بخزان	خزاں	۶۸	۱	شونخی سحاب	شونخی حجاب
۴۰	۷	ناز	ناز	۶۹	۷	رویا	ردیا
۴۱	۸	میر	میرا	۷۲	۹	بختہ	بختہ
۴۲	۵	مزے یو	مزے لو	"	۱۰	رہینگے	رہینگے
۴۴	۵	سنبھالیں	سنبھالیں	۷۳	۱	لبسر	لبسر
۴۶	۱۳	حراج	خراج	۷۵	۵	محل	ہوں
۴۷	۱۸	لب	لب	"	۸	برستی	برستی
۵۱	۱۴	آساں	آسان	۷۶	۲	ترا	ترا رو
۵۲	۱۷	اضغفر	اضغفر	۷۷	۱۴	بڑا	بڑا
۵۴	۵	سوتے	سوتے	۸۰	۳	سبھی	سبھی
۵۵	۴	بادپا	بادپا	۸۲	۸	رستی	رستی
"	۱۷	قافلہ	قافلہ	"	۱۱	اشعر	۲ اشعر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۵	۲۲	بے حجاب	بے نقاب	۱۳۶	۱۲	ہوتے	ہوتے ہو
۸۶	۱۱	نہ تھی	نہ تھی	۱۳۸	۱۳	کارگر	کارگر
۸۸	۱۵	جائے	جانے	"	۱۸	ہاں	یاں
"	۷	فلٹوٹ دل غلط	داغ	"	۱۹	جناب	حباب
۸۹	۶	زبان	زباں	۱۴۹	۸	بھی	بھی
"	۱۰	سو	سُو	۱۵۰	۷	بخت	بخت
۹۴	۱۲	دل	دل	۱۵۲	۱۰	حکومت	حکومت
۹۶	۱۶	حیراں	حیراں	۱۵۴	۱۴	گالگوں	گالگوں
۱۰۳	۹	۱۴۲	۱۴۱	۱۶۱	۱۶	فٹوٹ کیفی	لے کیفی
۱۰۵	۳	ماہ	ماہ	۱۶۳	۹	مستی	مستی
"	۵	خلیق	خلیق لکھنوی	۱۶۱	۱۶	فٹوٹ ۱۱۲	تھ رند
۱۰۷	۱۲	دبیر	دبیر لکھنوی	۱۶۹	"	ایمر	تھ امیر
۱۱۱	۷	روشن	روشن	۱۸۳	۱۱	سیم تن	سیم تن
۱۱۵	۱۵	جب	جب سے	۱۸۷	۱۶	سیر	سیر
۱۱۸	۶	اغماض	اغماض	۱۹۰	۶	فانی	فانی بدایونی
"	۲۱	کے	کبتے	۱۹۱	۱	غلم	غلم
۱۱۹	۲	جھکا دی	جھکا دی	۱۹۲	۵	بہ حق	برحق
۱۲۰	۱	ساہے	سامنے	۱۹۳	۱۸	پردہ	پردہ
۱۲۵	۲	پھیلے	پھیلے	۱۹۴	۱۹	فٹوٹ ۲	تھ امیر
۱۲۶	۱۱	جانتا	مانتا	۲۰۸	۵	کیا	کہا
۱۲۹	۱۰	دیکھتا	دیکھنا	"	۱۰	فٹوٹ *	
۱۳۲	۱۳	بلا لیں	بلا لیں	۲۱۱	۱۲	پہ	یہ
۱۳۴	۹	رسا	رسا حیدر آبادی	۲۳۰	۲	دشت	دشت
۱۳۷	۶	توٹے تھ	توٹے تھ				
"	۱۰	ہستی سے	ہستی سے				

اردو کے تمام شعرائے نامدار کا منتخب کلام انتخاب عظیم چشمہ عظیم ۱۳۶۸ء زینتِ نابھہ ۲۰۰۰ شمار ۱۰۰۰ شمار

زبانِ اردو جن شعرائے تقدسین و متاخرین کے کلام پر قیامت تک نازل ہے گی۔
 ادون کے (۲۰۰۰) شہ پارے ۲۵۶ صفحات پر بکھرے ہوئے ہیں۔ اور ایک نئی جدت
 کے ساتھ ؟ یعنی جو بھی شعر منتخب کیا گیا ہے۔ اگر اسی بحر و قافیہ و ردیف میں کسی اور
 شاعر یا شاعروں کا کلام بھی موجود ہے تو ایسے تمام شعراء کے ہر منتخب شعر کے محاذ کا
 ایک دوسرے کے کلام کا حوالہ بصراحت صفحات نہایت وضاحت کے ساتھ دیا گیا
 ہے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ کوشش تو یہاں تک کی گئی ہے کہ اگر بحر و ردیف ایک
 اور صرف قافیہ دوسرا۔ یا اگر بحر بدل ہوئی ہو اور قافیہ ردیف ایک تو ان سب صورتوں
 میں بھی حسب صراحت صدر محل کیا گیا ہے۔ تا ایک بے نظیر مشاعرہ کا لطف آجائے۔
 خلوت کا مونس، جلوت کا شفیع، حضر کا دوست، سفر کا رفیق، طلب کا ہبہ
 طالباتہ کا زیور اور علمی، ادبی، اخلاقی، تاریخی، قومی، حکمت، موعظت،
 فلسفہ، تغزل، نقیصہ کا نہایت بہترین مجموعہ اور ایسا جامع کہ اساتذہ کے
 صد ہا وداوین کی اوراق گردانی سے بالکل بے نیاز کر دیتا ہے۔

نوٹ: بعض احباب کے سخت اصرار پر مولف کا فوٹو بھی دیا گیا ہے اور وہ زیب کاغذ پر
 زیور طبع سے آراستہ کیا گیا۔ قیمت صرف پانچ روپے محصول اک ہدمہ خریدار۔

۳۸۸

جلد کا پتہ

ناشر۔ سید ضیاء الدین احمد بی بی سی عثمانیہ (کوئٹہ) ہندوستان اردن پتہ قریب حیدر آباد کین
 مطبوعہ عظیم ایسٹیم پریس حیدر آباد کین